جانے نہ تو از انا الیاس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

جانے نہ تو

از انا الیاس

کیسی ہیں اماں" وہ بہت مہینوں بعد گاؤں آیا تھا اور اسکی اہم وجہ فریال تھیں، اسکی اماں۔ بہت دنوں سے تبریز خان (بابا) اسے فون کر رہے تھے کہ وہ اپنی ماں کو دیکھنے آجائے لیکن پڑھائی میں وہ اس بری طرح مصروف تھا کہ آجکل کرتے کرتے دو ماہ یونہی گزر گئے۔

جیسے ہی امتحان ختم ہوئے وہ پہلی فرصت میں ماں کو دیکھنے پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹری کی تعلیم تھی ہی اتنی مشکل کہ اسے مکمل وقت دیئے بنا اسکا گزارا بھی نہیں تھا۔

آگیا میرا زرک۔۔۔مل گئی تجھے فرصت "فریال نے بمشکل آنکھیں کھول کر" نحیف سی آواز میں کہا۔

گردوں کی تکلیف نے گویا انکی ساری جسمانی قوت ختم کر ڈالی تھی۔وہ چہرہ جو بے حد شاداب اور کھلا کھلا رہتا تھا اب تکلیف کے باعث مرجھا چکا تھا۔

بس اماں آپکو تو پتہ ہے میری پڑھائی کتنی مشکل ہے۔لیکن اب میں آگیا ہوں نا تو" بس آپکی ایک نہیں چلنے دینی۔آپکو شہر لے جا کر پورا علاج کروانا ہے "وہ فکر مندی سے انکے ماتھے سے بال پیچھے کر کے ماتھے پر بوسہ لیتے ہوئے فکر مند لہجے میں بولا۔

نہیں بیٹا اللہ نے جتنے زندگی کے دن رکھے ہیں وہ میں اب اپنے گھر سے دور" ہسپتالوں میں رل کر نہیں گزارنا چاہتی۔ میرا علاج اب کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے "وہ بمشکل بول پا رہی تھیں۔سانس بار بار پھول رہی تھی۔

تجھے بار بار بلانے کی بس ایک خاص وجہ تھی "انکی آواز سر گوشی نما ہو گئ۔"

جی اماں "وہ بھی ہمہ تن گوش ہوا۔"

تجھ سے ایک چھوٹی سی التجا ہے۔۔۔ میں نہیں جانتی تو مانے گا بھی یا نہیں۔ ہو سکتا ہے سنتے ہی انکار کر دے لیکن پھر بھی اس وقت تیرے علاوہ اور کوئ ایسا نظر نہیں آتا کہ جس سے میں یہ التجا کر سکوں۔ تیرے باقی بھائ تو بس انسان کے نام پر دھبہ ہیں۔۔اس معاشرے کے عام مرد۔۔۔ مگر زرک تو۔۔بیٹا تو سب سے مختلف ہے جیسا میں تجھے بنانا چاہتی تھی تو ویسا ہی بن گیا۔ عورت کی عزت کرنے والا نرم خو"

انہوں نے فخر سے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا۔ سیاہ شلوار قمیض پہنے ڈارک براؤن چادر کندھوں پر ڈالے گھنے بال سلیقے سے سر پر جمائے ہلکی سی براؤن داڑھی میں اسکا سفید رنگ کچھ اور بھی چمک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اماں پلیز آپ حکم کریں۔۔۔ میں نے کبھی آپکے کسی فیصلے کو رد کیا ہے۔آپ بس بتائیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں مائیں صرف حکم چلاتی اچھی لگتی ہیں" اس نے محبت سے انہیں دیکھتے ان کا حوصلہ بڑھایا۔

دیکھ بیٹے میں نہیں جانتی میری زندگی کتنی ہے۔اسی لئیے میری خواہش ہے کہ " تو۔۔ہو ہو ہو" وہ بمشکل بول پائیں کہ شدید کھانسی چھڑ گئی۔

اماں۔۔۔" وہ پریشانی سے انہیں دیکھتا پانی کا گلاس بھر کر انکے منہ کے پاس کئیے پلانے لگا۔

بیٹا۔۔۔ میں۔۔۔ میں چاہتی ہوں تو خنساء کو اپنے نکاح میں لے لے" فریال کی بات پر وہ کتنے لمحے ساکت بیٹھا رہا۔

اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔یہ فریال کیا کہہ گئیں تھیں۔

کچھ لمحوں بعد خود پر قابو پا کر اس نے بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

اماں پلیز اتنا بڑا مذاق نہ کریں" آخر اسے کہنا پڑا۔"

بیٹا کسی کی بیٹی کے معاملے میں میں اتنی بڑی بات مذاق میں بھی نہیں کر سکتی۔" اسی لیئے کہا تھا کہ یہ التجا ہے۔ میں نہیں جانتی میری یہ اکھڑی سانسیں مجھے مزید کتنی مہلت دیتی ہیں مگر میں چاہتی ہوں کہ مرنے سے پہلے اسے کوئی محفوظ اور مضبوط سائبان دے جاؤں۔ اگر ایسے ہی مر گئی تو نجانے کون کون اس پر گھات لگائے بیٹھا ہو۔

میرے ہوتے تو کوئی اسے ٹیڑھی نظر سے نہیں دیکھ سکتا مگر میں جانتی ہوں تیرے بھائیوں سمیت تیرے کزنز حتی کے چاچے، تائے اسکو شکاری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر زرک۔۔ تو تو سب سے الگ ہے۔۔ اسی لئیے میں نے یہ خواہش کی" انکی آواز میں ایک درد اور تکلیف تھی خنساء کے لئیے وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتی ہیں۔ مگر وہ کیسے خود سے تیرہ سال چھوٹی بچی سے نکاح کر لیتا جسے

نکاح جیسے رشتے تک کا نہیں پتہ۔یہ تو ظلم اور زیادتی کی انتہا ہوتی۔پھر اس میں اور اس حویلی میں رہنے والے باقی اجڈ مردوں میں کیا فرق رہ جاتا۔

اماں پلیز یہ میرے بس مین نہیں۔۔مجھے اتنے مشکل کام کے لیئے مت کہیں جسے میں کبھی نباہ نہ سکوں" وہ بے بسی سے بولا۔ماں نے کس قدر مان سے کہا تھا۔

بیٹا زندگی میں مشکل کچھ بھی نہیں ہوتا میں جانتی ہوں وہ تجھ سے بہت چھوٹی ہے۔مگر میں چاہتی ہوں تو اس سے نکاح کر کے بس اسے کسی طرح حویلی کی اس قید سے نکال لے جا۔پھر چاہے تو اسے ساتھ نہ رکھنا۔اسے لکھا پڑھا کر خود مختار بنا دینا مگر یہاں سے نکال لے جا۔میں۔۔۔میں اٹھ نہیں سکتی ورنہ تیرے پاؤں پکڑ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

پلیز اماں کیوں گناہ گار کر رہی ہیں۔"فریال کو ٹوکتے ہوئے اس نے بے بسی سے" بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

کاش وہ کبھی حویلی نہ آتا۔کاش خنساء کے والدین کار ایکسیڈینٹ میں مارے نہ جاتے۔کاش کاش۔

کتنے بہت سے کاش اسکے ذہن میں ابھرے۔۔

کل تک جس لڑکی کو چھوٹی بچی سمجھتا آیا تھا۔بہن کا درجہ دیتا تھا اسے یکدم اپنی بیوی بنالے۔چاہے نکاح فقط کاغذی ہو آخر تو اسکی حیثیت بدلے گی۔

زرک کو لگا ان کچھ لمحوں میں اسکی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔

زرک "زرک کی طویل ہوتی خاموشی کے سبب فریال نے اسے آواز دے ڈالی۔"

جی اماں "وہ بمشکل بولا۔"

www.novelsclubb.com

بیٹا زبردستی نہیں ہے۔۔۔بس ایک التجا ہے۔نہیں بھی مانے گا تو میں کون سا منوا کر ہی چھوڑوں گی۔بس اللہ سے دعا کر سکتی ہوں اس غریب کے لئیے۔۔کہ وہ کسی درندے کے ہاتھ نہ چڑھے۔۔آگے اسکی قسمت "وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولیں۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کمرے میں چھائی رہی۔

زرک کی خاموشی فریال کو سخت تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔

ہولے سے وہ آنکھیں موند گئیں۔

کب نکاح کرنا ہے "زرک کی آواز پر وہ حیرت آنکھوں میں سموئے آنکھیں" کھول کر خوشی اور مسرت کے ملے جلے تاثرات سمیت اسے دیکھنے لگیں۔

تو۔۔۔تو سچ کہہ رہا ہے "لرزتی آواز میں وہ بمشکل بول پائیں۔"

جی "مختصر جواب دے کر اس نے سر جھکا لیا۔"

ہونٹ بھینچے ایک چہرہ آنکھوں کے پردے پر لہرایا۔

www.novelsclubb.com

آج شام ہی "نہ جانے انہیں کس بات کی جلدی تھی۔"

زرک نے اب کی بار کچھ کہنے کی بجائے بس سر اثبات میں ہلایا۔

تبریز خان اور فریال دونوں میاں بیوی تھے جن کا تعلق شمالی وزیرستان کے ایک گاؤں سے تھا۔ تبریز خان کے تین بھائی اور تین ہی بہنیں تھیں۔سب بیوی بچوں والے اپنے گھر بار کے تھے۔یہ لوگ اس علاقے کے سرداروں میں سے تھے۔ گاؤں پر انکی حکمرانی تھی۔

سب مرد ایک جیسی حاکمانہ سوچ رکھنے والے تھے۔سوائے ایک زرک کے وہ شروع سے پڑھائی کا شوقین تھا۔ تبریز اور فریال کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں سوائے زرک کے، ضیغم اور نوفل دونوں باپ کے نقش قدم پر تھے۔ جبکہ بہنیں مرجان اور زمرد وہاں کی عام لڑکیوں کی طرح محکوموں کی سی زندگی گزار رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

فریال کی چھوٹی بہن زرتاشہ بھی تبریز شاہ کے ایک کزن کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔

فریال اور زرتاشہ بس دو ہی بہنیں تھیں۔زرتاشہ کی شادی کے کچھ ہی عرصے بعد خنساء کی پیدائش ہو گئی تھی۔

ابھی خنساء چار سال کی بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک دن شہر سے گاؤں آتے ہوئے زرتاشہ کی گاڑی کا ایکسڈنٹ ہوا۔ زرتاشہ اور اسکا شوہر تو موقع پر ہی ختم ہو گئے جبکہ ننھی زرتاشہ کو چند ایک چوٹیں آئیں تھیں۔ اللہ نے اسکی زندگی لکھی تھی لہذا وہ بچ گئی۔

اور تب ہی فریال اسے اپنے گھر لے آئیں تھیں۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساتھ اسکی بھی ویسی ہی پرورش کر رہی تھیں۔

انہیں کبھی کبھی تو خنساء اپنی بیٹیوں سے بھی زیادہ پیاری ہو جاتی۔ وہ تھی ہی ایسی گڑیا سی سرخ و سفید رنگت اس پر گہرے گرین آنکھیں۔ وہ ان بچوں میں سے تھی جن پر خود بخود پیار آ جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسکی یہی خوبصورتی فریال کو دن رات دھڑ کا لگائے رکھتی۔

زرک چھوٹی سی عمر مین ہی پڑھائی کے شوق میں گھر سے دور ہاسٹلز میں رہا تھا۔

لہذا وہ خنساء کے ساتھ بس ایک بہن اور کزن کی حیثیت سے ہی سلوک کرتا تھا۔

مگر اسکے بڑے بھائی خنساء پر بری نگاہ رکھتے تھے۔حالانکہ دونوں نے دو دو شادیاں کر رکھی تھیں اسکے باوجود وہ خنساء پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

اسکے علاوہ بھی انکے خاندان کے بہت سے مردوں کی نظر اس معصوم پر تھی۔

ابھی تک تو فریال نے اسے اپنی ممتا کی چھاؤں میں چھپا رکھا تھا مگر انہیں ڈر تھا کہ اگر وہ زندہ نہ رہ پائیں تو خنساء رل جائے گی۔اور وہ اپنی بہن کو قیامت کے دن کیا منہ دکھائیں گی کہ انکے ہیرے کی وہ حفاظت بھی نہ کر سکیں۔

بس انہی سوچوں سے گھبرا کر انہوں نے ایک فیصلہ کیا اور وہ مطمئن ہو گئیں۔

مگر زرک کا سارا اطمینان انکے فیصلے نے چھین لیا۔

اور وہ جو ہمیشہ اپنی حویلی کی غلط روایتوں پر آواز اٹھاتا تھا۔انکی نفی کرتا تھا آج خود اسکا ایک حصہ بن چکا تھا۔

جب جب اسکے بھائیوں نے عورتوں کی عزتیں پامال کیں اس نے ہمیشہ آواز اٹھائی۔

اور آج۔۔آج وہ ایک بچی کی زندگی تباہ کر رہا تھا۔

کل کو ایک مشہور سرجن بننے والا شخص دنیا کو کیا بتائے گا کہ اسکے ماضی میں کسی کی معصومیت اور بچپنا گندی روایتوں کی بھینٹ چڑھ گیا جس میں سب سے زیادہ حصہ اسکا اپنا تھا۔

اس کا دل کیا وہ ابھی اس وقت یہاں سے بھاگ جائے لیکن کبھی کبھی رشتے پاؤں کی زنجیر بن کر آپکو اس بری طرح جکڑ لیتے ہیں کہ آپ جتنے مرضی ہاتھ پاؤں ماریں انکے شکنجے سے نکل نہیں پاتے۔۔

زرک کے ساتھ بھی اس لمحے یہی ہو رہا تھا۔

فریال نے سب کو یہی کہہ کر نکاح کروایا تھا کہ زرک، خنساء سے شادی کا خواہشمند ہے۔ عورت کی خواہش کو اس حویلی میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ اگر فریال یہ کہتیں کہ یہ انکی خواہش ہے تو یہاں کہ کسی مرد نے انکی ایک نہ چلنے دینی تھی۔ لہذا انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور زرک کو بھی سختی سے کہہ دیا کہ وہ بھی اسی بات پر قائم رہے۔

جب تبریز نے زرک سے اسکے فیصلے کی تصدیق چاہی تب اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

اس حویلی میں یہ سب مردانگی کے زمرے میں آتا تھا۔

"ارے میرا شیر بھی بڑا ہو گیا ہے۔ دیکھا ہمارا خون ہے آخر کچھ تو اثر دکھانا تھا نا۔۔۔ میری جان جو مانگے گا ملے گا۔ یہ چھوری تو کچھ بھی نہیں" زرک نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔ انسانیت کے نام پر دھبہ تھے یہ الفاظ جو اس وقت اسکے باپ کے منہ سے نکلے تھے۔

ایک انسان کو بے جان شے سمجھ کر بڑے فخر سے کہا جا رہا تھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔

کاش وہ کچھ کہہ سکتا مگر اسکی ماں کی التجاؤں نے اسکے لب سیئے ہوئے تھے۔ لہذا وہ خاموش ہی رہا۔

شام میں انکی حویلی میں ایک مجمعہ لگا ہوا تھا۔ سب کزنز اکٹھے تھے۔ بہت سے حیران تھے کہ زرک نے نا صرف اتنا بڑا فیصلہ کر لیا بلکہ ایک ہی دن کے شارٹ نوٹس پر شادی کرنے کا بھی حکم دے ڈالا۔ اور وہ سب جو خنساء پر گھات لگائے بیٹھے تھے وہ یہ سب منظر دیکھ کر جل رہے تھے۔

زرک کو اس وقت نہ کسی کی حیران نظریں نظر آ رہی تھیں اور نہ ہی حاسد آنکھیں۔۔ اسے اس وقت اپنے وہ سب الفاظ یاد آ رہے تھے جو مختلف اسپیچز کے دوران سکول اور کالج کے زمانوں میں اس نے چھوٹی عمر کی شادی کے خلاف بولے

تھے۔وہ سب الفاظ نکاح نامے کی جگہ اسکی آنکھوں کے آگے گردش کررہے تھے۔

زرک تبریز خان آپکو خنساء زریاب بنت زریاب شاہ اپنے نکاح میں قبول ہیں""

مولوی کے منہ سے نکلنے والے یہ چند الفاظ زرک کو کسی تازیانے کی طرح اپنی روح پر پڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔

بہت مشکل سے تھوک نگل کر اس نے آنکھیں بند کیں مٹھیاں بھینچے آنکھیں کھولتے بڑی مشکل سے اس نے قبول ہے کہ الفاظ بولے۔

اسی طرح جبڑے بھینچے اس نے نکاح نامے پر سائن کیئے۔

ایک آگ اسکے اندر لگی ہوئی تھی۔ہر کوئی اسے مبارک باد دے رہا تھا جبکہ اس کا دل کیا کہ وہ یہاں سے کہیں بھاگ جائے۔

دوسری جانب خنساء کو معلوم ہی نہیں تھا کا اس غریب کے ساتھ چند لمحوں میں قسمت نے کیا کھیل کھیل دیا تھا۔ بس وہ یہ جانتی تھی کہ خالہ آج بہت خوش تھیں۔ اسے کتنی دیر ساتھ لپٹائے وہ چومتی رہیں۔

خالہ ایسے کیوں کر رہی ہیں" بالآخر خنساء نے گھبرا کر پوچھ ہی ڈالا۔"

خنساء تو اب زرک کے پاس رہے گی" انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس انداز" میں بتائیں کہ اس کا اور زرک کا رشتہ اب کیا بن چکا ہے۔

زرک لالہ کے ساتھ شہر میں" وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔"

ہشت وہ اب تیرا لالہ نہیں ہے" انہوں نے جلدی سے اسے خاموش کروایا۔"

www.novelsclubb.com

زرک جو سب سے فارغ ہو کر ماں کے پاس آرہا تھا۔ دروازہ کھولتے اسکے کانوں میں ماں کا آخری جملہ پڑ گیا۔

کیا کر رہی ہیں ماں کیوں اسکے چھوٹے سے دماغ کو خراب کر رہی ہیں" اندر آتے ہوئے وہ ناگواری سے ماں کو دیکھتا ہوا بولا۔

خنساء کو دیکھنے کی ہمت نہیں تھیں۔

آپ جاؤ یہاں سے" نظریں جھکائے وہ خنساء سے مخاطب ہوا۔"

خنساء ویسے بھی زرک کے لیئے دیئے انداز سے ہمیشہ ہی گھبراتی تھی۔ وہ شروع سے اسکے ساتھ بے تکلف نہیں تھا۔

بس کبھی کبھار آتے جاتے اس کا حال پوچھ لیتا۔ مگر اسے زرک اپنی ذہانت اور ڈاکٹر بننے کی وجہ سے بے حد پسند تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یہاں کے سب لڑکوں سے مختلف نرم اور دھیمے مزاج کا تھا۔ اس کا دل کرتا کہ کاش وہ بھی زرک کی طرح پڑھائی کر سکتی۔

خنساء بہت زہین تھی۔قریب کے سکول سے بمشکل تھوڑا بہت پڑھ پائی تھی۔

کیونکہ وہ لوگ عورت کی تعلیم کے سخت خلاف تھے۔یہ بھی زرک کی مہربانی تھی کہ اس نے زبردستی کر کے اپنی بہنوں کو تھوڑی بہت تعلیم دلوادی تھی۔

حویلی میں جو کتابیں زرک کے کمرے میں موجود تھیں خنساء ان سب کو پڑھتی تھی۔گو کہ بہت سے توانگلش ناولز تھے جن کو وہ پوری طرح سمجھ تو نہ پاتی مگر پھر بھی وہ ہر مرتبہ انہیں پڑھنے کی کوشش ضرور کرتی تھی۔

پھر انہیں یو کاپی کر کے سب سے چھپ کرانگلش لکھتی بھی تھی۔

زرک ان سب باتوں سے بے خبر تھا۔کیونکہ یہ سب خنساء اسکی غیر موجودگی میں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے خنسی تجھے پتہ ہے تولالہ کی دلہن بن گئی ہے"زرک کی بہن مرجان جو"

خنساء سے چھ سال بڑی تھی اور شادی جیسی چیز کو اس سے بہتر سمجھتی تھی۔پرجوش

انداز میں ماں جی کے کمرے سے نکلتی ہوئی خنساء کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک جانب لے جاتے ہوئے بولی۔

ارے پاگل مین کیسے انکی دلہن ہو سکتی ہوں وہ تو میرے لالہ ہیں "خنساء کے معصوم ذہن کو یہ بات ناگوار گزری وہ تو خود کو زرک کی بہن ہی تصور کرتی تھی۔ اور پھر وہ تھی بھی تو اتنی چھوٹی۔

اف تجھے نہیں پتہ ابھی جو مولوی صاحب آئے تھے وہ تجھے انکی دلہن بنا گئے ہیں" وہ سر پر ہاتھ مار کر خنساء کی سوچ پر ماتم کرتے ہوئے بولی۔

اسی اثناء میں اسے کسی نے آواز دے ڈالی مرجان تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔ جبکہ خنساء وہیں گم صم کھڑی رہی۔

خنساء روزانہ کی طرح فریال کی ٹانگیں دبا رہی تھی۔اور فریال پریشان تھیں یہ سوچ سوچ کر کہ زرک کے ساتھ زیادتی کر گئیں۔شام کا نکلا وہ ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔یہ احتجاج تھا یا پھر حالات سے فرار وہ سمجھنے سے قاصر تھیں۔

ایک گہری سانس کھینچ کر وہ سوچوں کے گرداب سے نکلیں تو نظر سبز شال کے ہالے میں لپٹے اس چاند پر پڑی جو بے خبر معمول کے اپنے کام کرنے میں مگن تھی۔

خنساء" نجانے کس سوچ کے تحت وہ اسے آواز دے بیٹھیں۔"

جی" وہ تابعداری سے بولی۔"

بیٹا آج سے تو زرک کے کمرے میں سونا" فریال کی بات پر وہ حیرت سے منہ" کھولے انہیں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کیوں خالہ "اسکی جان سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگی۔وہ تو اسکے سائے سے بھی" دور بھاگتی تھی کجا کہ اسکے کمرے میں۔

بس میں کہہ رہی ہوں نا۔۔فضول کے سوال نہ کیا کر"وہ ڈپٹ کر بولیں۔"

آپ سب کو کیا ہو گیا ہے عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں۔۔ میں انکے کمرے" میں کیوں سوؤں۔۔۔کیا میرا بیڈ اب وہاں لگوا دیا ہے"وہ حیرت سے نکل نہیں پارہی تھی۔اپنے معصوم اور کچے ذہن کے مطابق وہ بس یہی سوچ سکی۔

"ہاں لگوادیا ہے بس اب یہ سب بند کر اور اسکے کمرے میں جا"

انہوں نے جلدی سے اسے وہاں سے بھگایا۔

مگر خالہ زرک لالہ تو مجھے کچا چبا جائیں گے۔انہیں تو میں اچھی ہی نہیں لگتی تو" میں انکے کمرے میں کیسے چلی جاؤں۔اچھی بھلی مرجان لالی کے کمرے میں سوتی تھی۔پتہ نہیں آپکو کیا سوجھی"وہ روہانسی لہجے میں بڑبڑائی۔

فریال آنکھیں موندے پڑیں تھیں انہوں نے اسکی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

جانتی تھیں کچھ بھی کہا تو وہ سوال پہ سوال اٹھاتی جائے گی اور انکے پاس فی الحال اسکے کسی کیوں اور کس لئیے کا کوئ جواب نہیں تھا۔اتنا یقین ضرور تھا کہ زرک اب طریقے سے اسے ہینڈل کر لے گا۔

کمرے میں جانے سے پہلے وہ مرجان کے پاس گئ۔

زرک لالہ آگۓ ہیں کیا؟"آہستہ آواز میں اسکے کئیے جانے والے سوال پر" مرجان کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔پھر صبر کے گھونٹ پی گئ۔

نہیں۔اور اب آئندہ کسی اور کے سامنے انہیں لالہ مت کہہ دینا۔پاگل کہیں کی"""

مرجان زچ ہو کر بولی۔

خنساء نے خفگی سے اسے دیکھا۔

پھر کچھ بھی بولے بنا خاموشی سے زرک کے کمرے کی جانب بڑھی۔

یہ شادی چونکہ روایتی انداز میں نہیں ہوئی تھی لہذا اسے روایتی انداز میں اسکے کمرے کی جانب کوئی لے کر بھی نہیں گیا تھا۔

فریال ٹھیک ہوتیں تو اسکے سوچاؤ کرتیں۔انہوں نے خواہش ظاہر بھی کی تھی مگر زرک نے جس قدر سخت لہجے میں سب کرنے سے منع کیا تھا انکی ہمت نہیں ہوئی کسی کو بھی خنساء کو روایتی انداز میں دلہن بنا کر اسکے کمرے تک پہنچانے کی۔

زرک گو کہ نرم خو تھا مگر جب وہ اپنی کرنے کی ٹھانتا تھا تو حویلی کا کوئی مرد بھی اسکے آگے چوں نہیں کرتا تھا۔

اس نے ایک مرتبہ کہہ دیا کہ سب سادگی سے ہوگا تو کسی کی اس سے کچھ پوچھنے کی جرات بھی نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ خنساء کے حقوق اپنے نام محفوظ کیئیے بنا وہ کسی کو اس پر ظلم کرنے سے روک نہین سکتا۔اور جس قدر تیزی سے سب خنساء کو اسکے بڑی عمر کے کزنز میں سے کسی کے ساتھ ٹھکانے لگانے کے لئیے سر گرم ہو رہے تھے اس سب کو دیکھنے کے بعد اس نے ماں کے آگے پھر چوں بھی نہ کی۔ مگر یہ سب اسکے لئیے قبول کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

خنساء جانتی بھی تھی کہ وہ حویلی میں موجود نہیں اسکے باوجود وہ ڈرتے ڈرتے زرک کے کمرے میں داخل ہوئی۔

خالی اور صاف ستھرا کمرہ دیکھ کر اسے اتنا اندازہ ضرور ہو گیا کہ آج زرک زیادہ دیر اپنے کمرے میں رہا بھی نہیں۔

مگر یہ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا کہ وہاں صرف ایک ہی بیڈ موجود ہے جو کہ زرک کے ہی زیر استعمال تھا۔

www.novelsclubb.com

خالہ نے تو کہا تھا یہاں میرا بیڈ بھی لگوا دیا ہے" وہ حیرت سے سوچتی ہوئی اب" ششو پنج میں تھی کہ اب اندر ہی رہے یا باہر جا کر کسی سے پوچھے۔

ابھی وہ کچھ سوچ بھی نہ پائی تھی کہ کمرے کے باہر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔

اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔

تیزی سے دماغ دوڑاتے وہ وہاں پر بنی لکڑی کی الماری کے پیچھے چھپ گئی۔

کمزور سی تھی لہذا اسکے چھپنے کے لیئے تھوڑی سی جگہ بھی بہت تھی۔

دم سادھے تھوڑا سا سر باہر کیئے وہ دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دروازہ کھول کر اندر آنے والا زرک ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اب تھر تھر کانپ رہی تھی کہ کیسے زرک کے سامنے آئے گی۔

کچھ دیر تو زرک وہیں کھڑا خالی نظروں سے اپنے کمرے کو دیکھتا رہا۔پھر چپ چاپ بیڈ کی جانب بڑھا۔

کھینچ کر جیکٹ اتاری ابھی جوتے اتار ہی رہا تھا کہ ہلکے سے کھٹکے کی آواز کمرے میں بنی کتابوں کی الماری کی جانب سے آئی۔

حیرت سے مڑ کر جونہی پیچھے دیکھا ایک سر تیزی سے الماری کے پیچھے جاتا نظر آیا۔

کون ہے؟"غصے اور رعب سے پوچھا۔"

خنساء جو اسے دیکھنے میں مگن تھی اپنے مڑے پاؤں کو سیدھا کیا ہی تھا کہ وہ الماری کے ساتھ زور سے لگا۔

جلدی سے سر پیچھے کیا مگر پھر بھی زرک دیکھ چکا تھا۔

وہ تیزی سے آگے آیا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خنساء آنکھیں بند کیئے وہاں کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہاں کیا کر رہی ہو؟"وہ جتنا بھی حیرت زدہ ہوتا کم تھا۔اسکے ساتھ نکاح کرتے یہ" بات گمان میں تھی ہی نہیں کہ اب خنساء اسکی بیوی کی حیثیت سے اسکا کمرہ شئیر کرے گی۔

باہر آؤ"جب اس نے کوئی جواب نہ دیا تب وہ غصے سے اسے باہر آنے کا کہنے لگا۔"

نہ۔۔نہیں "خنساء نے آنکھیں بند کیئے نفی میں سر ہلایا۔چہرے پر ہوائیاں" اڑی ہوئی تھیں۔

باہر آتی ہو کہ ایک لگاؤں"وہ جان گیا تھا کہ نرمی کی زبان فی الحال وہ نہیں سمجھے گی" لہذا غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈرتے ڈرتے باہر آئی۔

یہاں کیوں چھپی تھیں"پھر سے رعب دار آواز مین پوچھا۔"

خالہ نے کہا تھا"وہ اپنی عقل کے باعث اتنا ہی کہہ سکی۔"

خالہ نے یہاں چھپنے کو کہا تھا" اس نے اچھنبے سے پوچھا۔"

نن۔نہیں مطلب آپکے کمرے میں آنے کو کہا تھا۔قسم سے لالہ میں نہیں" آرہی تھی" وضاحت کرتی ہوئ جس تیزی سے اور معمول کے سے انداز سے وہ اسے لالہ کہہ گئ تھی وہ انداز زرک کو چیر کر رکھ گیا۔

مسکراتے لب پھر سے سکڑے۔

چھوٹی چھوٹی باتوں پر قسم نہیں کھاتے۔آؤ ادھر "اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ" بیڈ پر بٹھاتا بولا۔

دیکھو خنساء۔۔ہم نے جو ایک پیپر سائن کیا تھا نا اسکے بعد ہم بہت اچھے فرینڈز بن" گئے ہیں۔اور اسی وجہ سے میں اب آپکو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں گا چاہے ہم یہاں رہیں یا شہر میں۔آپ نے میرے ساتھ رہنا ہے۔جیسے پکے والے دوست ہوتے ہیں نا ویسے جو کبھی ایک دوسرے کو نہیں چھوڑتے۔اور اسی دوستی کی وجہ

سے آپ مجھے صرف میرا نام لے کر بلاؤ گی۔لالہ نہیں کہو گی نہیں تو میں آپ سے دوستی چھوڑ دوں گا اور بابا آپکو زمان لالہ کے حوالے کر دیں گے وہ اپنی حویلی کا سارا کام آپ سے کروائیں گے اور آپکو ماریں گے بھی"زرک نہیں جانتا تھا کہ وہ اس وقت خنساء سے کیا کہہ رہا ہے وہ بس یہ جانتا تھا کہ وہ کسی طرح اسے اسکے معصوم ذہن کے مطابق اس رشتے کے حوالے سے بہلا لے۔

آپ اتنے بڑے ہیں میں کیسے آپکا نام لوں"خنساء کو باقی باتیں تو سمجھ آئیں کہ "نہیں مگر یہ بات بڑی اچھے سے سمجھ آ گئی۔

ٹھیک ہے میں تو چاہتا تھا کہ آپ کو دوست بنا کر شہر لے جاؤں گا پھر وہاں آپکی" اسٹڈیز شروع کرواؤں گا مگر آپ تو جانا ہی نہیں چاہتی"زرک نے جان بوجھ کر اسے ٹریپ کیا اور اب اسکے علاوہ وہ اس عجیب سے رشتے کو کسی بھی طرح خنساء کو سمجھا نہیں سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

واقعی میں آپ مجھے پڑھائیں گے ؟"وہ خوشی سے بے حال ہوتی بولی۔ کتنی "خواہش تھی اسکی زرک کے جیسا پڑھنے لکھنے کی۔

ہاں مگر آپ کو پہلے میرے ساتھ دوستی کرنی ہوگی اور جو میں کہوں آپ نے ماننا" ہے "زرک مان سے بولا۔

جو کہیں گے مانوں گی۔زرک کہوں آپکو"وہ جلدی جلدی بولی۔ "

ویری گڈ"زرک نے سکھ کا سانس لیا۔"

اسے محسوس ہوا اندر کی گھٹن تھوڑی کم ہوئی ہے۔

اوکے رات کافی ہو گئی ہے آپ اب یہاں لیٹ جاؤ"زرک بیڈ سے اٹھتے ہوئے" اس سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہ تو آپ کا بیڈ ہے خالہ نے کہا تھا میرا بیڈ بھی یہاں ہو گا۔ لیکن وہ تو ہے ہی" نہیں "پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے وہ پھر سے زرک کو خود اذیتی میں مبتلا کر گئی۔

ابھی آپ یہیں لیٹ جاؤ پھر جب ہم کل شہر جائیں گے تب میں آپکو ایک پورا روم دوں گا جہاں آپ آرام سے سونا" زرک نے اسے پھر سے بہلانا چاہا۔

مگر خنساء ابھی بھی شش وپنج میں مبتلا تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور نکتہ اٹھاتی زرک کے کمرے کا دروازہ زور سے بجا۔

زرک چونک کر تیزی سے باہر کی جانب لپکا اور دروازہ کھولنے پر مرجان نے اسے جو خبر سنائی وہ زرک کی پوری ہستی کو ہلا کر رکھ گئی۔ مرد ہونے کے باوجود اسکا دل کیا وہ دہاڑیں مار مار کر روئے۔

خنساء بھی مرجان کے رونے کی آواز سن کر دروازے پر آئی۔

حیرت سے ساکت زرک اور اسکے ساتھ لپٹی مرجان کو دیکھا۔

کیا ہوا ہے "اسے بھی فکر لاحق ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

اماں۔۔۔اماں اب ہم میں نہیں رہیں خنساء۔۔انہوں نے ہمیشہ کے لئے ہم" سے منہ موڑ لیا ہے۔

خنساء کا بھی حال زرک اور مرجان سے کم نہیں تھا۔

آنکھ کھولتے ہی جس پہلے اور سب سے اپنے رشتے کو اس نے محسوس کیا وہ خالہ ہی تو تھی۔اپنے ماں باپ تو اسے یاد نہیں تھے مگر خالہ نے اسے ماں باپ سے بڑھ کر پیار اور محبت دی۔اتنے مخالفین کے باوجود اسے ہر طرح کی آرام دہ زندگی دی۔

حالانکہ خالو خنساء کے اپنی حویلی میں رہنے پر سخت معترض تھے مگر فریال کی زندگی میں یہ واحد ایسا فیصلہ تھا جو انہوں نے ہر طرح کی تکلیف برداشت کرنے اور باتیں سننے کے بعد بھی لیا۔

www.novelsclubb.com

اور اب جب بہت سے لوگ خنساء کو صرف اس لئیے اپنانے کو تیار تھے کہ اسکا باپ اسکے لئیے بہت سی جاگیریں اور جائیدادیں چھوڑ کر گیا تھا تو تب بھی فریال نے اسے سب لالچی اور بے حس لوگوں سے بچا لیا تھا۔تبریز کے بڑے بھائی کا بیٹا جو تین

عورتیں بھگتا چکا تھا اور اللہ نے اسے اولاد نرینہ نہیں دی تھی آجکل خنساء سے بیاہ کے چکروں میں تھا اور یہ سب ہو جاتا اگر عین وقت پر زرک ماں کی بات مان کر خنساء کو اپنے نکاح میں نہ لے چکا ہوتا۔

خنساء ابھی اس بات سے انجان تھی کہ زرک کے ساتھ بندھے رشتے نے اسے عمر بھر پسنے سے بچا لیا تھا۔

حویلی میں صف ماتم بچھ چکا تھا۔

جو نہی دو دن گزرے زرک فوراً سے پیشتر اپنا بوریا بستر باندھ کر شہر روانہ ہو گیا۔ غم میں وہ یہ بھی بھول گیا کہ فریال کے اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے وہ ایک جیتے جاگتے انسان کو خود سے باندھ چکا ہے۔ جواب اسی پر انحصار کرتی ہے۔ خنساء خاموشی سے اپنے دوست کو جاتے دیکھتی رہ گئی۔ جس نے دو راتیں پہلے اس سے کچھ وعدے وعید کیئے تھے۔

سب اپنی اپنی تکلیف میں مبتلا تھے لہذا کسی کو یہ کہنے کا خیال ہی نہیں آیا کہ زرک خنساء کو بھی ساتھ لے جائے۔ ویسے بھی اب کسی کو اس سے غرض ہی کیا تھی۔

#Jaane_NA_Tu

by #Ana_Ilyas

#Epi_02

اسلام علیکم لالہ کیسے ہیں" وہ جو ابھی کچھ دیر پہلے آپریشن تھیٹر سے باہر آیا تھا تھکا ہوا آفس میں کرسی پر نیم دراز انداز میں آنکھیں موندے بیٹھا تھا کہ موبائل کی بیل نے چونکا دیا۔

گھر کا نمبر دیکھ کر وہ اور بھی چونک گیا۔ تیزی سے یس کا بٹن دبایا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے آتی مرجان کی آواز پر وہ فکر مند ہوا۔

وعلیکم سلام کیسی ہو بیٹا" وہ یونہی انہیں پیار سے بلاتا تھا۔ "

میں ٹھیک ہوں لالہ۔۔۔آپ گاؤں کب تک آئیں گے "زرک کے سوال کا" جواب دے کر جو سوال اس نے کیوں وہ زرک کو پریشان کر گیا۔

کیا بات ہے خیریت ہے؟"ماں کی موت کے بعد سے وہ حویلی سے آنے والی ہر " کال پر پریشان ہو اٹھتا تھا۔

نہیں لالہ خیر نہیں ہے۔آپ کسی طرح خنساء کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ایسا لگتا" ہے آپ تو بھول ہی گئے ہیں کہ اماں کی وفات شیر دل لالہ نے تو آج حد ہی والی شام آپکا اسکے ساتھ نکاح ہوا تھا۔یہاں کوئی اسکے ساتھ اچھا کر دی۔ خنساء سلوک نہیں کرتا۔انکی حویلی تائی کے بلانے پر گی کہ انہوں نے اسے نجانے کس بات پر دھنک کر رکھ دیا۔ بابا بھی اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔پلیز

لالہ آپ اسے یہاں سے لے جائیں" مرجان نے جو کچھ زرک کو بتایا وہ سب اتنی دور بیٹھے اسکے لئیے سننا بے حد تکلیف دہ ہو گیا تھا۔ہاں واقعی وہ بھول گیا تھا کہ ماں کی وفات سے کچھ لمحے پہلے ایک لڑکی کی عمر بھر کی ذمہ داری اس نے اٹھائی ہے۔

تم پریشان نہ ہو۔ میں آج ہی نکلتا ہوں بلکہ ابھی "مرجان کو تسلی دلاتے ساتھ" اس نے فون بند کیا باہر کی جانب بڑھتا وہ اپنے کولیگ ڈاکٹرز کو گھر میں ایمرجنسی کا کہہ کر نکل کھڑا ہوا۔

رات کے وقت ان پہاڑی راستوں پر سفر کرنا بے حد مشکل تھا مگر اس وقت زرک کو کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔

اسکے سامنے بس اپنی ماں کی وہ التجائیں تھیں جو نکاح کے وقت نہ صرف انکے ہونٹوں پر تھیں بلکہ ان کا پورا وجود اسکے سامنے التجا کر رہا تھا۔

وہ خود کو بری طرح کوس رہا تھا۔یہ کیسے ہو گیا،وہ کیوں بھول گیا اس جیتے جاگتے وجود کو جس کو ان فرسودہ رسموں سے بچانے کے لیئے اس نے اپنے تمام اصول داؤ پر لگا دیئے تھے۔

اسکے اندر ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی جو تمام راستہ جاری رہی۔

صبح فجر کی اذانوں کے وقت وہ گھر داخل ہوا مرجان کو وہ اپنی آمد کے وقت کے بارے میں بتا چکا تھا۔

مرجان نماز کے لیئے پہلے سے ہی بیدار ہو چکی تھی۔

زرک سے حال چال پوچھا جو بے حد سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عجیب سا اضطراب تھا اسکی ایک ایک حرکت میں۔

لالہ کچھ کھائیں گے" وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔"

نہیں ابھی لیٹوں گا مگر بابا کے زمینوں پر جانے سے پہلے مجھے اٹھا دینا۔ سب سے " مل کر کچھ باتیں کرنی ہیں۔ خنساء کیسی ہے اب "اسی سنجیدہ انداز میں اس نے مرجان کی جانب دیکھے بنا سوال کیا۔

بس ٹھیک ہی ہے۔ آپکے کمرے میں ہی لیٹی ہوئی ہے "مرجان کے کہنے پر اس" نے چونک کر بہن کی جانب دیکھا۔

پھر ہنکارا بھر کر لکڑی کی بنی سیڑھیوں پر مردہ قدموں سے چلنے لگا۔

اپنے کمرے کے سامنے پہنچ کر آہستہ سے دروازہ کھولا کہ کہیں خنساء کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔ نائٹ بلب کی روشنی میں وہ آہستہ قدموں سے چلتا بیڈ کے قریب آیا جہاں وہ کمبل میں سے منہ باہر نکالے لیٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

نجانے روشنی اتنی مدھم تھی یا اس کا چہرہ اس قدر سوجا ہوا تھا کہ وہ کتنی دیر خنساء کو پہچان نہیں پایا۔

اسکا خون کھولنے لگا۔ کس بے دردی سے اسے پیٹا گیا تھا۔ گال اور آنکھ پر نیل کے نشان بہت واضح تھے۔

زرک اسے دیکھ کر کانپ گیا۔

کس طرح اس بچی نے ایسے گھٹیا انسان کی مار سہی ہو گی۔

اسکا دل کیا ابھی جا کر شیر دل کا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے اور پوچھے کیا یہی ہے تمہاری مردانگی کہ ایک بچی کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔

www.novelsclubb.com

خود پر ضبط کرتا وہ خاموشی سے بیڈ کے دوسری جانب آ کر لیٹ گیا مگر دل میں وہ تمام الفاظ مرتب کر لئیے جن سے شیر دل کی طبیعت صاف کرنی تھی۔ نہ صرف اسکی بلکہ اس گھر کے سب مردوں کی۔ وہ اتنی خاموشی سے خنساء کو یہاں سے لے

کر نہیں جائے گا۔بلکہ سب کو باور کروائے گا کہ یہ بچی چاہے جیسے بھی سہی مگر زرک کی عزت ہے اور اس پر اب کوئی غلط نگاہ بھی نہیں اٹھا سکتا۔ہاتھ اٹھا کر تو سب نے اپنی بے عزتی کو خود دعوت دے ڈالی تھی جواب زرک کے ہاتھوں سب کی ہونی تھی۔

بمشکل وہ سو سکا تھا کہ گھنٹے بعد کسی کی کراہوں سے اسکی آنکھ کھل گئ۔

جیسے ہی چہرہ موڑ کر آواز کی سمت دیکھا خنساء کو تکلیف میں مبتلا پایا۔

تیزی سے اٹھ کر اسے سیدھا کیا۔

www.novelsclubb.com

جو بائیں جانب چہرہ کیا تکلیف سے بے حال تھی۔

خنساء۔۔۔خنساء اٹھو پلیز"اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے کیسے مخاطب کرے" پہلے ہمیشہ بیٹا کہہ کر بلا لیتا تھا جیسے مرجان اور اس سے چھوٹی کو بلاتا تھا۔

مگر اب اور تب میں بہت فرق تھا۔

خنساء تو اسکی آواز سن کر اپنی تمام تکلیف بھول کر کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھی۔ آنکھوں میں نہ صرف حیرت تھی بلکہ خوف تھا۔ زرک کا دل کیا ابھی کے ابھی شیر دل کو شوٹ کر آئے کہ ایک بچی کے دماغ میں ایک مرد کا کتنا برا خاکہ بن دیا ہے کہ وہ اب زرک کو بھی اسی پیرائے میں دیکھ رہی ہے۔

بیڈ سے اٹھ کر گرتی پڑتی وہ صوفے پر جا بیٹھی۔ خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ وہ اسکے اتنا خوفزدہ ہونے پر حیران تھا۔ اسکی آنکھوں میں جو ویرانی تھی وہ زرک کو الجھا گئی۔

زرک سمجھ گیا کہ اس سے کچھ بھی کہنا اس وقت بے کار ہے لہذا خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر گیا مرجان کی تلاش میں تاکہ اسے خنساء کے پاس بھیجے۔

جیسے ہی نیچے اترا ناشتہ ٹیبل پر رکھتی مرجان نظر آئی اسے اشارے سے اوپر جانے کا کہا کیونکہ تبریز شاہ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کرنے میں مگن تھے۔اسکے باقی بھائی یقیناً ابھی خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔

اسلام علیکم "آگے بڑھ کر اس نے جونہی سلام کیا تبریز خان بری طرح چونکے۔" وہ زرک کی آمد سے بے خبر تھے۔

وعلیکم سلام تم کب آئے "اسے اپنے دائیں جانب والی کرسی پر بیٹھنے کا کہہ کر وہ" پھر سے ناشتے میں مگن ہو چکے تھے۔

بس آج صبح فجر کی اذانوں کے ساتھ ساتھ "اس نے کسی بھی چیز کی طرف ہاتھ" نہیں بڑھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے "یکدم اسکے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی در" آئی۔

انہوں نے ایک مرتبہ پھر چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

شیر دل نے خنساء پر ہاتھ کیوں اٹھایا" بے لچک لہجے میں انکی جانب دیکھنے بنا اپنے سامنے رکھے کپ پر نظر جمائے وہ جبڑے بھینچ کر بولا۔

اس نے شیر دل پر چائے کا کپ گرا دیا تھا" وہ توقف سے بولے۔"

اس نے ان پر چائے کا کپ کیوں گرایا کیا آپ نے اسکی وجہ پوچھی "اب کی بار اس نے باپ کے چہرے پر نظریں گاڑھیں۔

ہمم۔۔۔مجھے کیا پتہ "وہ جس طرح گلا کھنکھار کر نظریں چراتے ہوئے بولے" زرک نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں جو شک تھا وہ یقین میں بدل گیا۔

وہ میرے نکاح میں ہے بابا" اسکی آواز اونچی نہیں تھی مگر جو کچھ اسکے لہجے میں" تھا وہ تبریز خان کو بھی خوفزدہ کر گیا۔

اب جرگہ بیٹھے گا اور اس بندے کو میں جیل میں پہنچاؤں گا" وہ پھر سے سخت لہجے میں بولا۔

کیا کرتے ہو زرک گھر کے معاملے کو جرگوں میں گھسیٹو گے" وہ یکدم گھبرا کر بولے۔

اسکا مطلب ہے آپ سچ سے واقف ہیں۔ بابا آپ کو ایک لمحے کو یہ سب جاننے" کے بعد خیال نہیں آیا کہ وہ آپ کے بیٹے کی عزت ہے اس حویلی کی عزت ہے۔۔۔ میرے خدا۔۔۔اس وقت آپکو خیال نہیں آیا تھا کہ اس گھٹیا اور نیچ انسان نے گھر کی عزت پر نقب لگانے کی کوشش کی ہے اور اب آپ کو یہ بات یاد آرہی ہے کہ یہ گھر کا معاملہ ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا" وہ غصے سے کرسی دھکیل کر کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

کہاں جارہے ہو" اسے دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ کر وہ تیزی سے اسکے پیچھے" لپکے۔

شیر دل کو اسکی گھٹیا حرکت کا جواب دینے "اسکی سرخ انگارہ آنکھوں نے لمحہ" بھر کے لئیے انکی جانب دیکھا اور پھر انکے روکنے کے باوجود وہ سامنے بنی حویلی کی جانب تیز قدموں سے بڑھتا چلا گیا۔

جس لمحے خنساء زرک کے پکارنے پر خوفزدہ ہوئی اسی لمحے اسے شک گزرا کہ معاملہ شیر دل پر صرف چائے گرانے کا نہیں ہے۔وہ جس قدر عورت کے معاملے میں گھٹیا انسان ہے اس سے کچھ بھی بعید کی جاسکتی تھی۔اس نے تبریز خان سے تفتیش کرتے ہوئے ہوا میں تیر پھینکا تھا اور وہ تیر سیدھا نشانے پر لگا تھا۔اب اسکے لئیے خاموش رہنا ناممکن تھا۔

---

www.novelsclubb.com

جس لمحے وہ شیر دل کی حویلی میں داخل ہوا وہاں سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔

زرک کو دیکھ کر جو پہلے خوشگوار مسکراہٹ سب نے اسکی جانب اچھالی اسکے تیور دیکھ کر وہاں بیٹھے سات نفوس ناصرف پریشان ہوئے بلکہ انکے ماتھوں پر شکنیں واضح پڑیں جب زرک نے سیدھا شیر دل کے گریبان پر ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھایا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری عزت کو ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھنے کی" دانت پیس کر اسے کچا چبانے والے نظروں سے دیکھتے وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر بولا۔

کیا بکواس کر رہے ہو" شیر دل بھی طیش میں آکر اپنا گریبان چھڑانے لگا۔"

یہ کیا تماشا ہے" شیر دل کا باپ یعنی زرک کے تایا ار باز خان غصے سے زرک کو" اور تبریز خان کو دیکھ کر بولے۔

www.novelsclubb.com

یہ تماشا تو لگنا ہی تھا۔ پوچھے اپنے اس نیک اور شریف بیٹے سے کل شام اس نے" خنساہ کو کیوں مارا تھا"

وہ لڑکی تمہارے گھر کی ماہرانی ہو گی مگر ایسے سبز قدم اور منحوس لڑکی کی ہم کوئی" عزت نہیں کرتے جو اپنے ماں باپ کو کھا چکی ہو۔اب تمہاری ماں کو اور نجانے کتنوں کو کھائے گی" بجائے زرک کی بات سننے کے وہ تو الٹا اس پر چڑھ دوڑے۔

زرک ان کی باتیں سن کر گنگ رہ گیا۔اسے سمجھ نہ آئی کہ انکی ایسی فرسودہ اور گھٹیا سوچ کا کیا جواب دے۔

یا تو وہ بات پلٹنے کی کوشش میں تھے یا پھر وہ اصل بات سے واقف نہیں تھے۔

میں اور میری بیوی اس حویلی بلکہ ان سب حویلیوں پر تھوکتے ہیں ہمیں کوئی" شوق نہیں یہاں کے کسی بندے کے منہ لگنے کا مگر آپ کے بیٹے نے تین بیویاں ہونے کے باوجود میری بیوی کے ساتھ غلط نیت سے جو کچھ کرنے کی کوشش کی اس کو میں ہر گز چھوڑنے والا نہیں۔"زرک نے آگ برساتی نظروں سے شیر دل کی جانب دیکھا۔

تمہاری بیوی خود دوسروں کو اپنی جانب متوجہ۔۔۔"شیر دل کی زہر اگلتی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ زرک کی برداشت سے باہر تھی۔اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی زرک کے زوردار تھپڑ نے اسکا منہ بند کر دیا۔

زرک پاگل ہوگئے ہو"تبریز خان غصے سے زرک کو روکنے کی غرض سے اسکی جانب بڑھے۔

ہاں۔۔۔اب اگر اس گھر میں میری بیوی کے بارے میں کسی نے مغلظات" بکیں تو میں اس سے بھی زیادہ پاگل پن کا مظاہرہ کروں گا۔میں یہ بھول جاؤں گا کہ سامنے والے سے میرا رشتہ کیا ہے۔۔۔میں ابھی اور اسی وقت خنساء کو لے کر یہاں سے جا رہا ہوں مگر اس درندے کو اس ایک ایک زخم کا حساب دینا ہو گا جو میری بیوی کے جسم نہیں بلکہ روح پر پڑا ہے۔وہ تو شکر ہے کہ اللہ نے میری عزت پر آنچ نہیں آنے دی مگر میں پھر بھی اس کو بخشنے والا نہیں ہوں۔بہت جلد تمہیں

سلاخوں کے پیچھے دھکیلوں گا۔" شعلہ بار نظروں سے شیر دل کو دیکھتے وہ دروازے کی جانب بڑھا۔

اپنی حویلی آتے ہی وہ مرجان کے پاس آیا۔

خنساء کی طبیعت کیسی ہے اب؟" سنجیدہ لہجے میں پوچھے جانے والے سوال سے " زیادہ لہجے نے مرجان کو چونکایا۔

"بہتر ہے لالہ کیوں خیریت "

نہیں۔ تم میرے ساتھ شہر چل رہی ہو اور خنساء بھی۔اکیلے وہ اس وقت میرے " ساتھ جانے کی پوزیشن میں نہیں لہذا تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا" عجلت بھرے انداز میں اسے حکم دیتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ گاڑی کی چابی اور والٹ اٹھا ہی رہا تھا کہ واش روم کا دروازہ کھول کر خنساء باہر آئی۔ مگر اسے کمرے میں موجود دیکھ کر وہیں ٹھٹھک کر رک گئ۔

کیسی طبیعت ہے اب "ہلکی سی دوستانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اسکی جانب" بڑھا۔

خنساء میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ؟ "اسے ہنوز خاموش دیکھ کر اس نے پھر سے" بات کرنے پر اکسایا۔

خنساء نظریں نیچے جھکائے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی۔

آپ میرے ساتھ شہر چلوگی ؟ "اسی لہجے میں پھر سے سوال کیا۔"

خنساء نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

مرجان بھی ساتھ جا رہی ہے "اسکے اطلاع دینے پر اس نے اپنی حیرت بھری" نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیں۔

اب چلو گی ؟"اس نے اب کی بار پھر سے وہی سوال دہرایا۔"

خنساء نے کوئی جواب نہیں دیا جس کا مطلب تھا اسے اعتراض نہیں۔

زرک اسکی جانب دیکھ کر مسکراتے ابھی پلٹا ہی تھا کہ تبریز خان اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

ابھی تم کیا بکواس کر کے آئے ہو"وہ اندر آ کر غصے سے دھاڑے۔"

خنساء ان کا غصہ دیکھ کر خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔

زرک نے باپ کو جواب دینے کی بجائے خنساء کو دیکھا۔

خنساء آپ مرجان کے پاس جاؤ"اسکے کندھے پر ہولے سے ہاتھ رکھ کر اس نے" خنساء کو وہاں سے ہٹانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

یہ کہیں نہیں جائے گی نہ یہاں سے اور نہ ہی اس حویلی سے۔۔۔ ہمارے گھر میں" آگ لگا کر اتنی آسانی سے میں اسے جانے نہیں دے سکتا" اب کی بار تبریز خان کی شرر بار نگاہوں نے خنساء کی جانب رخ کیا۔

زرک یکدم اسکے سامنے آکر کھڑا ہوا ایسے کہ خنساء اسکی پناہ میں چھپ گئ۔

میں اس کے سامنے کسی قسم کی اور کسی کی بھی کوئ فضول گوئ برداشت نہیں " کروں گا۔ میں اگر یہاں کے مردوں جیسا نہیں تو یہ بات آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہنے میں میں یہاں کہ مردوں سے زیادہ سخت مزاج کا بن جاتا ہوں۔ آپ میرے باپ ہیں اور میں کسی قسم کی گستاخی آپ سے کرنا نہیں چاہتا لہذا بہتر یہی ہے کہ مجھے خاموشی سے یہاں سے جانے دیں۔ نہیں تو میں کس قسم کا طوفان لا سکتا ہوں یہ تو آپ اچھے سے جان ہی گ ئے ہوں گے۔ میرے بدلے کے اس دائرہ کار میں کہیں یہاں کہ ایک سے زائد مرد نہ آجائیں" جتاتی نظریں انہیں بہت کچھ باور کروا گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

زرک نے خنساء کا ہاتھ آہستہ سے تھاما اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

کچھ ہی دیر میں مرجان اور خنساء اسکے ساتھ شہر کی جانب جا رہے تھے۔ گھر کے اور کسی فرد کو اس سے غرض نہیں تھی کہ وہ خنساء کو کیوں اور کس لئیے لے کر جا رہا ہے۔

اسلام آباد میں موجود اپنے گھر میں پہنچتے انہیں رات ہو چکی تھی۔

خنساء اور مرجان کو ایک کمرے میں بھیج کر زرک سامان نکلوانے میں مصروف ہو گیا۔

خنساء کو وہ لے تو آیا تھا مگر اب اسکے مستقبل کے حوالے سے کیا کچھ کرنا ہے اسکا لائحہ عمل وہ تمام راستے طے کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن مرجان اور خنساء کو لے کر وہ ہاسپٹل پہنچا۔اپنی ایک بہت اچھی کولیگ اور دوست لیڈی ڈاکٹر زروہ کے پاس لے کر آیا۔

کیسے ہو۔۔تم تو اتنی اچانک گ ۓ اور پھر نہ کوئ فون نہ میسج میں تو پریشان ہو گئ۔"زروہ میڈیکل کی تعلیم کے دوران اسکی دوست بنی تھی۔اچھی لڑکی تھی دوستی سے بڑھ کر اس نے کبھی زرک سے کوئ اور ڈیمانڈ نہیں کی تھی لہذا زرک کو بھی اس بے ضرر سے رشتے سے کوئ مسئلہ نہیں تھا۔

ہاں بس کچھ پرابلم ہو گئ تھی تو گھر جانا پڑ گیا۔زروہ یہ میری چھوٹی بہن مرجان ہے" اور یہ میری کزن خنساء ہے"زرک نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔مگر خنساء کے پورے تعارف سے اجتناب برتا۔مرجان بھائ کے اس رویے پر تھوڑا سا الجھی ضرور تھی مگر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اور مرجان یہ میری دوست زروہ ہے"زرک نے اسکا بھی مکمل تعارف صرف" مرجان کو مخاطب کر کے کروایا۔

www.novelsclubb.com

اصل میں میری اس کزن کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تم اسکا کمپلیٹ چیک اپ" کر دو اور جہاں کہیں کوئی زخم ہیں ان کی مرہم کر دو۔ مرجان نے کافی فرسٹ ایڈ دی ہے۔ مگر اسکے باوجود میرا خیال ہے اسکو ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔ ابھی مجھ سے کوئی سوال مت کرنا بس اسکو صحیح سے چیک کر دو میں تب تک وارڈ کا راؤنڈ لے لوں" سنجیدگی سے بولتا وہ زروہ کو پریشان کر گیا۔ اور جب اس نے خنساء کا چیک اپ کرنا شروع کیا تب وہ چکرا کر رہ گئی۔ اسے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا کہ اسکے جسم کی ایسی کون سی جگہ ہے جہاں تشدد کا کوئی نشان نہ ہو۔ حتیٰ کہ سگار سے جگہ جگہ سے اسکی بازو تک کو دہکایا گیا تھا۔ زروہ حیران تھی کہ اتنی سی بچی یہ سب تکلیف کیسے سہہ گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

مرجان سے اس نے کافی کریدنے کی کوشش کی کہ یہ سب کس نے اور کیوں کیا ہے مگر وہ خاموش ہی رہی۔

خنساء کا اچھی طرح ٹریٹمنٹ کرنے کے بعد اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے ایک دو دن ہاسپٹل میں رکھا جائے تا کہ وہ بہتر طریقے سے اور جلدی اسکے زخم ٹھیک کر سکے۔

زرک بلا چوں چرا زروہ کا فیصلہ مان گیا۔وہ تھی بھی ایسی کہ منٹوں میں زرک کو کسی بھی بات کے لیئے راضی کر لیتی تھی۔

تم جانتے ہو یہ پولیس کیس ہے "جس لمحے وہ زرک کے ہمراہ خنساء کے کمرے" سے باہر آئی۔ خفگی سے زرک کو دیکھ کر بولی۔

ہاں اسی لیئے تمہارے پاس لایا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تمہارے علاوہ کوئی ایسا" نہیں جو میرے راز کو راز رکھے۔"ہاتھ پشت پر باندھے گردن جھکائے اپنے ہر اٹھتے قدم کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ سے بولا۔

عجیب سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی زروہ کے سامنے۔

www.novelsclubb.com

کس بے دردی سے اسے پیٹا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے زرک۔۔۔ تم تو نہیں ہو سکتے نا" زرک نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جس کی نظروں میں ایک عجیب سا احساس تھا نجانے بے یقینی تھی یا آس کہ اسکے سوال کا جواب نہیں میں ہی موصول ہو۔

میں تمھیں ایسا لگتا ہوں؟" جواب دینے کی بجائے خفگی بھرے سوال نے ہی" زروہ کو سب جواب دے دیئے۔

نہیں۔۔۔ اسی لئیے بے یقین ہوں کیونکہ تم مجھے اصل بات بتا نہیں رہے" ہلکی" سی مسکراہٹ اور اطمینان بھرے انداز میں اسکے سامنے کاریڈور میں رکتے ہوئے وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

میرے ایک کزن نے جو کہ خنساء سے شادی کا خواہشمند تھا۔۔ نجانے کیوں شاید" بیٹے کی آس میں جو پہلے تین بیویاں اسے نہیں دے سکیں اور وہ جاہل اس بات کو ماننے سے انکاری ہے کہ اولاد مرد کے نصیب سے ہوتی ہے بیٹیاں ہیں تو بیٹیاں ہی

ہوں گی چاہے وہ جس مرضی عورت سے شادی کرلے۔ بہر حال۔۔ بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوئی۔ یہ سب اس نکاح کا بدلہ ہے جو کچھ عرصہ پہلے اس لڑکی کا مجھ سے ہوا ہے" زرک نے پھر سے سر ہلکا سا جھکا کر گویا زروہ سے نظریں چرائیں۔ جسکی بے یقین نظریں حیرت سے زرک کو دیکھ رہی تھیں۔

اور۔۔۔اور تم جو اس طرح کی روایتوں کے خلاف تھے۔۔۔ تم نے آسانی سے" یہ نکاح کرلیا" زروہ کے لئیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

ہاں۔۔ کیونکہ رشتے کبھی کبھی انسان کو آکٹوپس کی طرح اس برے طریقے سے" اپنے شکنجے میں لیتے ہیں کہ انسان جتنا مرضی ہاتھ پاؤں مارے مگر انکی قید سے رہائی نہیں مل پاتی۔ اپنی مرتی ہوئی ماں کی آخری خواہش پوری کرنے میں میری پوری شخصیت مسخ ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہوں میں نے اس بچی کے ساتھ زیادتی کردی جو اب تک مجھے صرف لالہ سمجھتی ہے مگر میں نے ایسے درندے سے اسے بچا لیا جو ہر کچھ دن بعد اسکے ساتھ ایسا ہی انسانیت سوز سلوک کرتا جسے دیکھنا تمہارے اور

www.novelsclubb.com

میرے لئیے اتنا تکلیف دہ ہو رہا ہے تو سوچو اگر وہ روزانہ یہ سب سہتی تو اسکا کیا حال ہوتا۔ایک بیوی اس شخص کی اسی تشدد کے سبب مر چکی ہے اور دوا بھی دن رات یہ سب برداشت کر رہی ہیں" زرک کی پوری بات سن کر زروہ کو لگا اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔جن باتوں کا تصور مہارے لئیے اتنا مشکل ہے تو جو یہ سب سہتی ہیں انکا کیا حال ہوتا ہو گا۔زروہ کی پلکوں سے بے اختیار آنسو رواں ہوئے۔

"ارے یار میں نے اس لئیے تو یہ سب نہیں بتایا تھا۔ہاں یہ حقیقت تکلیف دہ ہے۔ بس اسی لئیے اماں نے خنساء کو بچانے کے لئیے مجھے چنا۔اب بتاؤ کیا میں انکی بات نہ مانتا" زرک کے سوال پر اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

"آئم سوری مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس کام کہ پیچھے کیا مقصد چھپا تھا۔تم نے بہت اچھا کیا کہ کم از کم وہاں کی کسی ایک جان کو تو بچانے کا سبب کیا" زروہ نے آنسو صاف کرتے اسکے اقدام کو نہ صرف سراہا بلکہ اپنی غلط فہمی پر نادم بھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تھینکس "زرک نے ہولے سے اسکا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سے خنساء کی ذہنی" کیفیت کے بارے میں ڈسکس کرنے لگا کیونکہ وہ اب تک اتنی خاموش تھی کہ زرک کو ڈر تھا وہ کسی ٹراما میں نہ چلی جائے۔

زرک یہ بہت ضروری ہے "اگلے دن وہ دونوں شام میں بیٹھے خنساء کی ذہنی" ابتری کے متعلق ہی بات کر رہے تھے کہ زروہ نے زرک کو مشورہ دیا کہ وہ خنساء کو کچھ عرصے کے لئیے اس جگہ سے دور کر دے حتیٰ کہ خود کو بھی اس سے دور کر دے تب ہی وہ اس ٹراما سے باہر آ سکے گی نہیں تو بار بار ان سب کو دیکھ کر وہ اپنے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک کو سوچ سوچ کر شاید پاگل پن کی حد تک چلی جائے۔وہ نہ تو کسی سے بات کرتی تھی اور نہ اپنی اندرونی تکلیف کسی سے شئیر کر رہی تھی۔

لیکن یار وہ بہت چھوٹی ہے۔وہ کیسے کسی جگہ اکیلی رہے گی "زرک زروہ کے مشورے پر چکرا کر رہ گیا۔

میری بات مانو تو اسکا باہر ایڈمیشن کروادو میری بہن فروا کو تو تم جانتے ہو ناوہ" امریکہ میں ہوتی ہے اس سے پوچھ کر وہاں کے کسی سکول میں تم اسکا ایڈمیشن کروادو کچھ لینگویج کورسز وہ خود اسے وہاں کروادے گی۔تم بتارہے تھے کہ وہ کافی زہین ہے اور اسے پڑھنے کا بھی شوق ہے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے اس اقدام سے اسکی زندگی بن جائے گی "زروہ کی باتیں اسے کسی حد تک ٹھیک بھی لگ رہی تھیں۔ اور اسکی بہن سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔اچھی سلجھی ہوئ لڑکی تھی۔زرک کو پریشانی بھی نہیں تھی کہ بہر حال وہ خنساء کا اچھے سے دھیان رکھے گی۔

www.novelsclubb.com

زرک نے زروہ سے سوچنے کا وقت مانگا۔

اور پھر وہ ساری رات اس نے فیصلہ کرنے میں لگائ۔

کچھ ہی دنوں بعد جب خنساء کی حالت اتنی بہتر ہوئی کہ وہ سفر کر سکتی تھی تب تک زرک نے اسکے باہر جانے کے تمام انتظامات کروا دیئے۔

خنساء ہم کچھ دنوں کے لئیے یہاں سے جا رہے ہیں۔ آپ کو پڑھنے کا شوق تھا نہ" میں نے آپکا ایک سکول میں ایڈمیشن کروا دیا ہے۔ جس ڈاکٹر نے آپکا علاج کیا ہے نا آپ اسکی بہن کے ساتھ وہاں رہو گی۔ آپ چلو گی نا میرے ساتھ "زرک کو اس خاموش بت سے بات کرنا اب زندگی کا سب سے مشکل کام لگتا تھا۔

خنساء کی خاموش نظریں بس لحظہ بھر کو اسکی جانب اٹھیں۔ اور پھر واپس جھک گئیں۔ زرک نے ٹھنڈی سانس بھری۔

مرجان کو زرک واپس بھجوا چکا تھا۔ گھر میں اس نے کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی کہ خنساء کے متعلق وہ کیا فیصلہ کر چکا ہے۔ خنساء اب صرف اسی کی ذمہ داری تھی۔

کچھ دن بعد وہ خنساء کو خود امریکہ چھوڑنے گیا۔

زروہ کی بہن سے مل کر وہ بہت مطمئن ہوا۔

خنساء کا ایڈمیشن، لانا لے جانا اس نے ایک ہفتے کے اندر اپنے وہاں قیام میں طے کیا۔ خنساء کے لئیے بہت سی شاپنگ کی اور پھر فروا کو اسکا ماہانہ خرچ ٹرانسفر کرنے کا بھی اطمینان دلایا۔

ارے زرک بھائی، غیروں سی باتیں مت کریں۔ سمجھیں خنساء اب میری بہن "ہے۔ آپ اسکے حوالے سے بالکل مطمئن ہو جائیں" وہ خنساء کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔ فروا سائیکالوجسٹ بن رہی تھی لہذا زرک کو خنساء کا اسکے ساتھ رہنا زیادہ بہتر لگا کہ وہ خنساء کو اسکی سائیکی کے مطابق زیادہ بہتر انداز میں زندگی کی جانب لائے گی۔

خنساء ہنوز خاموش تھی۔ نجانے اسکے دل میں کیا پک رہا تھا وہ کسی کو بھی تو بتانے کو تیار نہ تھی اور زرک کا ہمیشہ سے اسکے ساتھ رہنے والا لیا دیا انداز زرک کو اب بہت بھاری پڑ رہا تھا۔ کاش وہ اس سے دوستانہ رویہ رکھتا تو شاید اسکی کیفیت کو سمجھنے میں اسے ان سب جھمیلوں میں نہ پڑنا پڑتا۔

جس لمحے زرک پاکستان آنے کے لئیے ائیر پورٹ کے لئیے گھر سے نکلا اور خنساء کو خدا حافظ کہنے اسکی جانب آیا بس تب اس کا وہ برفیلا انداز پگھلا تھا۔

جس لمحے وہ خنساء کو اپنا خیال رکھنے کے لئیے کہہ کر پلٹا تب اتنے دنوں میں پہلی مرتبہ خنساء نے اسے پکارا۔

زرک "زرک حیران ہو کر مڑا۔"

جی "اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا کہ اس نے اتنے دنوں بعد خنساء کی آواز" سنی۔

آپ واپس کب آئیں گے ؟" جھکی نظروں سے زرک سے پوچھتی وہ اس لمحے "

زرک کو بے حد پیاری لگی۔

جب اپ میری طرح ڈاکٹر بن جاؤ گی "زرک نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا"

کر اسکی بات کا جواب دیا۔

خنساء نے حیران ہو کر اسکی جانب دیکھا۔زرک نے بے اختیار آگے بڑھ کر اسے

خود سے لگا کر بھینچا پھر پلٹ کر تیزی سے چلا گیا۔

#Jaane_Na_Tu

By #Ana_Ilyas

www.novelsclubb.com

#PArt_03

میں آپکو بتا رہی ہوں کہ اگر آپ اگلے ہفتے تک میرے پاس نہ پہنچے تو میں نے" یہیں پر پریکٹس سٹارٹ کر دینی ہے۔ پھر آپ بیٹھے رہنا میں واپس نہیں آؤں گی کبھی۔۔ہاں "خنساء کی ناراض آواز اسکے ہیلو کہتے ساتھ ہی موبائل میں ابھری۔

زرک کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی۔

سات سال کا عرصہ کب گزرا اور کب خنساء نے میڈیکل کی تعلیم مکمل کی زرک کو تو وہ سب بس ایک خواب سا لگا۔

جس بچی کو سات سال پہلے وہ امریکہ چھوڑ کر آیا تھا وہ آج نہ صرف ڈاکٹری کی ڈگری لے چکی تھی بلکہ اسکے اپنے ہاسپٹل میں پریکٹس کرنے کو بے چین تھی۔

وہ خاموش اور ڈری سہمی سی خنساء آج اعتماد سے زرک کو دھمکیاں دے جاتی تھی۔

جس لمحے وہ خنساء کو امریکہ چھوڑ کر آیا وہ اسکی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ لمحہ تھا۔ صرف اسی لیئے نہیں کہ خنساء کی حالت اتنی ابتر تھی بلکہ اس لیئے بھی کہ

اسکی ماں کی لاڈلی کو وہ اجنبی دیس اور اجنبی لوگوں میں چھوڑ آیا تھا جسے کبھی فریال نے ایک رات کے لیئے بھی خود سے جدا نہیں کیا تھا۔

جب وہ پاکستان آیا تو بے حد ڈرا ہوا تھا کہ نجانے اسکا یہ فیصلہ خنساء کے لیئے بہتر تھا یا بدتر۔وہ نماز میں اپنی ہر دعا میں صرف اسکی حفاظت اور بہتری مانگتا تھا۔

اور اس دن اسکی خوشی کی انتہا نہ رہی جب خنساء نے پہلی مرتبہ اسے خود فون کر کے اپنے اے ون گریڈز کی خبر دی تھی۔اور بس اس دن سے انکے درمیان قائم اجنبیت کی دیوار گر گئی۔جس میں بہت بڑا ہاتھ فرواکا تھا جس کی مسلسل کاؤنسلنگ نے خنساء میں جینے کی امنگ بے دار کی۔فروا نہیں جانتی تھی کہ زرک اور خنساء کے درمیان کزنز کے رشتے سے ہٹ کر بھی ایک اہم رشتہ ہے مگر وہ خنساء میں یہ احساس پیدا کرتی گی کہ اگر اس دنیا میں کسی کو خنساء کی پرواہ ہے تو وہ زرک ہے۔

اور پھر آہستہ آہستہ اسکے دل پر فروا کے الفاظ اثر کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

وہ زرک کو صرف لالہ کی حیثیت سے جانتی تھی وہ بے خبر تھی کہ وہ اسکی منکوحہ بھی ہے۔

آج جب اسکی ڈگری مکمل ہو چکی تھی تو وہ چاہتی تھی کہ زرک اسے لینے خود امریکہ آئے۔اسے بہت سے ہاسپٹلز نے پریکٹس کی آفر کی وہ اپنی کلاس کی جینئس اسٹوڈنٹس میں سے تھی مگر اس نے پاکستان جا کر زرک کے ہاسپٹل میں پریکٹس کو ترجیح دی۔

زرک ان سات سالوں میں اپنی زندگی کا سب بڑا خواب مکمل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا اور وہ تھا اپنے ہاسپٹل کی تعمیر کا خواب۔

"آپ خود سوچیں آپکا ہاسپٹل اتنی ٹیلنٹڈ ڈاکٹر سے محروم ہو جائے گا"

وہ ہر ممکن طریقے سے اسے قائل کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ خود خنساء کو لینے آئے۔

زرک نے ان سات سالوں میں اسے نہیں دیکھا تھا وہ صرف فون پر اس سے بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتا تھا۔لہذا وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ اب کی خنساء کیسی ہو گی۔اسکی یاداشت میں اب تک وہ چھوٹی، کمزور، دوپٹے کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹے معصوم آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنے والی خنساء تھی۔

"ڈئیر مسئلہ یہ ہے کہ میری یہاں بہت ضروری کانفرنس چل رہی ہے۔۔۔"

بس ٹھیک ہے مجھے پتہ چل گیا ہے کہ آپکا ہر کام مجھ سے زیادہ ضروری ہے"وہ ناراض لہجے میں زرک کی بات کاٹ کر بولی۔یہ دوستانہ اور مان بھرا انداز زرک کا ہی تو بخشا ہوا تھا۔

بس کرو خنساء بہت دیر سے ڈرامہ ہو رہا ہے۔۔۔۔بس اب خاموشی سے اپنا سامان پیک کرو اور کل کی فلائٹ سے آپ یہاں آرہی ہو۔۔۔نو مور آرگیومنٹس۔۔اب آپ میرے انڈر کام کریں گی تو یہ جان لو کہ میں بہت سخت گیر باس ہوں"زرک نے جان بوجھ کر لہجہ سخت کر کے رعب ڈالنا چاہا۔

اف رہنے دیں سخت گیر باس اور آپ۔۔۔۔جی نہیں میرے لئیے آپ صرف" میرے زرک ہیں۔ چلیں کیا یاد کریں گے میں خود ہی آجاتی ہوں۔ لیکن ایک ہفتہ ریسٹ کے بعد میں آپکا ہاسپٹل جوائن کروں گی" بالآخر اسکے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے اس نے اپنی بات بھی منوانی چاہی۔

پہنچو تو صحیح پہلے "زرک نے اسکی بات پر کوئی توجہ نہ دی۔"

دو دن بعد رات تین بجے کے قریب خنساء کی فلائیٹ اسلام آباد ائیر پورٹ پر پہنچی۔

زرک اپنے نام کا بورڈ ہاتھ میں لئیے اسے ریسیو کرنے بہت سے لوگوں کی بھیڑ میں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

عجیب سی کیفیت تھی، نجانے وہ اسے دیکھ کر کیسے ری ایکٹ کرے، نجانے یہ رشتہ اور کتنی دیر چلے، نجانے خنساء اپنے لیئے کوئی ساتھی چن چکی ہو۔ بے شمار سوچوں نے زرک کے ذہن کو الجھا رکھا تھا۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ جھرنوں سی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

اسلام علیکم زرک "زرک کے سامنے کھڑی کامنی سی لڑکی خنساء کے علاوہ کوئی" اور نہیں تھی۔ بلیک جینز پر مختلف دھاگوں اور شیشے کے کام والا کشمیری فراک پہن رکھا تھا جو کچھ مہینوں پہلے اس نے ضد کر کے زرک سے منگوایا تھا۔

اس پر لانگ کاٹ اور اسکارف لیئے اپنی خوبصورت آنکھوں اور مسکراہٹ سمیت وہ زرک کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زرک سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کچھ سال پہلے کی بارہ سال کی وہ بچی جو تب بھی انکے پورے خاندان میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی بڑی ہو کر حقیقت میں قیامت ڈھائے گی۔

وعلیکم سلام۔۔۔تو آپ ہیں ڈاکٹر خنساء" زرک نے اپنے تاثرات چھپاتے فوراّخود پر قابو پاتے خوشگوار لہجے میں کہا۔

خنساء تو ہمیشہ سے اسکی دیوانی تھی آج بھی بلیک جینز پر لیدر کی جیکٹ پہنے سو بر سے زرک جو اس وقت اپنی مردانہ وجاہت کے سبب اس پورے ماحول پر چھائے ہوئے تھے۔وہ خنساء کے حواسوں پر بھی چھا رہے تھے۔

جی بالکل ویسے آپ کو اپنے نام کا یہ کارڈ لانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ " مابدولت نے آپکی کسی بھی کانفرنس کی ویڈیو یوٹیوب پر مس نہیں کی اور واٹس ایپ زندہ باد پر کچھ دن پہلے ہی آپکا ڈی پی بھی دیکھ چکی ہوں" خنساء نے مزے سے اسے بتایا۔

وہ جواسکی سامان والی ٹرالی گھسیٹ رہا تھا اسکی بات سن کر حیران ہوا۔

واقعی" وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خنساء اسے پہلے سے دیکھ چکی ہے۔"

جی جناب۔اس پروفیشن میں میری سب سے بڑی انسپریشن ہی آپ ہیں" وہ" سادے لہجے میں اسکی تعریف کر رہی تھی۔

زرک کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

تھینکس میم" ہولے سے چہرہ موڑ کر لہجہ نارمل رکھتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا۔"

پھر گاڑی میں اسکا سامان رکھ کر اسکے لیئے فرنٹ ڈور کھولا۔

جیسے ہی وہ بیٹھی اسکی سائیڈ کا دروازہ بند کر کے دوسری جانب سے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں سب کیسے ہیں۔۔مرجان لالی اور زمرد لالی اپنے گھروں میں خوش" ہیں" اسکے لہجے میں انکے لیئے محبت ہی محبت تھی۔زرک نے کبھی کسی کی تصویر

نہیں بھیجی تھی۔فروا نے شروع میں ہی اسے کہہ دیا تھا کہ ان لوگوں سے وابستہ کوئی یاد اسکے سامنے آنی ہی نہیں چاہیئے۔اور زرک وعدے کا ایسا پکا نکلا کہ نہ صرف گھر والوں کی بلکہ کبھی اپنی کوئی تصویر بھی اسے نہین بھیجی نہ اسکی مانگی۔اسکے لئیے یہی بہت تھا کہ وہ بچی جس کو اسکی ماں اسکی ذمہ داری بنا گئی تھی اسکی شخصیت بکھرنے سے بچ گئی تھی۔

وہ ماں کو کھونے کے بعد خنساء کو کھونے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

کیا سوچنے لگے "خنساء اسکی خاموشی دیکھ کر پھر سے بولی۔"

کچھ نہیں شکر ہے سب بالکل ٹھیک ہیں۔ان شاءاللہ جلد ہی آپ سے ملنے آئیں گی "زرک نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسکی جانب ایک نظر دیکھ کر جواب دیا۔

اف میں اتنی ایکسائیٹڈ ہو رہی ہوں کہ میں واپس اپنی جڑوں میں آ گئی ہوں۔۔وہاں سب تھا مگر اپنے نہیں تھے۔"وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی۔

لڑکی اتنی بڑی بڑی باتیں ابھی سے نہیں کرو۔۔۔اپنے کمنٹس محفوظ رکھو ایک ہفتے بعد پوچھوں گا کہ یہاں آنا کیسا لگا" زرک نے اسکی بچوں کی طرح خوش ہونے پر مسکرا کر اسے کہا۔

"یہ آپ مجھے بتا رہے ہیں یا ڈرا رہے ہیں" اس نے آنکھیں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھا۔

"جو بھی سمجھ لو" وہ کھل کر مسکرایا۔

"لکھ کر رکھ لیں ایک ہفتے کیا دس سال بعد بھی میرا اسٹیٹمنٹ یہی ہو گا" اس نے شرط لگانے والے انداز میں کہا۔

زرک ہلکے سے اثبات میں سر ہلا کر ایسے ہنسا جیسے بچے کو بہلایا جائے۔

اگلے دن شام میں جب زرک ہاسپٹل سے واپس آیا وہ تب بھی سو رہی تھی۔

بی بی اٹھیں نہیں ابھی تک "زرک نے ملازمہ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے پوچھا۔"

نہیں صاحب دو مرتبہ اٹھا کر آئی ہوں۔ مگر کہتی ہیں ابھی سونے دو۔ سر چکرا رہا"

ہے "اس نے بے چارگی سے بتایا۔

صاحب یہ آپکی کون ہیں" وہ ملازمہ چونکہ دو تین سال پہلے ہی رکھی تھی لہذا وہ"

لاعلم تھی کہ اسکے صاحب کا اس آنے والی لڑکی سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو جان گئی تھی

کہ کوئی قریبی رشتہ ہے مگر کیا؟ اس سے بے خبر تھی۔

میری کزن ہے "زرک نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔"

چلو میں دیکھتا ہوں" کہتے ساتھ ہی وہ پہلے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔"

www.novelsclubb.com

کپڑے بدل کر ٹراؤزر ٹی شرٹ پہن کر وہ آہستہ سے اسکے کمرے کی جانب آیا۔

پہلے دروازہ کھٹکھایا مگر جواب ندارد۔

آخر جو بھی تھا وہ اسکی بیوی تھی۔ یہی سوچ کر زرک دروازہ دھکیل کر اندر بڑھا۔

وہ کمفرٹر لئیے نیند میں دھت تھی۔

وہ آہستہ سے اسکے بیڈ کی جانب بڑھا۔

خنساء "ایک دو مرتبہ اسے آواز دی جب پھر بھی وہ نہ ہلی۔"

تب اسکے بیڈ کی پائنتی پر جا کر ہولے سے اسکا پاؤں ٹٹول کر زور سے اسکے پاؤں کا انگوٹھا پکڑ کر ہلایا۔

اب کی بار خنساء ہڑ بڑا کر اٹھی۔

اف زرک ڈرا دیا "خمار آلود آنکھوں نے بمشکل زرک کو دیکھا۔"

بس کرو لڑکی کتنا سونا ہے۔ جیٹ لیک ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا۔ کل رات سے اب تک کچھ نہیں کھایا پیا بی پی لو کرواؤ گی کیا "زرک نے ادھر ادھر بکھری چیزیں دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

خنساء کتنی بے ترتیب ہو اب بھی" وہ اسکے کپڑے اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھتا ہوا" بولا۔

تولیہ بھی یونہی پھیلایا ہوا تھا۔

زرک جیسے نفیس بندے کی طبیعت پر یہ پھیلاوا بے حد گراں گزر رہا تھا۔

آپ ہیں نا میرا پھیلاوا سمیٹنے کے لیئے" اسکی بات پر ایک لمحے کے لیئے زرک کا" ہاتھ تھما۔دل نے عجیب سی لے بدلی۔

میں ساری عمر تو یہ سب نہیں سمیٹوں گا۔اگلے گھر جا کر کیا کرو گی" زرک نے" جان بوجھ کر کہا۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا خنساء کو انکے رشتے کے حوالے سے کچھ یاد ہے۔

www.novelsclubb.com

افوہ اب آپ یہ فضول ٹاپک مت چھیڑیں۔ابھی تو مجھے اپنا کرئیر بنانا ہے"وہ" جھنجھلا کر بولتی زرک کو گم صم چھوڑ کر اسکارف کندھوں پر درست کرتی واش روم کی جانب بڑھی۔

اس کی بات سے نجانے کیوں ایک عجیب سے احساس نے زرک کو اپنی لپیٹ میں لیا۔وہ خاموشی سے اسکے کمرے سے باہر نکل گیا مگر دل میں کہیں سناٹا سا گونجا تھا۔

میرا خیال ہے اب کافی ریسٹ ہو گیا ہے۔تو آپ میرے ہاسپٹل کو شرف بخش ہی دیں"اسکے آنے کے چوتھے روز زرک اور وہ جب ناشتا کرنے میں مصروف تھے تب زرک نے پھر سے وہی ٹاپک چھیڑا۔

اف زرک ابھی تو تھکاوٹ ہی نہیں اتر رہی۔ہاسپٹل بھی یہیں ہے کرلوں گی" جوائن"وہ سستی سے بولی۔

اس پروفیشن میں ایسا غیر سنجیدہ رویہ بالکل نہیں چلتا۔آپ کی ٹائپ کے ڈاکٹرز" کو میں بہت ٹف ٹائم دیتا ہوں"زرک سنجیدگی سے بولا۔

ارے آپ تو برا مناگ ئے۔جناب آج ہی چلتے ہیں"وہ تیزی سے اپنی کرسی سے" اٹھتے ہوئے بولی۔

خنساء اس پروفیشن میں داخل ہونے سے پہلے یہ یاد رکھنا کہ مریضوں کی زندگی" ہمارے ہاتھوں میں کوئی کھلونا نہیں ہے۔کسی کی ناحق ٹپکنے والی ایک ایک بوند اور تکلیف کا ہمیں اللہ کے سامنے جواب دینا ہوگا"زرک کی سنجیدگی میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔بلکہ ناصحانہ انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے وہ خنساء کو اور بھی زیادہ اچھا لگا۔اسکا یہ جنوں ہی خنساء کو ہر مرتبہ اسکے اور بھی قریب کر دیتا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے کس انداز میں سوچتا ہو گا۔ہاں مگر خنساء نے ہمیشہ اسے اپنا آئیڈیل مانا تھا۔

سوری زرک" وہ شرمندہ ہوتی آہستہ سے سوری کرتی تیار ہونے چل پڑی۔"

وہ جلدی سے تیار ہو کر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اور زرک،زرک کے ہاسپٹل کی جانب جا رہے تھے۔

گاڑی میں بیٹھے زرک نے اسے اپنے سٹاف کے بارے میں مختصر سا متعارف کروایا تھا۔

وہاں پہنچ کر سب سے پہلی اسکی ملاقات زروہ سے ہوئی۔اسے بہت زیادہ تو یاد نہیں تھا جب زروہ نے اسکا علاج کیا تھا۔کیونکہ اس وقت وہ صرف خوف کی حالت میں تھی۔اسکا ذہن جیسے منجمد تھا۔

ہاں مگر بعد میں وقتاً فوقتاً فروا سے اسکے متعلق خبر پہنچتی رہتی تھی۔اسے سوبر اور گریس فل سی زروہ بے حد پسند آئی۔قد اسکا بہت لمبا نہیں تھا۔خنساء کو اس سے جھک کر ملنا پڑا مگر خوبصورتی کے لحاظ سے وہ بہت پیاری تھی۔

میٹھے لہجے میں خوبصورت سے عینک کے فریم سے جھانکتی نظریں خنساء کو دیکھ کر بے حد خوش تھیں۔وہ بچی جسے پہلی مرتبہ دیکھ کر زروہ کانپ گئی تھی آج ڈاکٹر کے روپ میں اسے دیکھ کر زروہ بے حد مطمئن تھی کہ کہیں کسی کے ساتھ تو انہوں نے نیکی کی۔

کبھی کبھی اللہ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا بے حد اچھا صلہ دیتا ہے۔اگرچہ خنساء کی جان بچانا چھوٹی نیکی نہیں تھی۔اور اسی لئے زروہ خوش تھی کہ اس نیکی میں چھوٹا سا حصہ اسکا بھی شامل تھا کہ بحر حال اسے باہر بھیجنے والا فیصلہ اسی نے لیا تھا۔

زرک تو ہاسپٹل آتے ہی مصروف ہو گیا جبکہ زروہ خنساء کو ایک ایک وارڈ غرض کہ پورے ہاسپٹل کا چکر لگوا رہی تھی۔

آپ آج کہاں غائب ہیں صبح سے دکھائی ہی نہیں دیں۔"ایک نہایت خوش شکل سانوجوان ایک روم میں سے نکلتے ہوئے زروہ کی جانب بڑھا۔

سفید ڈاکٹرز والا گاؤن پہنے، فرنچ بیرڈ میں آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے وہ مسکراتا ہوا خنساء پر ایک نگاہ ڈال کر زروہ سے مخاطب ہوا۔

ان سے ملو یہ ہیں زرک کی کزن کل ہی امریکہ سے آئی ہیں۔ڈاکٹر خنساء اور کل" سے ہمیں جوائن کریں گی"زروہ نے مسکراتے ہوئے اس نوجوان سے خنساء کا تعارف کروایا۔

اور یہ ہیں ڈاکٹر صائم ہمارے ہاسپٹل کے بہت محنتی چائلڈ سپیشلسٹ۔تین سال" سے اس ہاسپٹل سے جڑے ہوئے ہیں"زروہ نے صائم کا بھی بھرپور تعارف کروایا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر سلام کیا۔

آج میں سارا دن انکے ساتھ مصروف تھی۔"زروہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے" صائم کو بتایا۔

آہاں۔۔۔پھر تو آپ کا مصروف ہونا بنتا ہے"صائم نے ہلکی سی مسکراہٹ سے" خنساء کی جانب ایک ں ظر دیکھ کر کہا۔

لنچ پہ ہمیں جوائن کرو"زروہ نے اسے پیشکش کی۔دوپہر کا وقت ہو چکا تھا۔"

ارے نہیں ابھی کچھ پیشنٹس کی اپائنٹمنٹس ہیں اور اگر میں نے ڈنڈی ماری تو" سر زرک کا ڈنڈا چل جانا ہے۔یہ نہ ہو انکی کزن جوائن کرے اور مجھے وہ ہاسپٹل سے نکالیں"وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بے چاری سے شکل بنا کر انکی پیشکش رد کرتا ہوا بولا۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ان شاءاللہ اب آپکو وقتاً فوقتاً تنگ کرتے رہیں گے"" خنساء سے مخاطب ہو کر وہ پھر ایک کمرے میں گم ہو گیا۔

بہت مزے کا بندہ ہے یہ۔زرک سے بے حد ڈرتا ہے مگر جہاں بات کہنی ہو کہہ بھی جاتا ہے۔" زروہ ہنستے ہوئے اسکے کمرے کی جانب دیکھ کر خنساء سے مخاطب ہوئی۔

خنساء بس مسکرا کر رہ گئی۔

کیسا لگا آپکو ہاسپٹل؟" واپسی میں گھر کی جانب آتے ہوئے زرک نے کار ڈرائیو کرتے ساتھ بیٹھی خنساء سے پوچھا۔

بہت اچھا اور کل سے میں اسے جوائن کر رہی ہوں۔آپکا سٹاف بھی بہت اچھا ہے" خاص طور پر ڈاکٹر صائم کیا بندے ہیں۔ہنس ہنس کے میرے تو اب جبڑے بھی درد کر رہے ہیں" وہ سامنے دیکھتی روانی میں بول گئی۔

www.novelsclubb.com

زرک نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا جہاں بچوں سی معصومیت تھی۔وہ خدا کا شکر ادا کرتا تھا کہ وہ جو ہر دعا میں اسکی حفاظت کی خاص دعا مانگتا تھا وہ پوری ہوئی۔اس نے امریکہ جیسے آزاد ماحول میں بھی اپنی معصومیت کو قائم رکھا تھا۔

یہ جو ڈاکٹر زروہ ہیں انہوں نے ابھی تک شادی نہیں کی؟"اس نے سرسری لہجے میں پوچھا۔

نہیں "زرک نے مختصر جواب دیا۔"

کیوں؟"اب کی بار خنساء نے اسکی جانب دیکھ کر سوال کیا۔"

کچھ پرسنل ریزنز ہیں"زرک نے مبہم سی بات کر کے جیسے ٹاپک ختم کیا۔"

www.novelsclubb.com

خنساء نے ایک خاموش نظر اس پر ڈال کر رخ موڑ لیا۔

اگلے دن سے خنساء نے زرک کا ہاسپٹل باقاعدہ طور پر جوائن کر لیا۔ وہ جو یہ سمجھتی تھی کہ زرک نے باس بننے والی بات مذاق میں کی ہے۔ تو یہ اسے ہاسپٹل جوائن کرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ مذاق نہیں تھا۔ وہ واقعی میں ہاسپٹل میں ایک سخت گیر باس کی شکل میں ہی ہوتا تھا۔ کسی بھی بات پر کوئی رعایت کسی کو نہیں دی جاتی تھی۔

وہ کافی دیر سے وارڈ میں موجود تھی۔ بہت سے مریضوں کو چیک کر کے وہ کچھ دیر بیٹھنے کے لیئے کامن روم میں گئی جہاں پر ڈاکٹرز جب بھی فری ہوتے آکر بیٹھ جاتے تھے۔

ابھی وہ آکر بیٹھی ہی تھی کہ کامن روم کا دروازہ کھول کر کوئی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی چونک کے سیدھی ہوئی۔ اندر آنے والا زرک تھا۔

جلدی سے باہر آؤ ایمر جنسی ہے۔ بم بلاسٹ کا کیس ہے" کہتے ساتھ ہی وہ جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے باہر نکل گیا۔ خنساء بھی اسی تیزی سے اسکے پیچھے لپکی۔

ایمر جنسی میں آئی تو لوگوں کو زخمی حالت میں دیکھتے اسکی اپنی حالت خراب ہو گئی۔

کچھ مریضوں کو فوری ٹریٹمنٹ دیتے دیتے اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔ اتنی بری طرح وہ لوگ زخمی تھے کہ وہ خود پر قابو نہ رکھ پائی اور چکرا کر گر پڑی۔

اسکے ساتھ کھڑے صائم نے تیزی سے اسے سہارا دینا چاہا مگر اسکی جانب متوجہ نہ ہونے کے سبب وہ اسے فرش پر گرنے سے روک نہ پایا۔

اسی لمحے زرک اندر داخل ہوا۔ تیزی سے خنساء کی جانب بڑھا۔ اسے اٹھا کر کامن روم کی جانب بھاگا۔ ایک دو اور ڈاکٹرز کو اسے ہوش میں لانے کا کہہ کر خود باہر کی

جانب بڑھ گیا کیونکہ اس سے زیادہ برے حالوں میں موجود لوگوں کو زرک کی ضرورت تھی۔

کچھ دیر بعد جب باہر کے حالات ٹھیک کر کے زرک کامن روم کی جانب آیا تو نڈھال سی خن ساء صوفے پر بیٹھی نظر آئی۔ صائم اور زروہ بھی وہاں موجود تھے۔

"ڈاکٹر صاحبہ کے یہ حالات ہیں کہ مریضوں سے پہلے انہیں ڈرپ لگانے کی ضرورت پڑ گئی۔" زرک نے لطیف ساطنز کیا۔اور اسکے دائیں جانب رکھے صوفے پر بیٹھ کر مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔

آپ نے دیکھا نہیں تھا کس قدر بری حالت میں تھے وہ مریض" وہ روہانسی لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ڈئیر یہاں آئے دن ایسے مریض آتے ہیں۔کیونکہ یہاں انسانوں کی اہمیت ہر ایک چیز سے کم ہے۔انکے ساتھ ایسا ہی انسانیت سے گرا سلوک ہوتا ہے۔ کتنی مرتبہ

اس سب پر ماتم کروگی۔اپنے دل کو مضبوط کرو تمہیں یہاں ہر کچھ دن بعد ایسے مریضوں کو ڈیل کرنا پڑے گا" زروہ نے جس دھیمے لہجے سے اسے سچائی دکھائی وہ خنساء کے رونگٹے کھڑے کر گئی۔

آج اسے احساس ہوا کہ ڈاکٹر کی جاب ہر ایک جاب سے زیادہ مشکل ہے اور وہ اس مشکل سفر کو چن بیٹھی تھی۔

بی بریو۔ڈاکٹرز کو اپنے آپکو ہر طرح کے حالات سے نبٹنے کے لئیے تیار کرنا پڑتا ہے۔اگر ہم ہمت ہار جائیں تو سمجھو مریض آدھا تو ہمیں دیکھ کر مر جائے" زرک نے اسکا حوصلہ بڑھایا۔بڑی مشکل سے اٹھ کر وہ وارڈ کی جانب بڑھی۔

رات میں زرک کے ساتھ گھر آنے کے بعد بھی اسے لگا اسکا دماغ انہی مریضوں میں اٹکا ہوا ہے۔

زرک کیا واقعی جو خبریں میں امریکہ میں یہاں بم بلاسٹ کی دیکھتی تھی وہ اتنی " ہی سچی تھیں "رات میں کھانا کھا کر وہ زرک کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی قہوہ پی رہی تھی کہ بے یقینی سے زرک کی جانب دیکھ کر بولی۔

یار یہ تو کچھ بھی نہیں۔ابھی تو الحمداللہ آرمی نے بہت حد تک حالات کنٹرول کر" لئیے ہیں۔ورنہ تو ہر دوسرے دن کہیں نہ کہیں بم بلاسٹ ہو رہا تھا۔"زرک نے ٹی وی کا والیم آہستہ کرتے ہوئے اسے پاکستان کے حالات بتائے۔

اور آپ لوگ انکا ٹریٹمنٹ کرتے تھے" وہ پھر بے یقینی سے بولی۔"

خنساء ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ہمارا پیشہ مسیحائی کا ہے۔ہمیں یہ بھول جانا ہوتا" ہے کہ ہمارا مریض کس حال میں ہمارے پاس آیا ہے۔یاد رکھنا ہے تو صرف یہ کہ ہمیں اللہ نے جو صلاحیت دی ہے اسکی مدد سے ہم نے اسے زندگی کی جانب کیسے لانا ہے۔مریض کی حالت دیکھ کر بھی ہمیں اپنا دل اتنا مضبوط کرنا ہوتا ہے کہ مریض ہمارے چہرے تک کے تاثرات دیکھ کر اپنی کنڈیشن کے بارے میں

دلبر داشتہ نہ ہو جائے۔یہ پیشہ نہ صرف ہمارے اعصاب کو قائم رکھنے کا امتحان ہے بلکہ یہ ہمارے جذبات کو بھی چھپانے کے امتحان میں ڈالتا ہے۔آپ تب ہی اس پیشے میں کامیاب ہو گی جب آپ اپنے مریض کو ہر حالت میں قبول کر کے پھر اسکی بہتری کے لیئے کوششیں کرو گی۔اگر ایسے مریضوں کو دیکھ کر روز روز اپنی حالت غیر کرو گی تو کبھی بھی اس پیشے میں نہیں چل سکتی۔"زرک نے دھیمے مگر مضبوط لہجے میں اسے سمجھایا۔

اسی لیئے کہا تھا اپنی اسٹیٹمنٹ پر ذرا غور کریں"زرک نے ہلکے پھلکے لہجے میں اسے کچھ یاد دلایا۔

خیر وہ اسٹیٹمنٹ تو میں اب بھی چینج نہیں کروں گی۔ہاں یہ سب مشکل ضرور" ہے۔لیکن آپکی ہمراہی میں مجھے امید ہے کہ یہ سب میرے لیئے آسان ہو جائے گا"خنساء کا لہجہ تو سادہ ہی تھا مگر زرک کے دل نے ایک بیٹ کیوں مس کی یہ وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔اس سے نگاہیں چرا کر جلدی جلدی اس نے قہوہ ختم کیا۔

چلو اب لیٹو۔ صبح جلدی نکلنا ہے" زرک نے اس پر نگاہ ڈالنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ نجانے کیوں دل عجیب سی فرمائشیں کر رہا تھا اور وہ اس وقت دل کی بالکل نہیں سننا چاہتا تھا۔

زرک" وہ جو اپنے کمرے میں جانے کے لئیے مڑ رہا تھا خنساء کی آواز پر مڑ کر " سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

مجھے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔ لگتا ہے آنکھیں بند کروں گی تو پھر سے کوئی" خوف جکڑ لے گا۔ میں میں۔۔۔ آپکے روم میں میٹرس نیچے بچھا کر سو جاؤں"

خنساء کی بات نے زرک کا دماغ گھما دیا۔ وہ جو اتنی مشکل سے خود کو کمپوز کر کے اسکے سامنے سے بھاگنے کے جتن کر رہا تھا۔ اسکی بات سن کر بھنا گیا۔

دماغ صحیح ہے" یکدم وہ غصے سے بولا۔ "

خنساء نے حیرت سے اسکے غصے کو دیکھا۔ جیسے سمجھ نہ پا رہی ہو کہ اسکی بات پر غصہ کرنے والی کیا بات تھی۔

خنساء اس طرح کرو گی تو کیسے اس پروفیشن میں رہو گی۔ میرے اتنا سمجھانے کا" یہ نتیجہ ہے۔ ڈونٹ بی ہیو لائک آ چائلڈ۔ اور اگر زیادہ ٹینشن ہے تو میں ریشماں کو کہتا ہوں وہ آپکے ساتھ کمرے میں سو جائے گی" زرک کہتے ساتھ ہی لاؤنج سے نکل کر کوارٹرز کی جانب گیا۔

کچھ ہی دیر بعد نیند میں جھومتی ریشماں اسکے ساتھ آئی۔

بی بی کے کمرے میں سو جاؤ، اور یہ صرف آج کے لئیے ہے آئندہ میں یہ بچوں" والی حرکت نہ دیکھوں نہیں تو ایسے بزدل ڈاکٹرز کی میرے ہاسپٹل میں کوئی جگہ نہیں صرف کتابوں کی پڑھائی آپکو ڈاکٹر نہیں بناتی اصل آپکی محنت تب پتہ چلتی ہے جب آپ پریکٹکلی اپنی ذہانت کو کام میں لائیں۔ ویسے ریکارڈ ہالڈر ہیں اور دل چڑیا

جتنا ہے۔"خنساء کو سنجیدہ نظروں سے وارن کر کے وہ پھر سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ریشماں کو اس نے میٹریس لانے کا کہا اور وہ رات جیسے تیسے کر کے اس نے گزاری مگر زرک کی آخری بات پر وہ اس سے ناراض ہو چکی تھی۔

ٹھیک ہے کہ اس نے اوورری ایکٹ کیا مگر زرک نے تو سیدھا سیدھا اسکی انسلٹ ہی کر دی بزدلی کا طعنہ دے کر۔

#Jaane_NA_Tu

By #Ana_Ilyas

www.novelsclubb.com

#PArt_04

اگلے دن وہ زرک سے سخت خفا تھی۔ چلڈرن وارڈ میں چھوٹے بچوں کو چیک کر رہی تھی کہ ایک نرس زرک کا پیغام لے کر اسکے پاس آئ۔

میڈم جی آپکو سر اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔"نرس کی بات پر اس نے کوئ" توجہ نہ دی۔

میڈم جی "اس نے پھر سے پکارا۔"

ان سے کہو ہزاروں کام ہیں مجھے فارغ نہیں بیٹھی یہاں "تیوریاں چڑھا کر سخت" لہجے میں کہہ کر وہ دوسرے بیڈ کی جانب بڑھ گئ۔نرس نے کندھے اچکائے۔

زرک کے آفس کا رخ کیا اور اسکا پیغام من و عن پہنچا دیا۔

زرک کو رات ہی اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہو گیا تھا۔مگر وہ بھی کیا کرتا کہ وہ جو خنساء کو اسکے پاؤں پر کھڑا کر کے اسکی قسمت کا فیصلہ اسکے ہاتھ میں دینا چاہتا تھا اب اسکا دل باغی ہو رہا تھا۔اسے بار بار اکساتا تھا کہ وہ اسکی بیوی ہے۔اسے یہ غلطی نہیں

کرنی چاہیئے۔ مگر وہ اپنے وعدے سے نہیں پھرنا چاہتا تھا جو اس نے خود اپنے ساتھ نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے کیا تھا۔

مگر تب وہ بچی تھی اب وہ ایک خوش شکل لڑکی کے روپ میں اسکے سامنے تھی۔ وہ کیسے اس حقیقت سے نظریں چراتا۔

کبھی کبھی ہمارا دل ہمیں خود اپنے سامنے اس بری طرح شرمندہ کرتا ہے کہ اپنی ذات کے آگے بھی نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں رہتی اور زرک آج کل اسی شرمندگی سے دوچار ہو رہا تھا۔

جب کافی دیر بعد بھی خنساء نہیں آئی تو اسے اپنی تمام تر مصروفیت چھوڑ کر اسکے پیچھے آنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی تک چلڈرن وارڈ میں کسی بچے کو چیک کرنے میں مصروف تھی حالانکہ اس وقت اسکی ڈیوٹی یہاں سے ختم ہو جاتی تھی اور اسکا بریک ٹائم ہوتا تھا۔

لیکن وہ وہیں پر آج موجود رہی تاکہ زرک سے سامنا نہ ہو۔ حالانکہ پیٹ میں اس وقت چوہے دوڑ رہے تھے مگر وہ بھی ڈھیٹ بنی وہیں موجود رہی۔

ڈاکٹر خنساء۔ ایک بچے کی کل ایکسرے رپورٹ آئی تھی مجھے وہ آپکے ساتھ ڈسکس کرنی ہے۔ کیا آپ اگر تھوڑا سا فری ہیں تو میرے آفس میں آسکتی ہیں"

خنساء کو ہر گز امید نہیں تھی کہ وہ اس کے پیچھے وارڈ میں آجائے گی۔

اب اتنے سارے مریضوں کے سامنے وہ اپنی ناراضگی اسے نہیں دکھا سکتی تھی۔

لہذا اپنا سٹیتھوسکوپ اٹھا کر خاموشی سے اسکے پیچھے چل پڑی۔

جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی زرک کی ٹیبل پر پڑی گرما گرم بریانی کی خوشبو نے اسکے معدے کو بری طرح پکارا مگر وہ خود پر جبر کرتی چہرہ موڑ گئی۔

زرک اپنی سیٹ سنبھالتے ہوئے اسے اپنے سامنے موجود ٹیبل کے دوسری جانب بیٹھنے کا اشارہ کر کے خاموش نظروں سے اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھنے لگا۔

وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔ طویل ہوتی خاموشی کے سبب اس نے نظریں اٹھا کر کسی قدر حیرت اور اچھنبے سے زرک کو دیکھا۔ جیسے پوچھ رہی ہو۔"کیا بات ہے"

آئم سوری"زرک نے اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔"

وہ مزید حیران ہوئی۔اسے امید نہیں تھی کہ زرک اتنی جلدی اپنی خطا مان لے گا۔ وہ سوچے بیٹھی تھی کہ وہ اسے لمبا لیکچر دے گا وہ خود تھوڑی حجتیں کرے گی اور پھر مان جائے گی۔ مگر یہاں تو الٹ ہی ہو گیا۔

مجھے اتنا روڈ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ غلطی میری تھی سو میں نے سوری کر لیا اور اب" آپ غلطی مت کرو۔اپنی حالت پر رحم کھاؤ اور مزیدار بریانی میرے ساتھ انجوائے کرو۔ میری طرف سے آپکو منانے کی ایک چھوٹی سی کوشش"زرک نے مسکراتے ہوئے پلیٹ کی جانب اشارہ کیا۔

نہیں تھینکس میں کینٹین جا کر کچھ لے لوں گی۔وہ رپورٹ ڈسکس کرلیں" وہ سنجیدگی سے بولی۔

خنساء اگر میں نے تھوڑا سا اعلی ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے تو میں آپ سے اس سے" بھی زیادہ اعلی ظرفی کی امید رکھتا تھا۔میں مانتا ہوں کہ مجھے آرام سے آپکا مسئلہ حل کرنا چاہئیے تھا۔سو پلیز اب جب میں نے معذرت کرلی ہے تو آپ کیا مجھے مزید شرمندہ کروگی"زرک نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

یہ بات نہیں ہے لیکن میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا کہ آپ ہائپر ہوتے۔کیا" چھوٹے ہوتے امریکہ جانے سے پہلے میں ایک دو مرتبہ آپکے ساتھ نہیں سوئی۔ مجھے تھوڑا سا یاد پڑتا ہے۔تو اگر میں نے ڈر کے مارے ایسا کہہ دیا تو اس میں اتنی بڑی کیا بات تھی"وہ زرک کو زچ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بہت بڑی بات تھی۔ خیر وہ میں پھر کسی وقت بتاؤں گا۔اب تو آپکے کہے بنا میں" نے سوری کر لیانا۔اب اسی بات کو کھینچنے کا کیا فائدہ "زرک نے اسکی توجہ ہٹانی چاہی۔

میں منہ نہ بناتی تو آپکو کہاں احساس ہونا تھا"خنساء نے پلیٹ کی جانب ہاتھ " بڑھاتے ہوئے پھر سے منہ پھلا کر کہا۔

اف لڑکی کسی حال میں خوش نہ ہونا۔سیانے صحیح کہتے ہیں عورت کو خوش کرنا دنیا" کا مشکل ترین کام ہے۔اور کوئ رپورٹ ہم نے ڈسکس نہیں کرنی تھی۔ میں نے آپکے ساتھ یہ بریانی انجوائے کرنی تھی۔جانتا تھا کہ محترمہ غصے کے باعث کھانے کی چھٹی کروادیں گی اور پھر بی پی لو کر کے بیٹھی ہوں گی۔ جبکہ میرا اس وقت اپنی کوئ ڈرپ ضائع کرنے کا موڈ نہیں "زرک نے شرارت سے اسے پھر سے چھیڑا۔

ایک تو مجھے عورت کہا۔اور پھر مجھ پر آپکی ڈرپ ضائع ہو گی۔مائی گاڈ زرک۔یہ "پڑی ہے آپکی بریانی" وہ غصے سے تلملاتی پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر اٹھنے لگی کہ اسکے ہاتھ پر زرک نے اپنا بھاری مردانہ ہاتھ رکھ دیا۔

مذاق کر رہا ہوں یار" وہ وضاحت دینے لگا۔"

سوری کریں پھر سے۔۔۔۔۔سوری کرتے کتنے اچھے لگتے ہیں آپ" وہ شرارت" سے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔

یو فول۔۔۔۔چلو چپ کر کے جلدی جلدی کھاؤ اور پھر پہنچو اپنے کام پر" زرک" نے اب کی بار ذرا رعب سے کہا۔

خنساء بھی اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

سچ میں آپ جیسا بھی خشک مزاج کوئی نہ دیکھا نہ سنا۔آپ واقعی میں پکی والی" کزن لگتی ہیں سر زرک کی ویسے ہی آدم بیزار اور کسی سے صلح نہ مارنے والی" وہ ہاسپٹل کے کیفے مین بیٹھی اکیلی چائے پینے میں مصروف تھی جب صائم بولتا ہوا اسکی ٹیبل کے پاس آیا اور پھر ایک کرسی گھسیٹتا اس پر بیٹھ بھی چکا تھا۔

اب میں کیا پوری بارات ساتھ لے کر آتی یہاں ایک چائے کا کپ پینے کے لئیے"""
وہ اسکے طعنوں پر ہنستی ہوئی کپ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھنے لگی۔

ارے یعنی حد ہو گئی۔بندہ چائے پینے کے لئیے تو کسی کو ساتھ لا ہی سکتا ہے۔سارا" دن تو ہم گپ شپ کرتے نہیں۔یہی کوئی دو گھڑیاں ہوتی ہیں کہ بندہ اپنے زبان کا زنگ ٹھیک کرلے" وہ افسوس سے سر ہلا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

سارا دن مریضوں کا حال چال پوچھتے آپکی زبان کا زنگ ختم نہیں ہوتا" چائے کا" آخری گھونٹ لے کر اس نے کپ ٹیبل پر رکھ کر ہلکا سا آگے کو سرکایا۔اتنی دیر میں صائم اپنی چائے کا آرڈر دے چکا تھا۔

وہ تو ہمیشہ ورانہ گفتگو ہوتی ہے نا۔اصل زنگ تو دوستوں سے باتیں کر کے ختم" ہوتا۔آپ کو آئے کتنے دن ہو گئے ابھی تک ہم آپکے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جان سکے کہ آپ سر کی کزن ہیں۔کیا ہم اچھے دوستوں کی طرح ایک دوسرے کا مکمل تعارف حاصل کر سکتے ہیں" کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر آگے کو ہوتا وہ خنساء کی آنکھوں میں جھانک کر سنجیدگی سے بولا۔

کیوں نہیں۔۔"خنساء نے مسکرا کر اپنے بارے میں بتانا شروع کیا کہ کیسے اسکے ماں باپ کی وفات ہوئی اور پھر وہ زرک کے گھر آگئی۔

اب وہ اپنے ماضی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی درد اور تکلیف سے نہیں گزرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بس خالہ کی جس دن ڈیتھ ہوئی اسی شام زرک نے مجھے اپنی کسٹڈی میں لے لیا۔" شام میں کسٹڈی پیپرز سائن کیئے اور پھر اسی رات خالہ کی ڈیتھ ہو گئی۔پھر کچھ

عرصے بعد زرک پہلے مجھے شہر لائے اور پھر پڑھنے کے لئے باہر بھیج دیا" خنساء جانتی ہی نہیں تھی کہ اس رات زرک نے نکاح نامے پر سائن کیئے تھے۔

شیر دل والا واقعہ اسے یاد تھا بہت اچھے سے مگر اس نے صائم کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔

آہاں۔۔۔ تبھی آپ سر کے پاس ہوتی ہیں" صائم نے چائے پیتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

ویسے آم امپریسڈ کے وہ لڑکی جس نے یہاں پر صرف پانچ جماعتیں پڑھیں وہ امریکہ جا کر نہ صرف کچھ ہی عرصے میں وہاں کا اے لیولز اور او لیولز کر گئی بلکہ چند سالوں میں ہی ایم بی بی ایس کی ڈگری بھی حاصل کر گئی۔ ایسے جینئس ریکارڈ ہالڈرز کے بارے میں سنا تو تھا مگر مجھے فخر ہے کہ اتنے ذہین بندے سے میں مل بھی رہا ہوں اور اب مجھے کچھ کچھ یاد پڑ رہا ہے کہ کچھ عرصے پہلے بی بی سی پر آپکا انٹرویو بھی نہ صرف چلا تھا بلکہ ایک سائیٹ پر میں نے کم عمر ڈاکٹرز کی لسٹ میں

آپکی پکچر بھی دیکھی تھی۔" صائم صاف گوئی سے اسکی تعریف کرتا ہوا بولا۔ وہ اسکے تعلیمی ریکارڈ کے بارے میں جان کر بے حد متاثر ہوا تھا۔ اپنی یادداشت کو کھنگالتا ہوا وہ بول رہا تھا اور خنساء مسکرا رہی تھی جیسے اسکی بات کی تصدیق کر رہی ہو۔

اوہ مائی گاڈ تو سر نے آپکے بارے میں پورے اسٹاف کو اتنی تفصیل سے کیوں" نہیں بتایا" اب کی بار صائم نے اچنبھے سے پوچھا۔

میں نے ہی انہیں منع کیا تھا مجھے ایسے اشتہار بننا پسند نہیں۔ یہ سب کامیابیاں" زروہ کی سسٹر اور زرک کے ہر لمحہ حوصلہ دلانے سے مجھے ملی ہیں۔ میرا انہیں خیال اس میں میرا کوئی کمال ہے۔ سب اللہ کی دین ہے جسے ان لوگوں نے جانا اور نکھارا ہے

www.novelsclubb.com

اب آپ یسے ہی مجھے خوش فہم کر رہے ہیں۔ آجکل کے تو بچے اتنے جینئیس ا " ہیں آئی ٹی اور نجانے کون کون سی فیلڈز میں اتنی چھوٹی عمروں میں نام روشن کر رہے ہیں۔ میں تو انکے پاسنگ بھی نہیں" وہ کسر نفسی سے کہتے بات کو پلٹا گئی۔

اور آپ۔۔آپکی فیملی؟"خنساء نے بھی اسکے بارے میں جاننا چاہا۔"

میں اپنے ماں باپ کا ایک ہی بیٹا ہوں۔ایک بہن ہے جو کہ شادی کر کے کراچی جا بسی ہے۔بابا بھی میرے ہارٹ اسپیشلسٹ ہیں اور ممی جرنلسٹ تھیں"اس نے اپنے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

ماشاءاللہ۔۔یعنی کافی ساؤنڈ فیملی بیک گراؤنڈ ہے آپکا"خنساء متاثر ہوتے ہوئے" بولی۔

اسی لمحے زرک بھی کیفے میں داخل ہوا۔

اسے صائم کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر ایک لمحے کو ٹھٹھکا۔

خنساء کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔اس نے مسکرا کر زرک کی جانب دیکھا۔

وہ آہستہ روی سے چلتا انکی ٹیبل کے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

ارے سر آئیں پلیز ہمیں جوائن کریں" صائم یکدم کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔ وہ" زرک کی بہت عزت کرتا تھا۔

اب آپ دونوں گپیں ماریں۔ میں تو واپس اپنی ڈیوٹی پر چلی" خنساء کھڑی ہوتے" اور اپنا اوور آل پاس پڑی کرسی سے اٹھاتے ہوئے بولی۔

شیور" زرک نے ایک جانب ہو کر اسے جانے کا راستہ دیا اور خود صائم کے ساتھ" بیٹھ کر کچھ کیسز ڈسکس کرنے لگا۔

اتوار کا دن تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی خنساء نائٹ ڈیوٹی کر کے آئی تھی اور اس وقت اپنے کمرے میں سوئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دو تین گھنٹے بعد زرک نے ملازمہ کو اسے اٹھانے اور باہر آ کر کچھ کھنے کا کہا۔ جانتا تھا کہ کام میں لگ کر اسے کھانے پینے کا ہوش نہیں رہا ہو گا۔ وہ خود تو کل شام میں ہی اپنی ڈیوٹی کر کے گھر آ چکا تھا لیکن خنساء کو رکنا پڑا۔

اف ابھی تو آئی تھی آپ نے اٹھا بھی دیا" وہ آنکھیں ملتی، جمائیاں روکتی لاؤنج" میں آ کر اسکے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر بیٹھی۔

اصل میں ایک ارجنٹ سیمینار کی کال آئی ہے۔ مجھے کراچی جانا ہے ابھی دو گھنٹے" تک فلائٹ ہے۔ بس اسی لیئے آپکو مجبوراً اٹھانا پڑا۔ میں چاہ رہا تھا کہ آپکو زروہ کے گھر ڈراپ کر دوں۔ کیونکہ مجھے تو ابھی دو تین دن لگیں گے۔ آپ تب تک اکیلی کیسے رہو گی" زرک نے اسے اٹھانے کی وجہ بتائی۔

افوہ میں کون سی بچی ہوں۔ جب امریکہ میں اکیلی رہ لیا تو یہاں بھی رہ لوں گی""" اس نے لاپرواہ انداز میں جواب دیا۔

وہاں کی بات اور تھی اور وہاں آپکے ساتھ فروا بھی تھی۔ جبکہ یہ پاکستان ہے۔" یہاں کس گھر میں کتنے بندے رہتے ہیں انکے آنے جانے کی ٹائمنگ تک یہاں کے چوروں ڈاکوؤں کو ازبر ہوتی ہے۔ میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا سو جلدی سے اپنا ضروری سامان رکھو اور میرے ساتھ چلو۔ میں آپکو ڈراپ کر کے پھر ڈرائیور کے ساتھ ائیرپورٹ نکل جاؤں گا" زرک نے چٹکیوں میں اس کا پروگرام ترتیب دیا۔

اور یہ مرجان لالی اور زمرد لالی آخر مجھ سے ملنے کب آئیں گی" وہ منہ پھلا کر بولی۔ جب سے آئی تھی بس فون پر ہی ان سے ایک دو مرتبہ بات ہوئی تھی۔ اسلام آباد آنے کا کہا بھی تھا دونوں نے مگر ابھی تک وہ نہیں آئیں تھیں۔

آئیں گی ان شاءاللہ جلدی۔ ابھی تو آپ چلنے کی کریں" زرک نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

بادل نخواستہ وہ اٹھی اور کمرے میں جا کر اپنے چند سوٹ اور کچھ ضرورت کی چیزیں بیگ میں رکھ کر باہر آئی۔ ملازمہ نے کھانے کا کہا تو اس نے منع کر دیا۔

زرک اتنی دیر میں تیار ہو کر آچکا تھا زروہ سے بات بھی کر لی تھی۔ وہ اکیلی رہتی تھی اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

کہ خنساء اسکے پاس آکر رہتی۔ زروہ کے ماں باپ کی بہت عرصہ پہلے علیحدگی ہوئی اور کچھ عرصے بعد ہی اسکی ماں کی ڈیتھ ہو گئی۔ زروہ اپنی ماں کے پاس جبکہ فروا کو اس کا باپ امریکہ لے گیا۔ وہاں جا کر اس نے دوسری شادی کر لی اور فروا اس سے الگ رہنے لگ گئی۔

خنساء کو فروا نے یہ سب بتایا ہوا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی زرک ڈرائیور کے ہمراہ خنساء کو لیئے زروہ کے گھر موجود تھا۔

اس کا بہت خیال رکھنا" وہ زیادہ دیر وہاں بیٹھا نہیں تھا۔زروہ کو تاکید کر کے "
صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔

ارے یہ میری بھی بہنوں جیسی ہے تم فکر ہی مت کرو" زروہ نے پاس کھڑی "
خنساء کو ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے کہا۔

اسی لئیے تو تمہارے پاس چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ فکر ہوتی تو کبھی بھی تمہارے پاس نہ "
چھوڑتا" وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے سچائ سے کہہ گیا۔

توبہ ہے زرک ذرا جو مروت میں کسی کا دل رکھنے کے لئیے کوئ اچھی بات کہہ "
دو"

تم جانتی ہو میں کھرا بندہ ہوں مجھ سے یہ چاپلوسی نہیں ہوتی۔اور خنساء کی بھی "
یہی عادت ہے" زرک نے نرم نظروں سے اسے دیکھا۔

تو اور کیا اس لئیے تو میری اور ان کی اتنی بنتی ہے" خنساء فخر سے بولی۔ "

اللہ ہی خیر کرے۔ویسے سنا ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں کبھی نہیں" رہتیں "زروہ نے زرک کو جس حوالے سے چھیڑا وہ اچھی طرح جانتا تھا۔

یو ول سی"وہ بھی معنی خیزی سے جواب دے کر الوادعی کلمات کہتا نکل گیا۔"

خنساء کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ دروازے سے نکل نہیں گیا۔

عجیب سی تمکنیت تھی اس شخص میں۔ سر اٹھائے جب وہ چلتا خنساء کو وہ اپنے دل کے اور بھی قریب محسوس ہوتا۔

---

www.novelsclubb.com

اگلے دن ابھی وہ دونوں ہاسپٹل سے واپس آئیں ہی تھیں کہ دروازے پر بیل ہوئی۔ "اس وقت کون آگیا"زروہ نے حیران ہو کر پوچھا اس سے پہلے کہ وہ فون اٹھا کر باہر بیٹھے چوکیدار سے پوچھتی صائم لاؤنج میں آچکا تھا۔

اسلام علیکم ! یا عزیزم "وہ مسکراتا ہوا انہیں مشترکہ سلام کر کے مسکراتے ہوئے "

صوفہ سنبھال چکا تھا۔

وعلیکم سلام ! تمہیں چین نہیں اپنے گھر "زروہ نے مصنوعی غصے سے کہا"

نہیں "وہ بھی جان بوجھ کر مسکراتا ہوا اسکے غصے کو اور ہوا دے گیا۔"

اب ہم سے کسی خاطر داری کی توقع مت کرنا خود اٹھو اور ہمیں بھی اچھی سے ی"

چائے پلاؤ"زروہ کی بات پر اس کا مسکراتا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔

آپ جیسی ہی عورتیں ہیں جو کہتی ہیں کھانا خود گرم کرو" صائم نے افسوس سے "

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

نہیں ہم جیسی عورتیں ہیں جو کہتی ہیں چلو ہمیں کھانا کھلانے لے چلو"زروہ نے "

شرارت سے کہا۔

میں نہایت غریب بندہ ہوں "خنساء خاموشی سے مسکراتے انکی نوک جھونک سن رہی تھی۔

پاکستان میں غریبوں کے پاس ٹوڈی بھی ہوتی ہے۔ حیرت انگیز انکشاف " صائم کی بات پر خنساء سے رہا نہ گیا تو مصنوعی حیرت سے کہتے ہوئے زروہ کو دیکھا۔

لیں جی ان کو بھی پر لگ گۓ ہیں آپکے ساتھ رہ کر" صائم نے زروہ کو جتایا۔ "

لے کر چل رہے ہو کہ نہیں "زروہ نے اسکی باقی باتوں کو نظر انداز کر کے گھورتے ہوئے کہا۔

لے جاتا ہوں نیکی کر کے یہاں تو بندہ پھنس ہی جاتا ہے۔ چلیں جی ایک ایگزیبشن " بھی لگی ہے وہ بھی چل کر دیکھتے ہیں " صائم تو جیسے پروگرام بنا کر آیا تھا۔

ان کو اٹھنے کا اشارہ کر کے ان سے پہلے لاؤنج سے نکل گیا۔

وہ تینوں پہلے ایک ریسٹورینٹ میں گ ئے وہاں سے کھانا کھا کر صائم سیدھا انہیں ایگزیبیشن دکھانے لے آیا۔ کچھ اسٹوڈنٹس نے مل کر اپنی پینٹنگز کی ایگزبیشن لگائی ہوئی تھی۔

مختلف تصویروں پر تبصرہ کرتے وہ تینوں خوشگوار ماحول میں باتیں کر رہے تھے۔

زروہ کو اپنی کوئی جاننے والی نظر آ گئی۔ وہ ان سے ایکسکیوز کرتی اسکی جانب بڑھ گئی ہے۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ میں آرٹس کے جراثیم بھی پائے جاتے ہیں۔ آپکے تبصرے سن کر تو میں بے حد امپریس ہو رہا ہوں"

صائم نے سامنے لگی پینٹنگ سے نظریں ہٹا کر اسکی جانب دیکھا۔ جس کی نظریں اب بھی اس پینٹنگ میں کھوئی ہوئی تھیں۔ پینٹنگ میں ایک ماں بچے کو گود میں لیئے بیٹھی تھی اور ایک جانب پروں میں لپٹا ایک وجود جسے موت کے فرشتے

کا خیالی پیکر دیا گیا تھا۔ماں کے چہرے پر تکلیف، درد اور نجانے کون کون سے جذبے تھے۔

خنساء کو لگا وہ اب رو پڑے گی۔ مگر صائم کی آواز نے اسے خود پر بندھ باندھنے پر مجبور کیا۔

ہاں یہ بھی شوق زرک سے مجھ میں آیا ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی۔

ایک بات پوچھوں۔ سر زرک اور آپکا کافی ایج ڈفرینس ہے۔وہ تقریباً بتیس کے تو" لگ بھگ ہوں گے۔ وہ الگ بات ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو بہت فٹ رکھا ہوا ہے کہ ہم جیسے ہی لگتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم سے بڑے ہیں آپ انہیں بھائی یا لالہ کیوں نہیں کہتیں" صائم کا لہجہ سرسری تھا۔

اصل میں ایک مرتبہ زرک نے ہی مجھے منع کیا تھا بس اسکے بعد سے پھر نہیں" کہا" اسکے ساتھ اگلی پینٹنگ کی جانب بڑھتے اس نے بھی سرسری لہجے میں جواب دیا۔

صائم نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

جواب کسی اور پینٹنگ پر تبصرہ کر رہی تھی۔

اگلے دن بھی شام میں صائم انکے ہمراہ ہی زروہ کے گھر آیا۔

آج بھی کوئی پروگرام بنا کر آئے ہو" زروہ نے چائے کا کپ اسے دیتے ہوئے" پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں کچن میں موجود ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ خنساء سبزیاں کاٹ رہی تھی چائینیز رائس بنانے کے لئیے۔

زروہ کو اسکی گھل مل جانے والی یہ عادت بہت اچھی لگی تھی۔ ہاسپٹل سے واپسی پر ہی اس نے گاڑی میں بیٹھے زروہ کو کہہ دیا تھا کہ آج رات کا کھانا وہ خود بنائے گی۔

چاولوں کے ساتھ ساتھ پیری پیری چکن کے لئیے چیزیں بھی وہ اکٹھی کر رہی تھی۔

زروہ نے اسے پہلے سکون سے چائے پینے کو کہا تو وہ بھی بیٹھ گئ۔

آپ کتنا سمجھنے لگ گئ ہیں مجھے" صائم نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔"

کھانا کھا کر آپ دونوں کو فلم دکھانے لے جائیں گے۔ میں ٹکٹس لے چکا ہوں" لہذا میری حلال کمائی کا خیال کرتے ہوئے آپ دونوں خواتین کو جانا پڑے گا"

صائم نے جیب سے ٹکٹس نکال کر انہیں دکھاتے ہوئے مسکین سی شکل بنائی۔

حلال کی کمائی ان عیاشیوں میں اڑاتے ہیں کیا" خنساء نے اپنی مسکراہٹ روک کر جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔

لڑکی کبھی کبھی ایسی تفریح بہت ضروری ہے" صائم نے برا مناتے ہوئے ٹکٹس واپس جینز کی جیب میں رکھیں۔

آئم سوری اگر آپ ہرٹ ہوئے "اس نے فورا معذرت کی۔"

نہیں خوبصورت لڑکیوں کی بات کا میں برا نہیں مناتا" صائم نے شرارت سے" مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

ارے ارے باس کی کزن سے فلرٹ "زروہ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔"

استغفار کسی کی تعریف کرنے کا مطلب آپکی لغت میں فلرٹ ہے۔۔۔ فوراً" سے پہلے اپنی لغت بدلیں" صائم کانوں کو ہاتھ لگتے ہوئے بولا۔

خنساء اسکی بات پر بس مسکرا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

فلم سب کو بے حد پسند آئی۔وہ دونوں صائم کے ساتھ ہی اسکی گاڑی پر گئی تھیں۔

واپسی پر باتوں کے دوران خنساء نے اپنے مشاغل بتاتے ہوئے بتایا کہ وہ کارڈز بہت اچھے کھیلتی ہے۔بس اسی لمحے صائم اور اسکی شرط لگ گی کہ چند گیمز ہو جائیں۔ دیکھتے ہیں کسے زیادہ اچھے کھیلنے آتے ہیں۔گھر واپس آتے ہی دو چار بازیاں لگیں۔

اس دوران زروہ مسلسل کسی کے ساتھ میسجز پر مصروف رہی۔

اف خدایا صائم آپ کتنا فاؤل کرتے ہیں۔"خنساء اسکی کسی چال پر چلائی اور پاس" رکھا کشن اسے کھینچ کے مارا جسے ہنستے ہوئے اس نے کیچ کیا۔دونوں لاؤنج کے کارپٹ پر فلور کشنز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔جبکہ زروہ صوفے پر بیٹھی ان دونوں کی گیم سے زیادہ انکی چیخ وپکار کو انجوائے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کعبے کس منہ سے جاؤگے صائم شرم تم کو مگر نہیں آتی"زروہ نے بھی موبائل پر" کسی کو میسج کرنے کے بعد ہاتھ سے نیچے رکھتے صائم کی بے ایمانیوں پر اسے لتاڑا۔

کاش آپ نے اردو ادب پڑھی ہوتی تو آج آپ کو معلوم ہوتا یہ شعر میں نے" نہیں مرزا غالب نے لکھا تھا" صائم کہاں شرمندہ ہونے والا تھا۔

ہاں مگر انہوں نے ایسا شعر لکھا تھا کہ ہر بے شرم کا نام رکھ کر یہ اس پر فٹ آسکتا" ہے۔" زروہ نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا خنساء نے غصے سے سارے کارڈز اپنے اور صائم کے درمیان میں پھینکے۔

اتنی بری اور بے ایمانیوں سے بھرپور گیم مجھے نہیں کھیلنی۔" وہ غصے سے" تلملاتے ہوئے بولی۔

ارے اب ہار رہی ہو تو الزام مجھ غریب پر لگا دیا" صائم بھی چلایا۔"

کوئی ہار وار نہیں رہی۔غلط کھیل کر مجھے ہرا رہے ہیں۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔"

حق ہا پس آج ثابت ہوا۔ڈاکٹر صائم سے کوئی خوبصورت لڑکی جیت نہیں سکتی""" وہ اٹھتے ہوئے پھر سے خنساء کو چھیڑ رہا تھا۔

اتنی بدصورت گیم مجھے جیتنی بھی نہیں "خنساء نے پھر غصے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

آپ ہنس لیں۔ایک معصوم بچے پر دن دہاڑے الزام لگ رہے ہیں" صائم نے زروہ کو مسکراتے دیکھا تو بیچ میں گھسیٹا۔

اول تو یہ دن نہیں اور دوسرا بڑا جھوٹ وہ یہ کہ تم معصوم ہرگز نہیں، اب بھاگو یہاں سے" وہ ہنستے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کرنے لگی۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے" وہ دہائیاں دیتا انہیں خدا حافظ کہتا لاؤنج سے جا چکا تھا۔

اسکے ڈراموں پر خنساء بھی ہنس پڑی۔

بہت ہی مزے کی شخصیت ہے ان کی" وہ ہنستے ہوئے اپنی ہی رو میں زروہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں "زروہ کی پر سوچ نظریں اسکے چہرے پر رک گئیں۔"

#Jaane_NA_Tu

By #Ana_Ilyas

#PArt_05

اگلے دن شام میں زرک کی واپسی تھی۔ڈرائیور اسے ائیر پورٹ سے لے کر سیدھا پہلے ہاسپٹل آیا۔وہاں سب سے مل کر ہاسپٹل کی ساری اپ ڈیٹ لے کر وہ خنساء کو ساتھ لئیے گھر کے لئیے نکلا۔

www.novelsclubb.com

سنا ہے بہت انجوائے کیا آپ نے۔"اخبار کی سرخیاں پڑھتے وہ خنساء سے مخاطب " ہوا۔

وہ دونوں اس وقت پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔

واقعی میں۔۔۔آپکو کس نے بتایا۔۔یہ سب انجوائے منٹ ڈاکٹر صائم کی وجہ سے" ہوئی۔اتنی مزے کی شخصیت ہے انکی" وہ مسکراتے ہوئے سامنے سڑک پر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے خوشی سے سرشار لہجے میں بولی۔

زرک نے ایک نظر اسکے خوشی سے تمتماتے چہرے پر ڈالی۔

ہاں وہ بہت اچھا لڑکا ہے" نظر واپس اخبار پر ڈالی مگر اب صرف نظریں اخبار پر" موجود لفظوں پر تھیں کیا لکھا تھا کون سی خبر وہ پڑھ رہا تھا اسے کچھ خبر نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد اسکی سماعتوں نے خنساء کی گنگناہٹ سنی تھی۔حیرت بھری نظریں اس پر اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

There is no such thing as a time

And time is our only enemy

Elenowen

کے گانے کی یہ لائنیں اسے ورطہ حیرت میں ڈال گئیں۔

آپکو بھی یہ سونگ پسند ہے "زرک کی گھمبیر آواز پر خنساء کو یکدم بریک لگی۔"

اوہ سوری آج صبح ہی یہ سنا تھا تو سارا دن ذہن سے نکلا ہی نہیں۔۔۔ہاں یہ مجھے " بہت پسند ہے۔مجھے وہ سب گانے بہت پسند ہیں جو آپ سے فون پر بات کرنے کے دوران آپکی جانب لگے اسٹیریو سے مجھے سنائی دیتے تھے۔ہر مرتبہ میں کچھ نہ کچھ الفاظ یاد رکھ لیتی تھی پھر انہیں نیٹ پر سرچ کر کے اپنی پلے لسٹ میں شامل کر لیتی تھی "خنساء ہلکی سی مسکراہٹ سے اپنے ہمیشہ والے سادہ لہجے میں اسے بتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر اس کا یہ سادہ لہجہ اور یہ انداز زرک کو کتنی بڑی مشکل میں ڈال رہے تھے کاش وہ اسے بتا سکتا۔

اپنی ہر پل بدلتی کیفیت کیوجہ سے ہی اس نے جان بوجھ کر کانفرنس کا بہانہ کیا تھا۔ حقیقت میں کوئی کانفرنس نہیں تھی۔ وہ کچھ دن اس کے سحر سے نکلنا چاہتا تھا۔ مگر آتے ہی وہ پھر سے اپنی سادگی میں اسے جکڑ لے گی وہ اگر جانتا تو اپنا یہ ٹرپ کچھ دن اور بڑھا دیتا۔

مگر وہ یہ بات سمجھنے سے انکاری تھا کہ قسمت نے ہمیں جس شخص کے ساتھ باندھنا ہوتا ہے وہ باندھ کر رہتی ہے۔ ہم جتنی دوریاں پیدا کر لیں، حقیقتوں کی نفی کر لیں، اپنے جذبوں پر بند باندھ لیں مگر آخر ہمیں قسمت کے فیصلے کے آگے سرینڈر کرنا ہی پڑتا ہے۔ زرک کے ساتھ بھی یہی معاملہ در پیش تھا۔ وہ اس حقیقت کو ابھی بھی ماننے سے انکاری تھا کہ خنساء کو قسمت نے اسکے لیئے چنا تھا تو پھر وہ کیسے اس سے بچ سکتا تھا۔ زرک کو خنساء کا ساتھ قبول نہ صرف کرنا تھا بلکہ کروانا تھا۔

زرک خاموشی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھ کر رہ گیا جہاں صرف سادگی تھی۔

www.novelsclubb.com

سر ایک پیشنٹ ہے۔ان فیکٹ قیدی ہے اسکی حالت کافی سیریس ہے پولیس نے "ہم سے اس کے علاج کے بارے میں پوچھا ہے۔کچھ عرصہ پہلے جب ہم نے کچھ قیدیوں کا علاج کیا تھاتب سے وہ ہمارے بہت مشکور ہیں۔ایک اور قیدی کو بھیجنا چاہتے ہیں۔"زرک ابھی کچھ دیر پہلے ہی وارڈ کا چکر لگا کر آیا تھا کہ ڈاکٹر اسد نے اسے اطلاع دی۔ایمرجنسی میں زیادہ تر ڈاکٹر اسد کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔ صبح تھانے سے آنے والی کال انہوں نے ہی سنی تھی اور زرک کے ہاسپٹل آنے کے بعد فارغ ہونے پر اسے اطلاع دی۔

ٹھیک ہے کوئی پرابلم نہیں ان سے کہو آج شام میں ہی اس قیدی کو بھجوادیں۔""" وہ ضرور فائلز چیک کرتے ہوئے ڈاکٹر اسد کی بات پر سر ہلاتے ہوئے بولا۔

اور ہاں۔ڈاکٹر خنساء کو میرے آفس بھیج دینا۔"اسد سر ہلا کر اسکے آفس سے نکل" گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی دروازے پر ناک ہوا۔اسے ہاسپٹل میں کبھی بھی خنساء کو یہ بتانے کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ میں یہاں پر تمہارا کزن نہیں۔ وہ خود اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا دھیان کرتی تھی کہ زرک کے لئیے کسی طرح کے مسئلے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتی تھی۔

وہ کبھی بھی ہاسپٹل میں اس سے بہت زیادہ بے تکلف انداز میں بات نہیں کرتی تھی۔ہمیشہ ایک فاصلہ رکھتی تھی۔زرک کو اسکی اور بہت سی باتوں کے ساتھ اسکی یہ احتیاط بہت اچھی لگتی تھی۔

"مے آئی کم ان سر "دروازہ کھول کر صرف گردن اور سر اندر کر کے اس نے اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

زرک دروازے کی ہی جانب متوجہ تھا سر اثبات میں ہلا کر اسے اپنے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اور پھر سے فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف ہو گیا۔

خنساء اندر آکر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئ۔

چند لمحوں بعد ہی زرک کا چلتا ہوا ہاتھ رکا۔فائل اور پین بند کر کے وہ اب کی بار پوری طرح خنساء کی جانب متوجہ ہوا۔

ایک گڈ نیوز آپکے لئیے "اسکی بات پر خنساء نے الجھ کر دیکھا۔"

مرجان آج رات ہمارے پاس آرہی ہے۔اپنے چیاؤں پیاؤں کے ساتھ "زرک" نے ہولے سے مسکراتے جو خبر اسے سنائ وہ سن کر خنساء کے چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ،چمک اور حیرت نے زرک کو مبہوت کر دیا۔

واؤ ڈیٹس گریٹ۔اف کتنا عرصہ ہو گیا انہیں دیکھے ہوئے۔اف میں تو ابھی سے اتنی ایکسائیٹڈ بلکہ بے صبری ہو رہی ہوں۔رات تک کا وقت کیسے گزرے گا" وہ

بے صبری اور بے چارگی سے سامنے دیوار پر لگی گھڑی دیکھتے ہوئے بولی جہاں صبح کے صرف گیارہ بجے تھے۔

یہ تو اب کرنا پڑے گا اور ایک اور بات اس ویک اینڈ پر میں ڈاکٹرز کی ایک گیٹ ٹو گیدر رکھ رہا ہوں۔ سب کام کر کے کافی فیڈاپ ہو چکے ہوں گے۔ سو فریش کرنے کے لئیے کچھ ایسا ہونا چاہیئے۔ کیا خیال ہے آپ کا "خنساء کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ بتا رہا ہے یا رائے لے رہا ہے۔

آپ پوچھ رہے ہیں یا بتا رہے ہیں "خنساء نے اپنی الجھن کو شئیر کیا۔"

دونوں "زرک مسکراتے ہوئے بولا۔"

کیا اتنا اچھا خیال آپ نے پہلی مرتبہ سوچا ہے؟ "اس نے الٹا سوال کیا۔"

نہیں میں ہر مہینے ایسی کوئی گیٹ ٹو گیدر ضرور رکھتا ہوں "زرک نے تفصیل" سے بتایا۔

مجھے یقین نہیں آرہا۔اتنے دیالو آپ لگتے تو نہیں "خنساء کی بات پر زرک نے اسے گھورا۔

میرا مطلب اتنے زندہ دل نہیں لگتے۔ابھی آپ صرف 32 سال کے ہیں اور پوز ایسے کرتے ہیں جیسے بہت بوڑھے ہوں۔اسی وجہ سے مجھے حیرت ہوئی۔ایسی سرگرمیوں میں آپ کو اتنے دنوں میں میں نے حصہ لیتے نہیں دیکھا نا اس لئیے "خنساء نے اسکی گھوری کے سبب جلدی جلدی بتایا۔

جب کم عمری میں ذمہ داریاں کندھوں پر آجاتی ہیں تب انسان وقت سے پہلے "بوڑھا ہو جاتا ہے۔ خیر آپکو اسی لئیے بتایا ہے کہ لڑکیوں کو ایسے فنکشن ز کے حوالے سے شاپنگ اور کپڑوں کا بہت کریز ہوتا ہے یہ نہ ہو بعد میں شکوؤں کی لمبی فہرست تیار ہو میرے کپڑے نہیں بنے، جیولری نہیں ملی۔وغیرہ وغیرہ "زرک نے کندھے اچکاتے اسے اطلاع دینے کا مقصد بتایا۔

میں ایسی لڑکیوں میں سے بالکل نہیں۔ہاں اچھے کپڑے پہننے کا شوق ہے لیکن" فیشن کی اندھی تقلید کا شوق نہیں۔اتنے سے دنوں میں تو آپکو پتہ چل جانا چاہئیے تھا"خنساء کی بات پر اس نے چونک کر اسکے لباس کی جانب دیکھا۔سادی سی پرنٹڈ شرٹ،جینز اور سر پر دوپٹہ لیئے وہ اس میں بھی دمک رہی تھی۔

خیر پھر بھی کچھ اچھا سا ڈریس لے لینا۔مرجان بھی آج آجائے گی تو اسی کے" ساتھ شاپنگ کر لینا۔"زرک کے بات ختم کرنے پر خنساء کرسی سے اٹھ گئی۔

۔ویسے لڑکیوں پر آپکی ریسرچ قابل تحسین ہے" ئے وہ شرارتی لہجے میں بولی " مڑ کر جاتے ہو

خنساء"زرک کی تنبیہ پر وہ مسکراتے ہوئے اسکی جانب مڑی۔"

میں ایسا کیوں نہ کروں آپکے ساتھ ہی جا کر ڈریس لے لوں۔آئم شیور جو بندہ اتنا" اچھا تجزیہ رکھتا ہو۔اسے لڑکیوں کی ڈریسنگ سینس کا مجھ سے زیادہ پتہ بھی ہو گا۔

www.novelsclubb.com

آخر سارا وقت خوبصورت اور اپ ٹو ڈیٹ لیڈی ڈاکٹرز کے درمیان رہتے ہیں۔

اتنی معلومات تو ہو ہی جاتی ہیں" خنساء شرارت سے باز نہیں آئ۔

زرک نے اب کی بار پیپر ویٹ اٹھالیا۔

سوری سوری" کہتے ساتھ ہی تیزی سے وہ دروازے سے باہر نکلی۔"

ئے سر جھٹک گیا۔زرک مسکراتے ہو

یہ لڑکی اسے دن بدن زندگی کی خوبصورتی کی جانب لا رہی تھی۔خنساء کی واپسی سے پہلے اسکی زندگی میں صرف کام اور ذمہ داریاں گردش کرتی تھیں۔ایک لگی بندھی روٹین۔ مگر اب اسے لگتا تھا اسکا ہر دن الگ سوچوں سے مزین ہوتا ہے۔ جس میں خنساء روز نئے رنگ بکھراتی ہے۔یہ لڑکی اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔اور وہ دل کی سننے کو تیار نہیں تھا۔

اف مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ میرے سامنے ہیں" کچھ دیر پہلے ہی زرک" مرجان اور اس کے دو پیارے سے ٹوئنز بچوں کو ائیر پورٹ سے لے کر گھر آیا تھا۔ خنساء بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ فریال کی وفات کے بعد وہ جتنا عرصہ بھی حویلی میں رہی مرجان نے اس کا بے حد خیال رکھا تھا۔ وہ تھی بھی اس سے بڑی لہذا اسے ہمیشہ خالہ کی طرح ہی بچہ سمجھ کر پیار کرتی تھی۔ زمرد مرجان کی نسبت تھوڑی لئیے دیئے والی تھی مگر وہ بھی خنساء سے محبت بے تحاشا کرتی تھی۔

خنساء مرجان کے گلے لگ کر خوب ہی روئی۔ کم حال مرجان کا بھی نہیں تھا۔ اس کے دونوں بیٹے حیرت سے ماں کو روتے دیکھ رہے تھے۔ دونوں ہی پانچ سال کے تھے۔

www.novelsclubb.com

خنساء کو امریکہ شفٹ کر کے جب زرک واپس آیا تب تبریز خان غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔ انہوں نے فوراً ہی مرجان کو زمرد کے رشتے خاندان میں طے کر دیئے۔

جیسے ہی زرک کو معلوم ہوا وہ واپس حویلی گیا۔تین مہینے کی سرد جنگ کے بعد زرک نے اپنی بہنوں کو بھی خں ساء کی طرح جہالت کے کنویں میں گرنے سے بچا لیا۔

تبریز نے مرجان کا نکاح ایک عمر رسیدہ شخص جبکہ زمرد کا نکاح دو بیویوں کے مالک شخص سے کرنا چاہا تھا مگر زرک اپنی بہنوں کے مستقبل کی فکر میں باپ کے آگے ڈٹ گیا۔

خاندانی شادیوں کی آڑ میں اپنی بہنوں کے ساتھ ہونے والی اس زیادتی کے خلاف اس نے کسی کی نہ سنی۔وہ جانتا تھا کہ اسکی بہنوں کے ساتھ شادی کرنے والے یہ لوگ نہ ان سے میل کھاتے ہیں اور جائیداد کی ہوس میں اسکا باپ اپنی بیٹیوں کے جذبات کے ساتھ کھیل جائے گا۔جو زرک کو کسی طور قابل قبول نہیں۔وہ دونوں اتنی چھوٹی تھیں اور اتنی خوبصورت تھیں کہ انہیں عورت برتے ہوئے یہ مرد کسی بھی طرح سوٹ نہیں کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

لہذا زرک نے اپنی حیثیت کو داؤ پر لگا دیا مگر اپنی بہنوں کو اس زندان سے باہر نکال لایا۔

اس کی اس حمایت کی پاداش میں تبریز نے اسے نہ صرف جائیداد سے عاق کیا بلکہ اس پر حویلی کے دروازے ہمیشہ کے لیئے بند کر دیئے۔ زرک نے اس بے جا زیادتی پر اف تک نہ کی اور بہنوں کو لیئے شہر آگیا۔ ایک سال کے اندر اس نے دونوں کی اچھی فیملیز میں شادی کروادی۔

مرجان تو کراچی ہوتی تھی جبکہ زمرد کا سسرال کراچی میں تھا۔

اس کے جاننے والے تھے لہذا انہوں نے اس بات کا ایشو نہیں بنایا کہ لڑکیوں کا باپ شادی میں شامل کیوں نہیں ہوا۔ انکے لیئے زرک کی شہرت اور شرافت دونوں معانی رکھتے تھے۔

ماما آپ کیوں روئے جا رہی ہیں" آخر کار مرجان کے ایک بیٹے شافیل نے ماں کا" بازو ہلا کر منہ بسور کر کہا۔

ہائے میں نے تو اپنے شہزادوں کو دیکھا ہی نہیں "خنساء مرجان سے الگ ہو کر ان" دونوں کو جھک کر چٹا چٹ پیار کرنے لگی۔

یہ آپکی خالہ ہیں جیسے زمرد خالہ ہیں نا" مرجان نے آنسو صاف کر کے خنساء کی" جانب اشارہ کر کے کہا۔

زرک اتنی دیر میں اپنے کمرے میں جا کر فریش ہو کر آ چکا تھا۔

شی از سو پرٹی" واصل نے آہستہ سے بھائی کے کان میں کہا۔"

مگر آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ سب کو پہنچ گئی۔

اینڈ یو آر سو ہینڈسم "خنساء نے اسے خود سے لپٹا کر کہا۔"

www.novelsclubb.com

اف وقت کتنی تیزی سے گزر گیا لالی" وہ جو جھک کر واصل کو خود سے لپٹائے ہوئے تھی کھڑے ہو کر مرجان کو دیکھ کر بولی۔

اف میں نے آپکو باتوں میں لگا لیا۔لالی آپ پلیز فریش ہو کر آجائیں میں تب تک کھانا لگواتی ہوں" وہ جلدی سے کہہ کر کچن کی جانب مڑی۔

زرک تم کیوں بے جا ضد "مرجان جو اسے کچن میں جاتا دیکھ رہی تھی۔یکدم" سامنے صوفے پر بیٹھے زرک کو دیکھ کر حسرت سے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ زرک نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

دونوں بچے اپنے ماموں کے دائیں بائیں بیٹھے تھے۔

پلیز مرجان آپ جو وعدہ کر کہ آئی ہو میرا خیال ہے وہ بھول رہی ہو۔میں ہر گز" اس بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتا" سنجیدگی کچھ اور بڑھ گئی تھی اور کچھ کھونے کی تکلیف بھی۔

چلو بھئی چیمپس جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آؤ کھانا کھاتے ہیں "زرک انہیں اٹھا کر اوپر بنے گیسٹ روم کی جانب بھیجتا خود بھی کچن کی جانب مڑا۔

اسکا نظریں چرا کریوں جانا مرجان کو تکلیف سے دوچار کر گیا۔ مگر اس نے بھی ہار نہ ماننے کی قسم کھالی۔

کیا کیا بنالیا ہے "کچن میں آتے ٹیبل پر کھانا لگاتی خنساء سے مخاطب ہوتا وہ حیرت سے ٹیبل پر آنے والی ڈشز کو دیکھ کر بولا۔

بہت ساری چیزیں، چکن منچورین، رائس، روسٹڈ چکن، نمکین گوشت۔ میٹھے " میں پڈنگ اور چاکلیٹ اینڈ کریم سمودی۔"خنساء جوش و خروش سے چیزیں رکھتے ہوئے کھنکھناتے لہجے میں بولی۔

آہاں! تو پھر آج ہاسپٹل والوں کو الرٹ کر دوں کہ کچھ ڈائیریا پیشنٹس آئیں گے" بیڈز خالی رکھیں" نیپکن کھول کر اپنی ٹانگوں پر رکھتے ہوئے اس نے شرارتی نظروں سے مگر سنجیدہ لہجے میں خنساء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ جو پانی کا جگ رکھ کر مڑ رہی تھی۔ پہلے تو حیرت سے زرک کو دیکھا پھر اسکے مسکراہٹ دبانے پر سمجھ گی کہ اسے تنگ کر رہا ہے۔

غصیلی نظروں سے اسے گھورا۔

آپ کی اطلاع کے لئیے میں روز ایک ڈش آپکو اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلاتی" ہوں۔" واپس مڑ کر گلاس رکھے۔ زرک کے سامنے والی کرسی سنبھال کر خود بھی بیٹھ گئ۔

www.novelsclubb.com

خیر کھلاتی تو نہیں "زرک کی زبان سے جو الفاظ پھسلے کچھ لمحوں کے لئیے وہ خود" شا کڈرہ گیا۔شکر تھا کہ خنساء نے سن کر بھی اتنا غور نہیں کیا۔وہ ٹیبل پر رکھے واس کے پھولوں کو صحیح کرنے میں لگی تھی۔

اسی لمحے مرجان دونوں بچوں کا ہاتھ تھامے کچن میں آئی۔ان دونوں کو یوں آمنے سامنے بیٹھے دیکھ کر اس نے صدق دل سے انکے ہمشیہ اکٹھے رہنے اور زرک کو ہوش کے ناخن لینے کی دعا کی۔

پھر تمام وقت خنساء بچوں کے ساتھ مگن رہی اور زرک اور مرجان باتوں میں مصروف۔

زرک نے دوبارہ دانستہ خنساء سے بات کرنے کی غلطی نہیں کی۔

اسکے سامنے کیوں دل نئی نئی خواہشیں کرنے لگ جاتا ہے وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

پیشنٹ آچکا ہے ایمر جنسی میں ہے۔خون کی الٹیاں کر رہا ہے" ابھی وہ ہاسپٹل آ"
کر بیٹھا ہی تھا کہ ڈاکٹر اسد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

زرک کوئی بھی لفظ کہے بغیر تیزی سے اپنی سیٹ سے اٹھتا دروازے کی جانب لپکا۔

دو تین ڈاکٹرز اور نرسز کو الرٹ کرتا وہ ایمر جنسی کی جانب بڑھا۔

خنساء بھی اسکے ہمراہ ایمر جنسی کی جانب بڑھی۔

پیشنٹس بیڈ پر ایک عمر رسیدہ شخص بائیں جانب کو الٹا ہو کر الٹیاں کرے جا رہا تھا
اور ساتھ ساتھ کھانسے جا رہا تھا۔

زرک نے آگے بڑھ کر اسکی پیٹھ تھپکی۔اور سیدھا کر کے اسکا سر تکیے پر دھرا۔

www.novelsclubb.com
مگر یہ سیدھا کرنا ہی زرک اور خنساء کے لئیے عذاب ہو گیا۔

زرک کو لمحہ لگا اس شخص کو پہچاننے میں جبکہ خنساء نے پانچ منٹ کے وقفے کے بعد اسے پہچان لیا۔ وہ کوئی اور نہیں وہی شیر دل تھا جس نے خنساء کے بچی ہونے کا فائدہ اٹھا کر زرک کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی غلطی کی تھی۔

زرک نے ایک گہری سانس بھر کر خود کو صرف یہ باور کروایا کہ بستر پر لیٹا یہ شخص صرف اسکا مریض ہے اور کچھ نہیں۔

زرک نے فورؔا ؔسے پہلے ایک دوائی انجکشن میں ڈال کر اسکے بازو پر لگائی جس سے الٹیاں کنٹرول کرنے میں مدد ملے۔ پھر اس نے فورؔا ؔسے پیشتر اسکے کچھ ضروری ٹیسٹس لینے کا آرڈر جاری کرتے قدم ایمرجنسی سے باہر نکالے۔ خنساء بھی اسکے پیچھے تھی۔

وہ الجھن بھری نظروں سے زرک کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے سے یہ اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس نے شیر دل کو پہچانا ہے کہ نہیں۔

www.novelsclubb.com

زرک جانتا تھا خں ساء کس الجھن کا شکار ہو گی۔وہ تیزی سے دماغ میں اسکے سوالوں سے بچنے کے لیئے جواب بن رہا تھا۔

جونہی وہ اپنے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا خنساء بھی اسکے پیچھے داخل ہوئ۔

مڑ کر اچھنبے سے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اسکے فالو کرنے سے انجان ہو۔

کیا ہوا" کندھے اچکا کر سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔"

یہ۔۔۔یہ پیشنٹ کون ہے بھلا" خنساء نے اپنی الجھن بھری نظریں اس پر" گاڑھیں۔

www.novelsclubb.com

کون ہے؟" اسی انداز میں وہ دوبارہ بولا۔"

مڑ کر اپنی ٹیبل پر بیٹھ کر تیزی سے کوئ نمبر ڈائل کرنے لگا کہ خں ساء نے آگے بڑھ کر ریسیور اسکے ہاتھ سے لے کر واپس رکھ دیا۔

خنساء بی ہیو"زرک نے ناراضگی سے اسکی جانب دیکھا۔"

آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں"خنساء دونوں ہاتھ میز پر جما کر اسکی جانب جھکتے" ہوئے ناراض لہجے میں بولی۔

میں آپکو کیوں اگنور کروں گا۔فضول باتیں مت کرو"زرک نے نرمی سے اسے" ٹالتے ہوئے کہا۔

کیا آپ نے واقعی اس پیشنٹ کو نہیں پہچانا۔اگر اتنے سالوں بعد میں پہچان سکتی" "ہوں تو آپ کیوں نہیں۔وہ کوئی اور نہیں شیر

خنساء وہ صرف پیشنٹ ہے اور بس نہ ہمیں اسے جانتے ہیں نہ وہ ہمیں۔۔اس" سے آگے میں آپکے کسی سوال کا نہ تو کوئی جواب دوں گا اور نہ کچھ اور ڈسکس کروں گا۔اسکی جو جو رپورٹ ملتی جاتی ہے مجھ سے فوراً آ کر ڈسکس کرو۔یو مے گو ناؤ"

زرک سخت لہجے میں اسکی بات کاٹ کر بولا۔اسکا ہاتھ فون سے ہٹایا اور پھر سے کوئی نمبر ڈائل کر کے بات کرنے میں مصروف ہو گیا۔

خنساء نے حیرت سے اسکا یہ انداز دیکھا۔وہ کیوں اسکے بارے میں بات نہیں کر رہا۔شیر دل قیدی کے روپ میں خنساء کے سامنے کیوں آیا۔اس کا مطلب تھا کہ زرک اس سب سے واقف ہے۔مگر وہ خنساء کو بتانا نہیں چاہتا۔خنساء نے پھر سے ایک ناراض نظر زرک پر ڈالی اور اسکے روم سے باہر چلی گئ۔

کچھ ہی دیر بعد خنساء جو رپورٹس لے کر واپس آئ وہ زرک کی شک کو یقین میں بدل گئیں۔

جہاں تک یہ رپورٹس دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے وہ یہی ہے کہ انہیں کینسر ہے""

خں ساء نے زرک کو رپورٹس چیک کر کے گم صم دیکھا تو بولی۔

"آپکا اندازہ بالکل درست ہے مجھے بھی یہی شک ہوا تھا۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے ایک سرجن سے بات کی ہے اور یہ تھروٹ کینسر ہی ہے۔ مگر کس اسٹیج پر ہے یہ وہی زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں۔ کچھ دیر میں وہ آنے والے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ ٹریٹمنٹ کا کیا کرنا ہے" زرک نے سنجیدگی سے رپورٹس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

خنساء کو محسوس ہوا جیسے وہ جان بوجھ کر اسکی جانب دیکھنے سے گریز کر رہا ہے۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر اسکے روم سے باہر آگئی۔ اسکی ڈیوٹی بھی ختم ہونے والی تھی۔

اس نے اب مرجان سے اس حقیقت کو جاننے کا تہیہ کیا۔ زرک تو نہیں مگر مرجان اسکی باتوں میں ضرور آجائے گی۔ یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

#Jaane_Na_Tu

By #Ana_Ilyas

#Part_06

ڈیوٹی آف ہوتے ہی وہ گھر واپس آئی۔زرک ابھی ہاسپٹل میں ہی تھا۔اسے اب مرجان سے کھل کر بات کرنے کا موقع مل گیا تھا۔

سارا راستہ اسکے دماغ سے شیر دل کا چہرہ نہیں نکلا تھا۔

شکر کوئی تو گھر آیا میں اور میرے بچے بور ہو گئے تھے" مرجان اکتائے ہوئے" لہجے میں بولی۔

فکر نہ کریں ہفتے کی رات زبردست سی گیٹ ٹو گیدر ہونے والی ہے یہاں" خنساء" نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

چلو شکر "اس نے شکر کا سانس لیتے ہوئے کہا۔"

مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"خنساءاسکے ساتھ صوفے پر آلتی" پالتی مارتے ہوئے بیٹھی۔

لڑکی پہلے کچھ کھاپی تولو"مرجان کچن میں جانے کے لیئے اٹھنا چاہتی تھی تاکہ " اسکے لیئے کچھ کھانے کو لائے

میری یہاں بھوک پیاس اڑی ہے آپ کھانے کی بات کررہی ہیں" وہ اسکو " زبردستی بٹھاتے ہوئے بولی۔

کیاہوگیا؟"مرجان نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔ "

جب میں امریکہ چلی گئی تھی اسکے بعد شیر دل لالہ کے ساتھ کیا ہوا تھا،وہ کہاں" ہے اور کیوں ہے؟یقیناً آپ جانتی ہوں گی۔آپ کو پتہ ہے کہ آج ہمارے ہاسپٹل میں ایک قیدی مریض آیا اور وہ کوئی اور نہیں شیر دل لالہ تھے۔وہ جیل میں کیسے اور کیوں پہنچے آپ جانتی ہوں گی لالی۔زرک نے مجھے کچھ نہین بتایا اور

ان کے رویے سے میں جان گئی ہوں کہ وہ کچھ نہیں بتائیں گے۔ مگر پلیز آپ تو مجھے بتا سکتی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں وہ ایک ٹراما تھا جس میں تب میں چلی گئی تھی مگر اب اتنے سالوں بعد میں اس قابل ہوں کہ حقیقتوں کو برداشت کر لیتی ہوں۔ میں اب وہ چھوٹی سی خوفزدہ ہونے والی خنساء نہیں ہوں۔ پلیز لالی مجھے لگتا ہے سوچ سوچ کر میرا دماغ شل ہو جائے گا۔ پلیز بتائیں" خنساء کی باتوں میں مرجان آچکی تھی۔

ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں مگر پھر تم نے لالہ سے کچھ نہیں کہنا اور نہ انہیں پتہ چلے کے تم جان چکی ہو" مرجان نے اسے تنبیہہ کی۔

آپ فکر نہ کریں میں زرک کو کچھ نہیں بتاؤں گی" خنساء نے یقین دہانی کروائی۔"

اس دن جب شیر دل لالہ نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا تب لالہ تمہیں یہاں" سے لے تو گئے۔ مگر انہوں نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اس درندے کو نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے تمہیں امریکہ بھجوانے کے بعد واپس آکر اسکے خلاف

بہت سے کیسز کھلوائے جس میں بہت سی لڑکیوں کی عزتیں نہ صرف پامال کرنے کے واقعات تھے بلکہ انہیں قتل کر کے غائب تک کروا دیا گیا تھا۔اور ایک کو تو اس نے اپنی گن سے قتل کیا تھا۔اسکے میں گر گوں کو لالہ نے پکڑ لیا اور ان سے سارے ثبوت اکٹھے کروا کر شیر دل کو عدالتوں میں گھسیٹا۔کچھ ماہ بعد ہی اسے سزائے موت کی جگہ قید بامشقت کی سزا سنا دی گئی۔کچھ عرصہ تو وہ ہمارے علاقے کے پاس بنے ایک پولیس اسٹیشن میں رہا اسکے بعد پولیس اسے کہاں لے گئی۔لالہ بھی ناواقف تھے۔ہمارے لئے یہی بہت تھا کہ ایسے ناسور کو سزا دلوا دی گئی۔"

مرجان کی بات پر تشکر کے مارے خل ساء کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔وہ اس شخص کے کون کون سے احسان کا بدلہ چکائے گی۔

www.novelsclubb.com

"ارے بے وقوف ظالم کی رسی دراز ضرور ہوتی ہے مگر اللہ کی پکڑ سے دور نہیں ہوتی۔اور جب وہ پکڑ کر رسی کھینچتا ہے تو سب کس بل نکل جاتے ہیں" مرجان نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

وہ ہولے سے مسکرا کر سر ہلا گئ۔

—

اگلے دن شام میں زرک نے گھر فون کر کے ڈرائیور کو مرجان اور اسکے بچوں کو ہاسپٹل لانے کا کہا۔زرک ایک گاڑی گھر رکھتا تھا تا کہ خنساء اور زرک میں سے جس کسی کو ضرورت پڑے وہ استعمال کر لیں اور ایک گاڑی زرک کے زیر تصرف رہتی تھی۔

ڈرائیور کچھ ہی دیر بعد مرجان اور اسکے بچوں کو لے کر ہاسپٹل آیا۔مرجان نے سارا ہاسپٹل دیکھا سب ڈاکٹرز سے مل کر وہ بے حد خوش ہوئ۔بھائ کی مزید کامیابیوں کی دعا کی۔

کچھ دیر ہاسپٹل میں رہنے کے بعد وہ خنساء کو لے کر شاپنگ کے لیئے نکل گئ۔

زرک کا حکم تھا کہ مرجان اسے شاپنگ کروائے۔

رات کے آٹھ بجے زرک فارغ ہوا تو سوچا خنساء کو فون کر کے پوچھے کہ کچھ لے لیا یا نہیں اور اگر گھر میں کچھ نہیں بنایا تو انکے لیئے کھانے کو کچھ لیتا ہوا چلے۔

یہی سب سوچ کر اس نے خنساء کا نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو آپ ابھی تک ہاسپٹل میں ہیں "خنساء نے اسکا فون اٹھاتے ہی کچھ اکتاہٹ" بھرے لہجے میں پوچھا۔

ہاں کیوں۔ آپ لوگ ابھی تک مارکیٹ میں ہیں کیا" زرک نے حیرت سے" پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جی ہاں۔ کہا تھا نہ آپکو کہ آپ ہی میرے ساتھ شاپنگ پر آجائیں یہ لالی تو اتنے" عجیب و غریب سوٹ دکھا رہی ہیں۔ اگر مزید کچھ دیر میں آپ ہمارے پاس نہیں پہنچے تو میں بے ہوش ہو جاؤں گی "خنساء روہانسی لہجے میں بولی۔

زرک مدہم سا مسکرایا۔ مرجان یقیناً اسے کوئی بھاری کام والے سوٹ دکھا رہی ہو گی۔

آرہا ہوں "زرک اسے تسلی دے کر نفی میں سر ہلاتا گاڑی کی چابی لے کر نکل" کھڑا ہوا۔ ڈرائیور کو کال کر کے مال کا نام پوچھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے بھگا لے گیا۔ آخر خنساء پریشانی میں مبتلا تھی اور وہ زرک ہی کیا جو خنساء کو پریشان دیکھ لے۔

ہاں جی کیا مسئلہ ہے جو حل نہیں ہو رہا "زرک کی آواز سنتے ہی وہ اچھل کر مڑی۔"

www.novelsclubb.com

شکر آپ آگئے "خنساء کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی جو اطمینان ابھرا وہ مرجان "اور زرک دونوں کو چونکا گیا۔دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر نظریں تیزی سے ہٹالیں۔

زرک کو اپنے تاثرات چھپانے میں مہارت تھی لہذا وہ تیزی سے ان ریکس کی جانب مڑا جہاں فارمل پارٹی ویر ڈریسز لگے تھے۔

لالہ یہ ڈریس اچھا نہیں کیا" مرجان ایک ڈریس تھامے منتظر نگاہوں سے زرک "کی جانب دیکھ رہی تھی۔

ڈیپ ریڈ بھرے ہوئے کام والا ڈریس بے حد خوبصورت تھا مگر رات کے حساب سے وہ بہت اوور لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہم یہ بھی لے لیتے ہیں مگر گیٹ ٹوگیدر کے لئیے یہ زیادہ بہتر رہے گا" زرک نے رسان سے مرجان کی چوائس کو بھی رد نہیں کیا اور ایک خوبصورت سا گرے اور سلور ہلکے سے کام والا ڈریس پسند کر کے خنساء کی بھی مشکل آسان کر دی۔

لیکن زرک "خنساء کو زرک کی چوائس پر تو مسئلہ نہیں تھا مگر وہ دوسرا ڈریس" لینے پر ضرور مسئلہ تھا۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ آخر اسکی ضرورت ہی کیا ہے مگر زرک اسے خاموش کروا کر دونوں ڈریسز کی پے منٹ کر رہا تھا۔وہاں سے نکل کر وہ ایک جیولری شاپ پر گئے خوبصورت سا پرلز کا ایک نہایت نفیس سیٹ لے کر وہاں سے نکلے۔مرجان نے بھی اپنی اور بچوں کی کچھ شاپنگ کی۔

کچھ کھا بھی لیں اب" زرک نے ان دونوں کی جانب مڑ کر پوچھا جو زرک کے" پیچھے باتیں کرتی آرہی تھیں۔

ہائے ضرور یہ لالی نے تو آج بھوکے پیاسے مجھے پھرا پھرا کر حشر کر دیا" خنساء نے" بے چاری سی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

دن رات انہیں یاد کون کر رہا تھا" زرک نے خنساء کو وہ دہائیاں یاد کروائیں جو مرجان کے آنے سے پہلے وہ انکی یاد میں دیتی تھی۔

بس ڈیسائیڈ ہو گیا اب میں لالی کے ساتھ شاپنگ نہیں کروں گی" خنساء نے مسکراہٹ دبا کر مرجان کی طرف دیکھا جو ٹیڑھی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

بس میں کل ہی واپسی کی ٹکٹ کرواتی ہوں" وہ منہ پھلا کر بولی۔"

ہاہاہا۔۔۔اچھا لالی ایک بات ہے۔آپ نے دیکھا زرک نے مجھے کتنا سٹائلش سوٹ لے کر دیا۔تو اسکا کیا مطلب ہے لڑکا اب ایک لڑکی کے قابل ہو گیا ہے۔ہم کب زرک کی شادی کریں گے" خنساء کی بات پر مرجان کو لگا اسکا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا ہے۔

www.novelsclubb.com

فضول بات نہیں کرو" مرجان نے اسے جھڑکا۔"

اس نے نا سمجھی سے مرجان کا رویہ دیکھا۔بہنیں تو بھائی کی شادی کے ذکر پر خوش ہوتی ہیں مگر مرجان۔۔۔

خ ں ساء الجھ سی گئی۔

ابھی تو شکر تھا کہ اسکی آواز آہستہ تھی زرک تک پہنچ نہیں پائی۔

ہفتے کی رات زرک کے گھر کے لان میں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے بے شمار ستارے جگمگا رہے ہوں۔باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔اور بھی بہت سا کھانے پینے کا سامان تھا۔ہاسپٹل کا نہ صرف اسٹاف جمع تھا بلکہ انکے گھر والے بھی موجود تھے۔ایک یہی دن تو سب کو ملتا تھا جس میں وہ جی بھر کر نہ صرف اپنی تھکاوٹ اتارتے بلکہ تمام

www.novelsclubb.com

پریشانیاں بھول کر خوب انجوائے کرتے تھے۔زرک بھی اس دن سخت گیر باس کی بجائے خوش اخلاق میزبان بن جاتا تھا۔

خنساء نے وہی ڈریس پہن رکھا تھا جو زرک نے اسکے لیئے خریدا تھا۔سلور کام والے پیپلم اور ٹراؤزر میں ہلکے سے میک اپ اور ادھ کھلے بالوں میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ہر آنکھ اسے سراہ رہی تھی۔

اور ایسا ہی کچھ حال صائم کی والدہ کا بھی تھا۔انکی نظریں خنساء سے ہٹ نہیں رہیں تھیں۔صائم کی روزانہ کی گفتگو میں شامل اس نام نے انہیں چونکایا تھا۔وہ گھر میں خنساء کی بے حد تعریف کرتا تھا مگر بے حد عام انداز میں مگر ماؤں کو یہ انداز بھی خاص لگتا ہے۔

www.novelsclubb.com

بہت پیاری ہے آپکی یہ کزن صائم اکثر اسکی ذہانت کے قصے سناتا ہے" صائم کی" والدہ اس وقت مرجان کے ساتھ کھڑی محبت پاش نظروں سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی خنساء کو دیکھ کر بولیں۔

انکا دیکھنے کا انداز مرجان کو چونکا گیا۔

جی بہت پیاری ہے "وہ کچھ پریشان لہجے میں بس اتنا ہی کہہ پائی۔"

آپ لوگوں نے اسکا کہیں رشتہ تو نہیں کیا؟"آخر انہوں نے وہ بات کہہ ہی دی" جس کا مرجان کو ڈر تھا۔

مرجان نے جز بز ہو کر انہیں دیکھا۔اب اسکے لئیے اس حقیقت کو چھپانا ناگزیر ہو گیا تھا۔نجانے زرک کس دنیا میں بیٹھا تھا۔خنساء جتنی خوبصورت اور جوانی کی جس دہلیز پر کھڑی تھی وہاں اس سے کہیں زیادہ رشتے آنے کی توقع تھی۔وہ تو بے وقوفی کر ہی رہا تھا۔مگر مرجان یہ بے وقوفی ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ایک لمبی سانس لے کر اس نے خود کو آنے والے ہر طرح کے طوفان کے لئیے تیار کیا۔

نہیں آنٹی اصل میں خنساء کا بہت عرصہ پہلے زرک لالہ کے ساتھ نکاح ہو گیا" تھا۔یہ انکی منکوحہ ہے "مرجان کی بات پر وہ کچھ دیر کے لیئے مایوسی اور صدمے کے باعث خاموش ہو گئیں۔

اچھا صائم نے کبھی بتایا نہیں "وہ پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر لا کر بولیں۔"

ابھی یہ بات کسی کو پتہ ہی نہیں۔بس ہم خنساء کی پڑھائی ختم ہونے کا انتظار" کر رہے تھے۔"وہ جی کڑا کر کے وہ سب بولتی چلی گی جس کو نہ کہنے کی شرط پر زرک نے اسے اسلام آباد آنے دیا تھا۔

چلو مبارک ہو۔ماشاءاللہ بہت اچھی جوڑی ہے "وہ پھر سے اپنے تاثرات چھپا کر" مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولیں۔کیا کیا نہیں سوچ لیا تھا انہوں نے ان چند لمحوں میں۔

کھانا کھا کر ابھی بھی سب باتوں میں مشغول تھے۔خنساء ڈاکٹر اسد کے بچوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

بہت مبارک ہو آپکو" صائم جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے قریب آکر بولا۔"

کس بات کی" وہ اپنی کرسی سے کھڑی ہو کر اسکے سامنے آتے حیرت سے گویا" ہوئی۔

آپ نے اور سر نے تو کبھی بتایا نہیں تھا شاید اس ڈر سے کے ہم ولیمے کا کھانا ہی نہ" مانگ لیں۔ لیکن ہمیں بھی آخر پتہ چل ہی گیا" صائم کی بات پر وہ ہونق چہرہ لیئے صائم کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی اور زبان میں بات کر رہا ہو۔

میں اب بھی نہیں سمجھی" وہ پھر سے الجھ کر بولی۔"

آپ اور سر زرک ہزبینڈ اینڈ وائف ہیں یہ بات آپ نے اور انھوں نے کبھی ڈس" کلوز ہی نہیں کی "اب کی بار صائم نے مسکراتے ہوئے اسکی پریشانی حل کرنا چاہی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اصل پریشانی تو شروع ہی اب ہوئی ہے۔

خنساء کے تو دماغ میں گویا دھماکے شروع ہو چکے تھے۔

وہ اور زرک۔۔۔۔ہزبینڈ اینڈ۔۔۔وہ یکدم لڑکھڑائی۔

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں "صائم کو اسکے چہرے کے تاثرات بہت عجیب سے لگے۔" جیسے وہ کسی شاک میں ہو۔

ج۔۔ج۔۔جی "اس نے بمشکل تھوک نگل کر کہا۔"

اور پھر وہاں ٹھہری نہیں صائم سے ایکسکیوز کر کے اندر رہائشی حصے کی جانب بڑھ گئی۔

اسکے بعد وہ باہر نہیں آئی۔ مرجان نے کتنی ہی مرتبہ اسے باہر آنے کا کہا۔ مگر اس نے طبیعت کا بہانہ بنا دیا۔ وہ اس وقت کسی کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اتنا بڑا سچ اور یہ سچ تھا بھی کہ نہیں۔ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔ وہ ابھی مرجان اور زرک سے کچھ بھی پوچھ نہیں سکتی تھی۔ نہیں تو اتنے بہت سے لوگوں کے درمیان وہ تماشا بن کر رہ جاتی۔

لہذا وہ یہ وقت جیسے تیسے گزار رہی تھی۔ زرک کو جیسے ہی اسکی طبیعت کی خرابی کا علم ہوا وہ تیزی سے اسکے کمرے کی جانب آیا۔

کیا ہوا ہے" فکرمند لہجے میں اسکا ماتھا چھو کر دیکھا۔"

خنساء نے غصے سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔ زرک ششدر رہ گیا۔

گرے ڈنر سوٹ میں آف وائٹ شرٹ کے اوپر گرے ہی ٹائی لگائے وہ خنساء کو اس لمحے اپنی تمام تر وجاہت کے باوجود نہایت برا لگا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہوا مجھے۔اپنے مہمانوں کو دیکھیں جا کر "جس طرح وہ تڑخ کر بے" زاری اور غصے سے بولی وہ لہجہ زرک کے لئیے بالکل نیا تھا۔خنساء نے کبھی اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔

خنساء" وہ اسکے انداز پر بس اتنا ہی کہہ سکا۔"

پلیز لیو می الون" وہ چہرہ موڑ کر پھر سے سخت لہجے میں بولی۔"

وہ بے یقینی سے کتنی دیر اسے دیکھتا رہا۔ سمجھنے سے قاصر تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے تک تو وہ ٹھیک تھی یہ اچانک ہو کیا گیا ہے۔ مگر باہر موجود اتنے سارے لوگوں کی موجودگی کے سبب وہ اس وقت اسے چھیڑنے سے گریز کر گیا۔

ایک خاموش نگاہ اس پر ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

سب کو اس نے اور مرجان نے اسکی طبیعت خرابی کا ہی جواز پیش کیا۔زرک نے مرجان سے بھی پوچھا مگر زرک کی طرح وہ بھی انجان تھی کہ یکدم اسے ہوا کیا

ہے۔زروہ اور صائم کی والدہ نے اسے جا کر دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تب بھی مرجان نے سہولت سے بتا دیا کہ وہ دوائی لے کر سو گئی ہے۔

مہمانوں کے جاتے ہی ان دونوں نے اسکے کمرے کا رخ کیا۔

جو اپنے بیڈ سے ٹیک لگائے ٹانگیں سینے کے ساتھ لگائے گھٹنوں پر کہنی ٹکائے ایک ہاتھ سر پر رکھے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

خنساء کیا ہوا ہے میری جان "مرجان ہولے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر" اندر آتے اسکی حالت دیکھ کر پریشانی سے اسکی جانب بڑھتے ہوئے بولی۔

زرک بھی اسکے پیچھے ہی تھا۔مرجان کے بچے مہمانوں کے جانے سے پہلے ہی سو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

صائم نے مجھے کس بات کی مبارک دی ہے۔وہ میرے اور زرک کے ولیمے کے " بارے میں کیوں بات کر رہا تھا۔ماضی میں ایسا کیا ہوا ہے جس سے میں ابھی بھی

انجان ہوں۔پلیز مجھ سے مزید کچھ مت چھپائیں۔ میں پاگل ہو جاؤں گی سوچ سوچ کے۔" وہ دونوں ہاتھوں میں مرجان کے ہاتھ تھامے روہانسی لہجے میں بولی۔اتنی تھوڑی سی دیر میں بھی اسے لگا تھا کہ سوچ سوچ کر اسکا دماغ شل ہو گیا ہے مگر ایسا کوئی لمحہ بھی تو یاد نہیں آرہا تھا جب ہاں مگر۔۔۔۔یکدم اسکے ذہن میں "مرجان کے ان کہے الفاظ جھماکے کی صورت آئے۔"تم لالہ کی دلہن ہو اب مرجان "خنساء کے الفاظ سن کر زرک نے کسی قدر بے یقینی سے بہن کو دیکھا۔یہ " سب کب اور کیسے ہوا۔صائم کو کیسے پتہ چلا اور اس نے خنساء کو کیا کہا۔مرجان بھائی کی پکار پر نظریں چرا گئی۔

نہ صرف زرک سے بلکہ خنساء سے بھی۔

کیا میں اور زرک" بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے وہ کبھی زرک اور کبھی مرجان" کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مرجان صائم کو کیسے پتہ چلا "زرک سخت لہجے میں بولا۔"

آئم سوری آپ اگر بے وقوفی کر رہے تھے تو میں اس سے زیادہ آپکی اس بے وقوفی میں آپکا ساتھ نہیں دے سکتی تھی۔ میں جانتی ہوں میں نے اپنا عہد توڑا ہے۔ لیکن جب عہد کسی اچھے مقصد کے لئیے توڑا جائے تو اسکا کوئی گناہ نہیں۔ آج صائم کی مدر نے خنساء کے لئیے ہاتھ پھیلائے تھے کل کو کوئی اور امیدوار آجائے گا۔ آپ تو جس مرضی کے ہاتھ میں میری پھولوں سی بہن کو دے دیں گے مگر اسے آپ سے بہتر کوئی اور پھولوں کی طرح نہیں رکھ سکتا۔" مرجان نے بالآخر دل کڑا کر کے زرک کی جانب دیکھ کر وہ سب کہہ دیا جس کے لئیے وہ تیار بھی نہیں تھی۔

جبکہ خنساء تو سکتے کی سی کیفیت میں تھی۔

www.novelsclubb.com

شٹ اپ اب تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا چاہئیے کیا نہیں" وہ غصے سے دھاڑا۔"

سٹاپ اٹ "خنساء اس سے زیادہ تیز آواز میں چیخی۔"

پہلے مجھے ہر بات کلیر کریں آخر آپ دونوں کیا کہہ رہے ہیں۔کس رشتے کی بات کر رہے ہیں"خنساء ابھی تک مخمصے میں تھی۔

تمہارا اور زرک لالہ کا نکاح اس دن ہوا تھا جس دن رات میں اماں کی وفات ہوئی تھی اور۔۔۔۔"

مرجان کین یو پلیز سٹاپ آل دس"ابھی مرجان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ زرک نے اسے بری طرح جھڑک کر چپ کروانے کی کوشش کی۔

آج مجھے سچ بولنے دیں لالہ اسکی پوری زندگی کا معاملہ ہے"مرجان تو جیسے تہیہ کر چکی تھی کہ آج وہ خنساء کو ہر سچ بتا کر جائے گی۔

آپ کیوں مجھے اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں"اب کی بار خنساء نے غصے سے زرک کی جانب دیکھا۔

میں آپکو اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہتا لیکن یہ سب باتیں کرنے کے لیئے یہ وقت مناسب نہیں ہے" زرک سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کس انداز میں خنساء کو اتنی بڑی حقیقت بتائے۔وہ ابھی اس سب کے لیئے تیار نہیں تھا یہ بات اس انداز میں نہیں ہونی چاہیئے تھی۔

تو پھر کون سا وقت مناسب تھا۔۔۔۔میرے خیال میں یہ بات مجھے اسی دن کھل کر پتہ چلنی چاہیئے تھی جب یہ نکاح ہوا تھا۔میرے خدا میں تو آج تک یہی سمجھتی رہی کہ اس شام ہم نے وہ پیپرز اس لیئے سائن کیئے کہ آپ مجھے اپنی کسٹڈی میں لینا چاہتے تھے۔جو کہ اصل میں نکاح کے پیپرز تھے۔"وہ خود سے مخاطب ہوتی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

مرجان جاؤ یہاں سے"زرک اسکی کسی بات کا جواب دینے کی بجائے مرجان سے" مخاطب ہوا۔جس نے زرک کو اچھا خاصا مشکل میں پھنسا دیا تھا۔

وہ کیوں جائیں یہاں سے اس لئیے کہ آپکے دھوکے سے پردہ اٹھا رہی ہیں "خنساء" اسکی بات کو غلط رنگ دے گی اور اسی بات ک زرک کو ڈر تھا۔

میں نے کوئ دھوکہ نہیں دیا۔ مرجان پلیز لیو "زرک نے اب کی بار مرجان کو" نرم لہجے میں کہا۔

مرجان کے لئیے اتنا ہی بہت تھا کہ خنساء اب اس حقیقت سے واقف ہو چکی ہے۔ اب زرک اسے جیسے بھی ہینڈل کرتا۔ وہ چاہتے ہوئے بھی اب خنساء سے دست بردار نہیں ہو سکتا تھا۔

مرجان خاموشی سے انکے بیچ سے نکل گئ۔

ہاں میرا اور آپکا نکاح اس شام ہوا تھا۔ اور وہ سب آپکو نہ بتانے کی وجہ صرف یہی" تھی کہ اس وقت آپکی عمر مصلحتوں کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ میں ہمشیہ سے چھوٹی عمر کی شادی کے خلاف رہا تھا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ میں خود وہ سب کرتا جس

کے خلاف مین ہمیشہ بولتا رہا تھا۔ مگر ان دنوں شیر دل اور بھی بہت سے لوگ آپکے امیدوار بن کر بار بار بابا اور اماں سے آپکی شادی کی بات کر رہے تھے۔ ان کا مقصد آپکا حصول نہیں بلکہ اس دولت کا حصول تھا جو آپکے بابا آپکے لئیے چھوڑ کر گئے ہیں۔ اور وہ دولت ملنے کے بعد وہ لوگ آپکے ساتھ کیا سلوک کرتے یہ اب آپ مجھ سے بہتر سمجھ سکتی ہو۔

اماں کو آپ بہت عزیز تھی اور وہ آپکو کسی گندی شاطرانہ چال کی نظر نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ انہوں نے مجھے بلا کر سب معاملہ ڈسکس کیا اور آپکو وہاں سے نکالنے کی ایک یہی صورت تھی کہ میں آپ سے نکاح کی خواہش کرتا۔ وہاں مرد جس مرضی سے شادی کرے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑھتا۔ لہذا اماں نے مجھ سے یہ سب خواہش کہہ کر کروایا۔ میں نے بابا سے کہا اور اسی شام ہمارا نکاح ہو گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اماں کو کس چیز کی جلدی تھی مگر شاید انہیں موت کی چاپ سنائی دے گئی تھی۔ میں نے سب کو منع کر دیا تھا کہ ابھی آپ کو اس نکاح سے متعلق کسی بھی

قسم کی کوئی بات نہ بتائی جائے۔اور پھر یہی ہوا میں آپکو یہاں لے کر آنا چاہتا تھا تاکہ یہاں آپ اپنی مرضی سے پڑھو اور رہو۔ مگر اماں کی اسی رات ڈیتھ کی وجہ سے میں جس قدر ذہنی ابتری کا شکار ہوا کہ نکاح تک کی بات بھول کر شہر آگیا۔اور پھر انہی دنوں شیر دل والا واقعہ ہوا۔ میرے لئیے آپکو وہاں چھوڑنا ناگزیر ہو گیا یہاں لایا تو زروہ نے آپکو باہر بھیجنے کا مشورہ دیا۔ میں آپکو یہ سب ایک طریقے سے بتانا چاہتا تھا۔یہ نکاح صرف آپکو وہاں سے بچانے کا ایک ذریعہ تھا۔ میں نے تب نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے یہی عہد کیا تھا کہ آپ کو کسی مقام پر پہنچا کر اپنی زندگی کے لئیے بہتر راستہ چننے کا ہر اختیار دوں گا۔اب یہ سب جاننے کے بعد آپ جب کہو گی میں آپکو آزاد کر دوں گا۔آپ جس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہو میں خود آپ کی وہاں شادی کرواؤں گا۔آئی پرامس"

www.novelsclubb.com

آخری بات زرک نے نظریں جھکا کر کہیں مبادا وہ اسکی آنکھوں سے اس کرب کو نہ جان جائے جو اس بات سے اسکے دل سے ہوتا آنکھوں میں بھی دکھنے لگا تھا۔

خنساء تو ابھی اس سچ کو ہضم نہیں کر پائی تھی کہ زرک نے اسے اتنے بڑے امتحان میں بھی ڈال دیا۔

اسے لگا اسکا دماغ سن ہو گیا ہو۔ زرک کے لئیے وہ رشتہ اتنا ہی بوجھ والا تھا کہ وہ اسکے کھلتے ہی اسے ختم کرنے کے درپر ہو گیا۔

ہاں آخر یہ صرف خالہ کی خواہش تھی انکی خواہش تو یقیناً زروہ ہو گی "ایک درد سا دل میں اٹھا۔

مجھے ابھی اس سچ کو تو ختم کر لینے دیں۔ آپ تو لگتا ہے سب پہلے سے طے کئیے " بیٹھے ہیں مگر مجھے ابھی کچھ بھی طے کرنے کے لئیے تھوڑا سا وقت چاہیئے۔" وہ بے دلی سے مسکرا کر بولی۔

شیور "زرک نے نظر اٹھا کر اسکے حسین چہرے پر ڈالی جو ابھی بھی زرک کے " دلائے ہوئے سوٹ میں ملبوس تھی۔ کاش وہ آج اسے بتا سکتا کہ اسکے لئیے وہ اور یہ

رشتہ اب کیا معانی رکھتے ہیں۔ کاش وہ اسے یہ بتا سکتا کہ ہر گزرتا لمحہ اسے اپنے عہد سے بغاوت کرنے پر زور دیتا ہے۔ کاش وہ اسے یہ بتا سکتا کہ آج اسکے اس حسین روپ نے زرک کے دل میں کس کس طرح حشر برپا کیا ہے۔ مگر زرک اس کے ساتھ اپنا نام تک زبردستی لگانے تر آمادہ نہیں تھا تو پھر اپنے دل کی سن کر اسے زبردستی کیسے اپنی محبت میں مبتلا کر دیتا۔

خاموشی سے اسے گڈ نائٹ کہہ کر اسکے کمرے سے نکل گیا یہ جانے بغیر کے کبھی کبھی خاموشی غلط فہمیاں پیدا کر کے رشتوں کو گھن لگا دیتی ہے اور پھر وہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں رشتوں کو کھاتی ہی چلی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ رشتے بھر بھری مٹی کی طرح خاک بن جاتے ہیں۔ اگر یہ بات زرک اس رات سمجھ جاتا تو اپنی محبت کا یقین دلائے بغیر خنساء کے کمرے سے نہ نکلتا۔

#Jaane_Na_Tu

By #Ana_Ilyas

www.novelsclubb.com

#Part_07

خنساء کو اس دن کے بعد سے ایسی چپ لگی جو مرجان کے واپس جانے کے بعد بھی نہ ٹوٹی۔ مرجان مطمئن تھی کہ اس نے حقیقت بتا کر زرک اور خنساء دونوں کے درمیان جدائی آنے سے روک دی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کبھی کبھی حقیقتیں آشکار ہونے پر بھی جو جدائی آپکے حصے میں لکھی جائے وہ آکر رہتی ہے۔

دو تین دن بعد مرجان تو واپس چلی گئی مگر خنساء کے لیئے سوچ کے بہت سے در وا کر گئی۔

www.novelsclubb.com

زرک کو اسکی خاموشی سے الجھن ہونے لگی تھی۔ آخر وہ کیا سوچ رہی ہے کیا چاہتی ہے وہ کیوں نہیں بتا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس دن بھی اگر زرک کو اندازہ ہوتا کہ اپنی جانب سے خنساء کی زندگی سہل کرنے کے لیئے اس نے جو قدم اٹھایا ہے وہ اسکی زندگی کو سہل کرنے کی بجائے طوفان سے دوچار کر دے گا تو وہ کبھی بھی صائم سے وہ سب نہ کہتا۔

جی سر آپ نے بلایا" کچھ دیر پہلے ہی زرک نے صائم کو اپنے آفس میں بلایا تھا۔"

ہاں یار بیٹھو" وہ سنجیدہ صورت لیئے اسے اپنے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا کہہ" کر خود جیسے الفاظ ترتیب دینے لگا۔

آپ میرے اور خنساء کے نکاح سے تو واقف ہو مگر یہ صرف ایک کاغذ کا ماہدہ تھا" جو خنساء کو بچانے کے لیئے تھا۔ ہم میں میاں بیوی والا کوئی تعلق نہیں" تمہید باندھ کر وہ صائم کو ہر حقیقت بتاتا چلا گیا جو اس نکاح کے پیچھے پوشیدہ تھی۔ مگر وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ خنساء جو کسی کام سے اسکے کمرے میں آنے لگی تھی زرک کی آواز سن کر دروازے میں ہی کھڑی ہو گئی اور پھر حیران تھی کہ وہ کس کو اپنی اور خنساء کی اتنی پرسنل باتیں بتا رہا ہے۔ اس نے اندر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

اگر آپ اور آپکے پیرنٹس خنساء کے لئے ویلنگ ہیں تو میں بالکل بھی اعتراض نہیں کروں گا۔ مجھے اسکے لیئے ایک اچھا اور ایسا انسان چاہیئے تھا جس کی اس سے ذہنی مطابقت ہو۔ اور میرے خیال میں آپ اسے اور وہ آپکو بحیثیت دوست پسند کرتے ہیں" زرک کی بات پر خنساء کے اندر اشتعال اٹھا۔

"سر میں یقیناً انہیں بہت پسند کرتا ہوں مگر انکی قابلیت کے حوالے سے اور یہ پسند بالکل بھی کسی غلط طرح کی نہیں۔ ہاں اگر یہ سب نہ ہوتا تو بحیثیت زندگی کے ساتھی کے طور پر میں انہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے فخر محسوس کرتا کہ یقیناً اتنی اچھی لڑکی کا ساتھ فخر کے قابل ہے۔ دوسری بات سر اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو آپ نے جو قدم انکی زندگی بچانے کے لیئے اٹھایا وہ بے حد قابل تحسین ہے اور یہ سب جاننے کے بعد آپکی عزت میری نظر میں کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ مگر میں ضرور کہنا چاہوں گا خنساء کے لیئے بیسٹ آپشن آپکے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ آپ اسے اور وہ آپکو جس قدر سوٹ کرتے ہیں آپکو شاید اس کا اندازہ نہیں۔ عمروں کی

کمی اور زیادتی وہاں اثر نہیں کرتی جہاں اس قدر ذہنی مطابقت ہو۔اور آپ یقین کریں میری جب بھی ان سے گفتگو ہوئی اس میں آدھے سے زیادہ ذکر صرف آپکا ہوتا تھا۔وہ اور آپ دونوں ہی شاید اس بات سے انجان ہیں کہ اللہ نے آپ دونوں کے نہ صرف نام ایک ساتھ جوڑے ہیں بلکہ آپ دونوں ہی ایک دوسرے کی قسمت میں لکھے ہیں۔آپ سے بڑھ کر انہیں کوئی اور اتنی بے غرض اور بے لوث محبت دے ہی نہیں سکتا۔سوچیے گا ضرور" صائم اپنی بات مکمل کر کے اسکے آفس سے باہر نکل گیا۔اسکے نکلنے سے پہلے ہی خنساء ساتھ بنے پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔

جیسے ہی صائم گیا وہ آتش فشاں بنی زرک کے آفس کا دروازہ کھول کر داخل ہوئی۔

زرک جو کہ صائم کی باتوں کے سبب گم صم بیٹھا تھا خنساء کو غصے میں آفس میں آتا دیکھ کر یکدم اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا۔

آپ ہوتے کون ہیں میری زندگی حتی کے مجھے یوں لوگوں کے سامنے اشتہار" بنانے والے اتنی ہی بھاری پڑ رہی ہوں تو ابھی تین لفظ مجھ پر بھیج کر فارغ کر دیں۔

دوسروں کے سامنے یوں تشہیر کر کے کیوں مجھ سے زندہ رہنے کا سبب بھی چھیننا چاہتے ہیں۔ میرے گارڈ فادر بننے کی کوشش مت کریں۔ فکر مت کریں زیادہ دیر آپکو یہ ناپسندیدہ رشتہ نبھانا نہیں پڑے گا مگر آج کے بعد اگر آپ نے یوں میرا سوئمبر رچایا تو یقین جانیں میں خود کو ختم کر لوں گی" وہ غصے سے اسے وارن کرتی جانے لگی۔

وہ آپ کو پسند کرتا ہے اور آپ بھی" زرک کی بات پر دل کیا وہ کھڑے کھڑے" اس زمین میں گڑھ جائے۔

جو شخص اپنے دل کی بات سمجھنے سے قاصر ہے وہ میرے اور صائم کے دل کے" راز سمجھ گیا۔ کتنی مضحکہ خیز بات ہے۔ خود اگر آپ زروہ سے شادی کے لئیے اتنے بے چین ہوئے ہیں تو ویسے ہی مجھے کہہ دیں کہ آپکی زندگی سے چلی جاؤں جھوٹ کا سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے آپکو" وہ ملامتی نظر ڈال کر ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیئے بنا وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زرک حیران ہوا زروہ کا کیا ذکر۔اور پھر اس دن کے بعد سے خنساء اور اسکے درمیان سرد مہری کی ایک دیوار قائم ہو گئی۔خنساء نے ہاسپٹل جانا چھوڑ دیا اور زرک ایسا کاموں میں پھنسا کہ وہ جو خنساء سے کھل کر بات کرنے کے لئیے وقت ڈھونڈ رہا تھا وہ وقت نہ نکال سکا۔

یہ ہفتے بعد کی بات تھی۔زرک کو ہاسپٹل میں ملازمہ کا فون آیا کہ خنساء گھر میں موجود نہیں وہ کس وقت گھر سے نکلی کسی کو معلوم بھی نہیں ہو سکا۔صبح جب ملازمہ اسکے کمرے میں ناشتہ دینے گئی تو وہ وہاں موجود نہیں تھا سارا گھر چھان مارا ان کے مگر وہ نہیں ملی۔چوکیدار سے پوچھا وہ بھی انجان تھا۔زرک کو لگا اسکے پیرو نیچے سے حقیقت میں زمین نکل گئی ہو۔وہ تیزی سے گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر کی جانب گاڑی دوڑا لے گیا۔

گھر پہنچ کر اسکا کمرہ چھان مارا کچھ کپڑے اسکے غائب تھے۔درازیں کھنگالی تو اسکی تمام اسناد غائب حتی کہ اسکا پاسپورٹ بھی غائب۔

www.novelsclubb.com

بس ایک ٹریول ایجنٹ کا فلائر پڑا ہوا ملا۔

اس نے تیزی سے اس پر موجود نمبر پر فون کیا خنساء کے متعلق پوچھا۔اس ایجنٹ نے بتایا کہ رات تین بجے کی فلائٹ سے وہ امریکہ چلی گئ ہے۔

زرک کو جہاں اسکی خیریت جاننے پر اطمینان ہوا وہیں تکلیف کا احساس دوچند ہو گیا۔وہ کچھ بھی جانے اور کلیر کیئے بنا کیسے اسکی زندگی سے نکل گئ۔

دو ماہ بعد

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ہاسپٹل سے واپس آئ تھی۔ پچھلے کچھ دنوں سے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کوئ فالو کر رہا ہے۔ مگر جیسے ہی وہ مڑ کر ادھر ادھر دیکھتی کوئ بھی ایسا چہرہ نظر نہیں آتا تھا جس کو وہ جانتی ہو۔یہ بھی شکر تھا کہ اسکا فلیٹ ہاسپٹل سے زیادہ دور نہیں تھا واک کر کے وہ آرام سے آتی جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ بیڈ پر لیٹی آنکھیں موندے یہ سب سوچنے میں محو تھی کہ اسکے موبائل پر میسج کی بپ بجی۔

یونہی لیٹے اس نے ایک ہاتھ سے بیڈ پر ٹٹولتے ہوئے اندازے سے موبائل پکڑا۔ آنکھیں کھول کر آن کیا تو انجان نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔ صرف چند لائنیں تھیں۔

Every time you're leaving

I keep finding reasons

To make you my own

نہ سینڈر کا نام تھا اور نہ ہی کچھ اور کہا گیا تھا۔ پھر بھی نجانے کیوں آخری لائن اسکا دل دھڑکا گئی۔ ایک وجیہہ چہرہ آنکھوں کے پردے پر لہرایا اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں ایسے جیسے وہ سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی اسکے وہ الفاظ نہیں بھلا سکتی تھی۔ دو ماہ پہلے جو کچھ زرک نے اسے کہا تھا اسکا دل کیا تھا وہ ایک مرتبہ اس سے ضرور پوچھے کہ اگر یہی سب کرنا تھا تو اس زندان سے اسے نکالنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ زرک نے اسے کون سی عمر بھر کی خوشیاں دے دیں۔

اس سے نکاح والی حقیقت کھلنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ اس کا دل ہر لمحہ زرک کو اتنا کیوں سوچتا تھا۔ وہ جو یہ سمجھتی تھی کہ زرک اسکا آئیڈیل ہے اسی لیئے دنیا میں سب سے اچھا مرد ہی اسے صرف وہی لگتا ہے تو اسکا خیال غلط تھا۔

اللہ نے زرک کو اسکے لئے چنا تھا اسی لیئے اسے کوئی اور مرد کیسے بھا سکتا تھا۔ زرک کی ہر پسند اسی لیئے اسکی بھی پسند بنتی گئی تھی کہ اللہ نے زرک کو اسکا شریک حیات بنایا تھا تو وہ کیسے اسکی زندگی کے ہر چیز میں اسکی شریک نہ بنتی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اس سب حقیقت کو سمجھ کر زرک کو اس نئے رشتے کے حوالے سے سوچتی۔ زرک نے اسکی ہر خوشی کو خاک میں ملا دیا تھا صائم سے اسکے متعلق

www.novelsclubb.com

بات کر کے۔اس دن اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے زرک اس سے جلد از جلد جان چھوڑانا چاہتا ہو۔وہ یہی سمجھی تھی کہ وہ زروہ کے ساتھ کمٹڈ ہے۔آخر ہر بات میں وہ اسکی رائے اسکے مشورے کو اولیت دیتا تھا اور زروہ نے بھی تو ابھی تک شادی نہیں کی تھی تو اس سب کا کیا مطلب تھا۔زرک چاہے اسے اب بوجھ سمجھتا ہو مگر خنساء اپنے نام سے جڑا اسکا نام اب کسی طور ہٹانے کو تیار نہیں تھی۔ایک ہفتہ وہ ہاسپٹل نہیں گئی۔اور اس دوران اس نے اپنے کلاس فیلوز کو فون کئیے۔سوئے اتفاق اسکی ایک فرینڈ جس ہاسپٹل میں جاب کر رہی تھی وہاں ویکنسی خالی تھی۔خنساء نے اسے اپنا سی وی بھیجا۔وہ پہلے سے ہی اتنی مشہور تھی کہ ہاسپٹل والوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔اسکائپ پر اسکا انٹر ویو کیا۔اور اسے سلیکٹ کر کے اسکے وہاں رہنے تک کا انتظام اور ٹکٹ کے پیسے تک انہوں نے دئیے۔

www.novelsclubb.com

اس رات ایک بجے وہ خاموشی سے صرف ایک بیگ لئیے گھر کی پچھلی دیوار پھلانگ گئی۔اپنی تمام اسناد لے گئی۔

رات تین بجے وہ نم آنکھیں لئیے اس ملک کو ہمیشہ کے لئیے خیر آباد کہہ آئی۔

مگر ایک غلطی اس سے ہوئی کہ اس ٹریول ایجنٹ کا فلائر وہ وہاں بھول آئی۔ مگر اپنے غم میں اسے یہ یاد ہی نہیں رہا۔

یہاں آکر دو ماہ میں وہ اپنی جاب پر تو سیٹ ہو گئی۔ مگر یاسیت نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ چلتے پھرتے کام کرتے اسے کوئی بے تحاشا یاد آتا۔ بار بار آنکھیں نم ہوتیں جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ ڈالتی تھی۔ اب بھی آنکھیں موندے چند قطرے آنکھوں کی باڑھ توڑ ہی گئے۔

یار کل ایک بہت ضروری سیمینار ہے "خنساء اپنی ساتھی ڈاکٹر جیسیکا سے ایک" کیس ڈسکس کر رہی تھی کہ اس نے خنساء کو اطلاع دی۔

اچھا کب ہے "خنساء نے سرسری سا پوچھا۔"

کل صبح گیارہ بجے اور ڈیرک نے کہا ہے کہ سب ڈاکٹرز نے لازمی اٹینڈ کرنا ہے"

خاص طور سے جونئیر "اس نے ہولے سے سر ہلایا۔

ٹھیک ہے" مختصر جواب دے کر وہ ہاسپٹل سے باہر نکل آئی۔ برف باری اپنے" عروج پر تھی مگر خںساء کو ایسا لگتا تھا اب کوئی موسم اس پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ اسکی زندگی میں ایک ہی موسم ٹھہر گیا تھا جدائی کا موسم۔

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ کوئی اسکے کندھے کو ٹکر مار کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ وہ گرتے گرتے بچی

وہ یکدم اپنی سوچوں سے باہر آتی غصے سے اس شخص کی پشت کو گھور کر رہ گئی۔ لیدر کی لونگ جیکٹ پر مفلر گلے میں ڈالے ٹوپی سر پر جمائے وہ تیزی سے چلتا جا رہا تھا۔

رات کے اس پہر وہ اس سے کوئی لڑائی مول نہیں لینا چاہتی تھی۔ کیا پتہ کون سر پھرا تھا۔

سر جھٹک کر وہ بھی چلتی جا رہی تھی کہ یکدم میسج ٹون آئی۔

جونہی اس نے موبائل نکالا اسی انجان نمبر سے میسج تھا۔ پھر سے چندان کہے الفاظ تھے۔

My heart beats for you alone

No house can hold the love that we own

Every time you fall from grace

To your knees

I'll wait patiently

www.novelsclubb.com

For you

اب کی بار وہ میسج پڑھ کر تھوڑا سا پریشان ہوئی۔ آخر یہ کون ہے۔ اس نے فوراً اس نمبر پر کال کرنے کا سوچا۔

ابھی کال ملائی تھی کہ دو بیلوں کے بعد کاٹ دی گئی۔اس نے الجھ کر موبائل دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر میسج کیا۔

ہو آر یو"ابھی میسج کیئیے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ جواب آیا۔"

یورا یوری تھینگ"پھر سے وہی شبیہہ نظروں کے آگے آٹھہری۔"

اس نے پھر کوئی بھی میسج کیئیے بنا موبائل کوٹ کی جیب میں ڈالا۔اور خاموشی سے چلنے لگ پڑی۔مگر اب کی بار آنکھوں میں آنے والے آنسو اسے بار بار ٹھوکر کھانے پر مجبور کر رہے تھے۔

اگلے دن وہ کچھ مریضوں کو دیکھ کر گیارہ بجے ہاسپٹل کے اس ہال میں پہنچی جہاں سمینار منعقد کرایا گیا تھا۔بہت سے ڈاکٹرز پہلے سے موجود تھے۔وہ سیٹ پر بیٹھی ابھی ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی کہ موبائل پر میسج ٹون آئی۔

اس نے موبائل نکالا تو وہی نمبر۔

There's a place I used to go

There's a world I used to know

There was a light and it was you

Every word I say is true

I say -

www.novelsclubb.com

Every day I will wait

Till you're mine again

I will die every day

Till you're mine again

There's no words to explain

No beginning and no end

I will dream, I will pray

You'll be mine again

I can see you dressed in red

All the secret things you said

www.novelsclubb.com

Lying barefoot in the grass

Now my heart is in your hands

سب پڑھ کر جب نظریں اسکی آخری چند لائنوں پر ٹھہریں تو وہ ساکت رہ گئیں وہ اس وقت ریڈ کار دیگن پر ریڈ ہی اسکارف لیئے ہوئے تھی ساتھ میں بلیک جینز پہن رکھی تھی۔

اس نے یکدم چونک کر ارد گرد دیکھا۔یہ کیسے الفاظ تھے یہ کون تھا۔

I wait for you to say the words I want to be true

But you don't say anything, do you?

www.novelsclubb.com

Let it all come out. Restless heart, lazy mouth

But you don't say anything, do you?

I would wait all my days to hear the words I need you to say

To keep me hanging on and not walking away

But you don't say anything, do you?

Felt so wrong, held my tongue over long distance phones

www.novelsclubb.com

Now I'm not holding anything back from you

I can't wait another day to say the words I always wanted say

And darling, I pray you feel the same way

All I want to say is I love you

وہ ساکت نظروں سے میسج پڑھ رہی تھی۔ہر چیز دھندلا گئی تھی سوائے اس شبیہہ کے جواب بھی طمطراق سے اسکی نظروں کے سامنے تھی۔اس نے آنکھیں میچ کر آنسوؤں کو ہاتھوں کی پوروں پر اتارا۔

"لٹس ویلکم آور ویری ریسپکٹیبل ڈاکٹر سر زرک خان ہو کم فرام پاکستان ٹو ٹیچ آور نیو ڈاکٹرز اباؤٹ دا انکریزنگ ریٹس آف اوبیسٹی ان امریکہ،ہاؤ ٹو ریڈیوس اٹ اینڈ واٹ از دا ڈاکٹرز رول ان گیونگ آویرنیس ٹو دا لے مین۔پلیز سر کم آن دا اسٹیج گیو آ بگ ہینڈ ایوری ون" مائیک پر ڈاکٹر جان کے منہ سے ادا کیئے جانے والے

الفاظ اور اسٹیج پر آنے والی شخصیت نے اسے ساکت کر دیا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا جس شخص کو وہ سوچ رہی تھی جس کا گماں تھا وہ حقیقت میں اسکے سامنے آجائے گا۔ روسٹرم پر آتے ساتھ ہی زرک نے پہلی مسکراتی نگاہ خوں ساء کے فق چہرے پر ڈالی۔

وہ کیا بولتا رہا۔ وہ کچھ بھی سننے کے قابل نہ تھی وہ تو بس اسے بے یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ سیمینار ختم ہوتے ہی ہال سے نکلنے والوں میں سے سب سے پہلی وہ ہی تھی۔

وہ کیوں یہاں آیا تھا۔ یہ اتفاق تھا یا پھر؟۔۔۔۔

وہ الجھتی جا رہی تھی۔ اپنے آفس میں آکر وہ خود کو کام میں مصروف کرنا چاہ رہی تھی۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر ناک کر کے زرک اندر آیا۔

اسلام علیکم"اس پر سلامتی بھیج کر وہ اسکے جواب کا منتظر کھڑا تھا۔"

خنساء "خنساء نے اسے بری طرح نظر انداز کیا۔ وہ پھر سے اسے مخاطب کر گیا۔"

آئم سوری آپ کون ہیں میں آپکو نہیں جانتی۔ ایکسکیوز می "اسکے اپنا نام پکارنے پر وہ تڑخ کر بولی۔ اپنی سیٹ سے کھڑی ہو کر اجنبیت کا مظاہرہ کرتی دروازے سے باہر نکل گئ۔ اس کے بعد زرک اسکے پیچھے نہیں آیا۔

رات میں اپنے فلیٹ پر آکر بھی اس کا دماغ غصے سے بھرا رہا۔

کھانا کھائے بغیر وہ لائٹس آف کرتی سونے کے لئیے لیٹی ہی تھی کہ موبائل گنگنایا۔

ہاتھ بڑھا کر میسج دیکھا تو اسی نمبر سے تھا۔

مجھے ابھی آپ سے ملنا ہے "اب کی بار زرک نے میسج کے آخر میں اپنا نام لکھا۔"

www.novelsclubb.com

مجھے آپ سے اب زندگی میں کبھی بھی نہیں ملنا "خنساء اسکے میسج پر بھنا گئ۔ غصے" میں تیزی سے ٹائپ کر کے موبائل بیڈ پر پھینکا اور اب کی بار تکیہ کانوں پر رکھ لیا۔

کچھ دیر تک کوئی میسج نہیں آیا۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی موبائل کی بپ کی جانب متوجہ تھی۔ تھوڑی دیر اور گزری تو تکیہ ہٹایا ہاتھ بڑھا کر پاس رکھا موبائل اٹھایا۔ کوئی میسج نہیں تھا۔ موبائل واپس پھینکا کہ کھڑکی پر ٹک ٹک کی آواز سے ڈر کر اٹھ بیٹھی۔

خوف سے دھڑکتے دل کو سنبھالا۔ آہستہ سے چلتی کھڑکی کے پاس آئی تو بلیک لیدر جیکٹ پر مفلر گلے میں ڈالے سر پر ٹوپی پہنے اسے وہی شخص لگا جو کچھ دن پہلے اسے ٹکرا کر گزرا تھا۔ خوف سے دل سکڑا۔

یکدم اس شخص نے کھڑکی کی جانب رخ کیا۔ خنساء نے پلکیں جھپکے بنا اس چہرے کو دیکھا وہ کوئی اور نہیں زرک تھا۔ وہ بھی خنساء کو دیکھ چکا تھا۔ باہر برف باری عروج پر تھی۔

www.novelsclubb.com

خنساء نہیں چاہتی تھی کہ وہ اب زندگی میں دوبارہ کبھی اس شخص سے ملے وہ اب بھی دل کو سخت کرنا چاہتی تھی مگر اس شخص کے اتنے احسان تھے اس پر کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی موبائل اٹھا کر اسے دروازے پر آنے کا کہہ گئی۔

نجانے احسان کا سوچا تھا یا پھر دل نے اس شخص پر رحم کرنے کا کہا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

کیوں آئے ہیں آپ یہاں "دروازہ کھولے وہ اس سے استفسار کر رہی تھی۔ جس کی پیاسی نظریں اسکے چہرے کا ایک ایک نقش دل میں اتار رہی تھیں۔

اندر تو آنے دو۔ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کھڑے تو کچھ بھی نہیں بتا پاؤں گا "زرک نے اندر آنے کا راستہ لینا چاہا۔

خنساء نے ایک کڑی نگاہ اس پر ڈال کر دروازے کے ایک جانب ہو کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

اسکے اندر آتے ہی خنساء نے سارا غصہ دروازے پر نکالا۔ زرک اسکی شکل دیکھ کر ہی جان گیا تھا کہ وہ غصے سے پیچ و تاب کھا رہی ہے۔ لہذا اپنے پیچھے ہونے والے دھماکے پر اس نے حیرت کا اظہار نہیں کیا۔

خاموشی سے جیکٹ اتاری اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔امریکن اسٹائل کا فلیٹ تھا جس کے لونگ روم میں وہ دونوں موجود تھے۔سامنے ہی اوپن کچن تھا سیدھے ہاتھ پر دو بیڈروم تھے۔

وہ خاموشی سے بیٹھا ارد گرد کا جائزہ لینے میں مگن تھا۔

آپ یہاں میرے فلیٹ کی انسپیکشن کرنے آئے ہیں "خنساء نے اسکے سامنے" والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے خشمگیں نظروں سے زرک کو گھورا۔

اس وقت بلیک ٹراؤزر پر گرے شرٹ پہنے الجھے بالوں کے ساتھ اسے غصے سے گھورتی ہوئی وہ سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی۔دو ماہ بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ایسا لگتا تھا دل ہی نہیں بھر رہا۔

www.novelsclubb.com

نہیں بلکہ وہ سب کہنے جسے سنے بنا آپ نے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا" زرک نے اب کی بار نظریں جھکا کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر آگے کو ہوتے جواب دیا۔

مزید کچھ سننے کی کسر باقی تھی ابھی" خنساء طنزیہ مسکراہٹ سمیت اسے دیکھ رہی" تھی۔

بہت کچھ وہ سب سچ جو میں صرف اس غلط فہمی میں نہیں بتا سکا کہ کہیں میں خود" کو زبردستی آپکے ساتھ جوڑے رکھ کر آپکے ساتھ زیادتی نہ کر جاؤں۔ خنساء آپ میرے لئیے کیا ہو شاید ساری زندگی بھی میں آپکو بتا نہ سکوں۔ جب میں نے وہ رشتہ جوڑا تب تک آپ میرے لئیے صرف وہ بچی تھی جسے ایک زندان سے نکالنے کے لئیے اللہ نے مجھے چنا تھا۔ آپکو اچھی زندگی دینا میری ترجیحات بن گئیں۔ میں کبھی بھی کسی سے بھی کمٹڈ نہیں رہا تھا۔ میرے لئیے صرف اپنا کیرئیر اہمیت رکھتا تھا۔ مگر جس رات مجھے پتہ چلا کہ شیر دل نے آپکے ساتھ برا سلوک کیا ہے نجانے

کیوں ایسے لگا میری زندگی پر کسی نے سیاہی ملنے کی کوشش کی ہو۔ میں اس وقت کس کرب سے گزرا تھا یہ میں کبھی کسی کو سمجھا نہیں سکتا۔ اور اسکے بعد جس طرح آپکو امریکہ لایا اور یہاں سے جانے کے بعد کوئی ایسا لمحہ نہیں جب دعا میں سب سے پہلے میں نے آپکے لئیے دعا نہ مانگی ہو۔ میں نہیں جانتا کب اور کیسے اللہ قطرہ قطرہ کر کے آپکی محبت میرے دل میں انڈیلتا گیا اور اب تک ہر جانب ٹھاٹھیں مارتا سمندر رہے۔ آپکو پہلی مرتبہ ائیر پورٹ پر دیکھ کر میرے دل نے بغاوت شروع کر دی۔ حالانکہ میں نے سوچ رکھا تھا کہ آپکے آتے ہی آپکو یہ حقیقت بتادوں گا مگر ہر مرتبہ دل آپکو سچ بتانے سے روکتا مجھے یہ ڈر تھا کہ اگر آپکی زندگی میں کوئی اور ہوا تو میں کیسے وہ سب کر پاؤں گا جس کا عہد میں نہ چند سال پہلے بڑے جوش سے خود سے کیا تھا۔ آپکو اپنانے کا جذبہ جب منہ زور ہوتا چلا گیا تب آپکے آنے کے کچھ دن بعد میں نے کانفرنس کا بہانہ بنایا حقیقت میں میں ڈر گیا تھا کہ میں اپنے عہد سے اگر پھر گیا تو خود سے بھی نظریں نہ ملا پاؤں گا۔ میں نے زروہ

www.novelsclubb.com

سے سب ڈسکس کیا۔اس نے مجھے کہا کہ میں آپکو جلد از جلد نہ صرف حقیقت بتاؤں بلکہ اپنی محبت بھی آپ پر آشکار کروں۔ میں نے اسکا مشورہ کسی خاطر میں نہیں لایا۔اور تب مجھے پتہ چلا کہ صائم اور آپ میں دوستانہ تعلقات ہموار ہو رہے ہیں۔ زروہ کو میں نے فون کرنا چاہا تو اس نے بتایا صائم آیا ہوا ہے۔اور تب میں نے اس سے کہا کہ کیا وہ خنساء کے ساتھ بے تکلف ہوا ہے۔اور پھر اس نے ان سب دنوں کا احوال بتایا۔ مجھے لگا صائم آپکے لئیے بہترین لڑکا ہے۔ میں ان دنوں بہت اذیت سے گزرا مگر واپس آنے سے پہلے مین خود کو ہر طرح کے حالات کے لئیے تیار کر کے آیا تھا۔ مرجان آنے کی ضد کر رہی تھی اور میں اسے صرف اس وجہ سے روک رہا تھا کہ وہ آتے کے ساتھ ہی اس نکاح سے متعلق کچھ بھی آپ سے ڈسکس نہیں کرے گی۔ جب اس نے وعدہ کیا تب میں نے اسے اسلام آباد آنے کی اجازت دی۔ مگر یہاں آکر وہ سچ جس انداز میں کھلا میں اس سب کے لئیے تیار نہیں تھا۔اس دن بھی صائم سے وہ سب بات کرنے کا مقصد یہ ہر گز نہیں تھا

www.novelsclubb.com

میں اس سے آپکو اپنانے کی درخواست کر رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اگر وہ آپکو پسند کرتا ہے تو مرجان کی باتوں سے جو غلط فہمی اس رشتے کے حوالے سے اسے اور اسکی فیملی کو ہوئی ہے وہ کلیر ہو جائے۔ مگر جو سچ وہ بول گیا مجھے اندازہ نہیں تھا کوئی اس طرح سے میری آپکے لئیے فیلنگز کو جان لے گا۔ آئم رئیلی سوری خانساء مگر سچ یہی ہے کہ میں صرف آپکی خوشی چاہتا تھا ہر حال میں۔ اس سب کا کہیں یہ مطلب نہیں کہ میں آپکو اپنی زندگی سے نکالنا چاہتا تھا۔ آپ ہی تو میری زندگی ہو، ہر خوشی ہر رنگ میری زندگی میں آپکی بدولت ہے۔ ارے یار میں آپکے بغیر بالکل ادھورا ہوں۔ آپکو دو ماہ پہلے گھر میں نہ پا کر مجھ پر کیا بیتی ہے میں نہیں بتا سکتا۔ اسی دن آپکے دراز سے نکلنے والے ٹریول ایجنسی کے فلائر سے مجھے پتہ چل گیا تھا کہ آپ یہاں ہو۔ پھر آپکے خیال میں آپکا پتہ کروانا کیا مشکل کام تھا میرے لئیے۔ پچھلے ایک ہفتے سے یہاں ہوں۔ اپنا ہر کام چھوڑ کر مجنوں بنا آپکو ہر جگہ فولو کر رہا تھا۔ سیمینار کا کھڑاگ پالا آپکے سامنے آنے کے لئیے تاکہ پھر آمنے سامنے آپ سے

www.novelsclubb.com

معافی مانگوں۔اور وہ سب بتاؤں جسے نجانے کب سے دل میں لئیے گھوم رہا ہوں"

زرک حرف حرف اسے سب سچائی بتاتا گیا۔ جیسے دو ماہ پہلے وہ اپنے نکاح کی خبر سن کر ہکا بکا تھی آج بھی اسی طرح زرک کی اپنے لئیے اتنی بے لوث محبت جان کر بھی حیران تھی۔

کب سوچا تھا کہ وہ شخص اس قدر اسے چاہتا تھا۔ وہ تو دو ماہ سے اپنی ہی محبت کا غم منا رہی تھی۔ یہ تو آج پتہ چلا تھا اسکی ہر راہ کو روشن کرنے والا اسے سر سے پاؤں تک بے لوث چاہتا تھا۔ کسی بھی صلے کی امید کئیے بنا۔

وہ یکدم رو پڑی۔

خنساء" زرک نے بے بسی سے اسے دیکھا پھر خود کو اسکے قریب جانے سے روک" نہیں پایا۔

یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا" اسکے ہاتھ اپنے چہرے سے درشتگی سے ہٹائے۔"

بتا دیتا تب بھی سارے الزام میرے ہی سر ڈالنے تھے" وہ مسکراتے ہوئے" زبردستی اسے اپنے ساتھ لگا کر بولا۔

اب تو میں جیسے معاف کر ہی دوں گی" وہ خفگی سے بھرائی آواز میں بولی۔"

میرا میسج پڑھ کر جس کرب سے آنکھیں بند کر کے آنسوؤں کو پوروں سے صاف" کیا تھا آپکے خیال میں وہ سب میری آنکھوں سے اوجھل تھا۔ آپکو نہیں پتہ اسٹیج پر مرر لگا تھا جس میں بآسانی آگے کی سیٹ پر بیٹھے بھی میں آپکو دیکھ رہا تھا" زرک نے مزے سے اس کی حالت بتاتے اسکے بھاگنے کے سب ارادے مسدود کر دیئے۔

خنساء میں نے اپنی بے وقوفی سے بہت سا قیمتی وقت برباد کر دیا ہے۔ مگر میں" آپ سے تھوڑی سی امید رکھتا ہوں کہ آپ میری طرح بے وقوفی کا مظاہرہ نہیں کروں گی" زرک اسے ساتھ لگائے آہستہ آہستہ اسکے بال سہلا رہا تھا۔

اور زروہ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی" یہ آخری پھانس جواب بھی اسکے دل میں چبھی تھی وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

اس کا ہزبینڈ نکاح کر کے آسٹریلیا چلا گیا تھا وہاں اس نے کسی گوری سے دوسری" شادی کرلی اور زروہ کو بھی نہیں چھوڑا۔اب وہ لڑکی اس سے پیسہ لے کر اسے چھوڑ چکی ہے۔اور وہ زروہ سے معافی تلافی کر رہا ہے۔"ایک اور حقیقت خنساء کو دنگ کر گئی۔

وہ بے چاری میری صرف اچھی سی دوست تھی یار پکڑ کر میرا اسکینڈل بنا دیا""

زرک اسکے شک کرنے پر مسکرایا۔خنساء اسکے ہنسنے پر ناراض ہو کر اسکا حصار توڑ کر سیدھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

آپکی تو اتنی پرانی دوستی تھی اور میری اور صائم کی تو صرف چند ماہ کی بے تکلفی تھی" آپ نے ہمیں اسکینڈلائز نہیں کیا" خنساء کی بات پر زرک نے اسکے پھولے گال دیکھے۔

میں کلیر کر چکا ہوں کہ وہ غلط فہمی تھی۔ پھر بھی اگین سوری "زرک نے پیار سے اسکی ناک کو دبایا۔

اب بھی مجھے معافی ملی ہے کہ نہیں "زرک نے سوالیہ نظریں اس پر جمائیں۔"

خنساء کے چہرے پر حیا کی لالی جگمگائی۔

کبھی مجھے دور کرنے کی بات تو نہیں کریں گے "خنساء نے اسکے کندھے پر سر رکھ کر اب کی بار اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

کبھی بھی نہیں مرنا ہے کیا میں نے "زرک کی بات پر اس نے زرک کے بازو پر ہاتھ مارا جو اسکے گرد لپٹا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

#Jaane_NA_Tu

By #Ana_Ilyas

#Last_Part_08

ہیلو "حویلی کا نمبر دیکھ کر خنساء نے حیرت سے فون اٹھایا۔وہ کچھ ہی دن بعد "زرک کے ساتھ امریکہ سے ہمیشہ کے لئیے پاکستان آگئی تھی اور کچھ دن پہلے ہی زرک نے اپنا ریسیپشن دیا تھا جس میں مرجان اور زمرد اپنے شوہروں اور بچوں کے ساتھ موجود تھیں۔ تبریز خان نے بہت سال پہلے زرک پر حویلی کے دروازے بند کر دیئے تھے لہذا وہ اس اہم موقع پر بھی شامل نہیں تھے۔ہاسپٹل کا سارا اسٹاف اور بھی بہت سے لوگ اس ریسیپشن میں شامل تھے۔

ہیلو۔۔۔خنساء بیٹی بات کر رہی ہے "خنساء حیران تھی یہ کون ہے جو اسے " پہچان گیا۔

جی مگر آپ کون "اپنی حیرت پر قابو پاتے اس نے پوچھا۔"

میں وہ بد نصیب باپ جس نے دولت کی خاطر اولاد کو دھتکار دیا۔" بھرائی آواز پر خنساء سمجھ گئی یہ کون ہو سکتا ہے۔

بیٹا مجھے معاف کر دو میں نے نجانے کس کس کے ساتھ کیا کیا ناانصافیاں کی ہیں۔" پچھلے دنوں اخبار میں تمہاری اور زرک کی تصویر دیکھی بس خود کو روک نہیں پایا میں اس قابل تو نہیں مگر پھر بھی زرک کو کہنا اپنے بوڑھے باپ کو معاف کر دو۔ حویلی کے سناٹے مجھ لمحہ بہ لمحہ موت کی نوید سنا رہے ہیں۔ زرک سے کہنا صرف ایک بار مجھ سے مل لے۔ تم سے وہ بہت پیار کرتا ہے یقیناً تمہاری مان لے گا۔ اس حویلی کے دروازے ہمیشہ تم لوگوں کے لئیے کھلے ہیں" کہتے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

خنساء سوچ میں پڑ گئی کیا کرے انکی حالت پر دل بھر آیا تھا۔

رات میں زرک آیا تو خنساء نے اس سے بات کرنے کا سوچا۔

خیریت ہے آج گم صم کیوں ہیں میڈم "زرک جو کب سے اسے ہاتھوں پر کریم کا مساج کرتے دیکھ رہا تھا۔ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

وہ خود اس وقت ایک سفر نامہ پکڑے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ خنساء بیڈ کے دوسری جانب بیٹھی مساج کر رہی تھی مگر کب سے سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہی تھی۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔ ایک بات پوچھوں "اس نے بات شروع کرنی چاہی۔"

"ضرور"

اگر کوئی ہم سے اپنے سابقہ رویے کی معافی مانگے تو کیا ہمیں اسے معاف کر دینا چاہئیے جبکہ اسکا رشتہ ہم سے ایسا ہو کہ جس کے بارے میں ہمارا مذہب ہماری ذرا سی لغزش کو بھی معاف نہ کرے "خنساء کی بات پر وہ چونکا۔

خنساء کیا کہنا چاہ رہی ہیں کھل کر کہیں "اب کی بار زرک کو کچھ کچھ اندازہ تو ہو گیا" تھا۔

آج خالو کا فون آیا تھا وہ بہت تنہا ہیں زرک۔۔کیا قیامت کے دن ہمارا حساب" نہیں ہو گا کہ اگر انہوں نے ہمیں چھوڑا تو کیا ضروری تھا کہ ہم بھی ان سے بے پرواہ ہو جاتے۔ماں باپ کا کیا مقام ہے آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔اور پھر ہماری زندگی میں کتنے لمحے ایسے آتے ہیں جب ماں باپ ہماری غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں تو کیا ہم ماں باپ کی ایک غلطی کو معاف نہیں کر سکتے۔پلیز میری ریکوئیسٹ ہے جلد ہی حویلی چلتے ہیں۔کیا ضروری ہے کہ جو تنہائیاں انہوں نے اپنے لئیے چنی تھیں ہم ان میں اضافے کا سبب بنیں۔اور پھر کل کو اگر ہماری اولاد ہماری لغزشوں کا معاف نہ کرے تو ہم پھر کیا بیتے گی"خنساء اسے ہر ممکن طریقے سے منانے کا سوچ بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

بابا نے کبھی کچی گولیاں نہیں کھیلیں جانتے تھے کہ میں کس کے آگے مجبور" ہو جاتا ہوں اسی کو کال کر کے اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔"زرک نے اسکا ہاتھ محبت سے تھامتے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا جو اسکی محبت پانے کے بعد دن بدن اور بھی نکھرتی جا رہی تھی۔

وہ تو ہے"وہ مغرور سے انداز میں بولی۔"

تھینکس"پھر مسکرا کر اسکے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا۔"

کس لئیے"زرک نے الجھن بھری نظروں سے دیکھا۔"

مجھے زندگی کی ہر وہ خوشی دینے کے لئیے جس کا میں صرف تصور کر سکتی تھی۔"

آپ نے میری پوری زندگی کو رنگوں سے بھر دیا ہے"خں ساء نے اسکے کندھے پر محبت سے سر رکھا۔

"مینشن ناٹ ڈئیر"

زرک نے محبت سے اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے۔

اور اب آیا ہے اس حویلی کا خوشگوار سا منظر جس نے کچھ سال پہلے نہ صرف خنساء اور زرک کی زندگی کو بدل دیا بلکہ مرجان اور زمرد کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ زرک کے دونوں بڑے بھائی بہت عرصہ پہلے اپنا اپنا حصہ لے کر باپ سے الگ ہو چکے تھے۔اسی لیئے حویلی کے سناٹے انہیں کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے۔انہی لمحوں میں انہیں اندازہ ہوا کہ اپنی بہترین اولاد کو وہ خود سے دور کر چکے ہیں۔ روئے تڑپے مگر کس منہ سے انہیں بلاتے۔زرک اور خنساء کی ریسیپشن کی تصویر دیکھ کر کتنے لمحے وہ ساکت رہ گ ۓ۔پھر بلک بلک کر روئے۔اور آخر کار خنساء کو فون کر ڈالا۔

خں ساء نے زرک سمیت مرجان اور زمرد کو بھی انکے باپ کی حالت کہہ سنائی۔

اور پھر یہ قافلہ اکٹھا ہو کر عید منانے حویلی آگیا۔

عید کے دن پوری حویلی چہل پہل کر رہی تھی۔ارد گرد کے لوگ بھی مبارک دینے آپہنچے۔سب سے پرانی رنجشیں ختم کیں کہ بہر حال ان رنجشوں میں زندگی کے انمول لمحے سوائے محرومیں کے اور کچھ نہیں دیتے۔

خں ساء تو حویلی آتے ہی جیسے زرک کو بھول چکی تھی۔بس ہر وقت باقیوں کے ساتھ بیٹھی یا تو باتیں کرنے میں مگن ہوتی یا پھر کچن میں زرک تو اس سے دو گھڑی بات تک کرنے کو ترس گیا تھا۔

عید کا دن بھی یونہی مصروفیت میں گزرا۔سجی سنوری وہ ادھر سے ادھر پھر رہی تھی۔ایک اگر کسی کو لفٹ نہیں کروا رہی تھی تو وہ زرک تھا۔

شام میں وہ کسی کام سے کمرے میں آئی تو زرک کو بیگ میں چیزیں رکھتے دیکھ کر چونکی۔

یہ کہاں کی تیاری ہو رہی ہے "کمر پر ہاتھ باندھے لڑنے کو تیار وہ اسکے قریب آئی۔"

زرک نے کوئی جواب نہیں دیا۔

زرک کا پھولا منہ دیکھ کر وہ اور بھی حیران ہوئی۔

ہوا کیا ہے "اب کی بار جھنجھلا کر بولی۔"

کچھ نہیں آپ اپنے مہمانوں کو اٹینڈ کریں۔ میں واپس جا رہا ہوں "زرک کی بات پر اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا بات ہوئی "پھر سے سوال۔"

اس سے بہتر تو ہم حویلی نہ ہی آتے کم از کم میری بیوی کو میں یاد تو تھا یہاں آ کر تو" آنکھیں ہی پھیر لی ہیں مجھ سے "زرک کی خفگی عروج پر تھی۔اسے موقع ہی اب ملا تھا ناراضگی دکھانے کا۔

افوہ زرک اب کیا میں باقیوں کو ٹائم نہ دوں "خنساء نے سر جھٹک کر پوچھا۔"

تو میرا کیا قصور ہے یار۔۔۔مجھ سے کیوں غافل ہو "زرک نے اسکی کمر میں بازو" حمائل کر کے قریب کرتے بے بسی سے کہا۔

خنساء اسکی محبت پر ہنس پڑی۔

سب آپکے لئیے ہی تو کر رہی ہوں۔آپکے رشتوں کو جوڑے رکھنے کی کوشش۔" اس میں اگر کچھ دن ہم خود سے غافل ہو بھی جائیں تو کیا۔۔اف زرک بالکل بچے لگ رہے ہیں۔میں کبھی بھی آپ سے غافل نہیں ہو سکتی۔مرنا ہے کیا مجھے "محبت سے اسکے گال چھوتے جس انداز میں وہ بولی زرک کو اس پر بے حد پیار آیا۔

چاہیں تجھے کس قدر شدت سے

کبھی بھی جانے نہ تو

زرک نے محبت سے شعر پڑھا وہ مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔زرک نے محبت سے اسے سمیٹ لیا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com